1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(57)/2009/37. Dated 25th February, 2009. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, February 25, 2009 at 8.00 pm in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore **RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
February 25, 2009 **Speaker**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 25۔فروری 2009

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

صوبہ پنجاب میں امن عامہ کی موجودہ صورتحال پر عام بحث

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : رانامحمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر : رانامشہود احمد خان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔ ملک محمد وارث کلو ایم پی اے پی پی۔42

2۔ جناب علی حیدر نور خان نیازی ایم پی اے پی پی۔45

3۔ چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) ایم پی اے پی پی۔125

4۔ جناب محمد محسن خان لغاری ایم پی اے پی پی۔245

3۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

4۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

بدھ،25۔فروری2009

(یوم الاربعاء،29۔صفرالمظفر1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں رات 8بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانامحمداقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلۡأَرۡضِۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُo يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفۡعَلُونَo كَبُرَ مَقۡتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفۡعَلُونَo

سُوۡرَةُ الصَّف آیات 1 تا 3

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تنزیہ کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ مومنو! تم ایسی بات کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب محمد مقبول نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں گیر
آکھیں سوہنے نوں ہوائے نی جے تیرا گزر ہووے
میں مر کے وی نئیں مردا جے آقا تیری نظر ہووے
کیوں فکر کریں دل وچ ماسا وی اگیرے دا
اوہنوں ستے ای خیراں نیں جدے آقا مگر ہووے
دم دم نال ذکر کراں میں تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں وار دیواں جنی میری عمر ہووے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج 120 اراکین اسمبلی کی طرف سے آئین کے آرٹیکل (3)54 کے تحت اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کی requisition دی گئی ہے۔ میں نے مذکورہ بالا اختیارات کے تحت اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہے۔ اب کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ راناصاحب! آپ تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آج کے حالات کے تناظر میں ہمارے معزز اراکین نے دستخط کر کے آپ کو جو requisition دی تھی کہ فوری طور پر اجلاس طلب کیا جائے تو آپ نے یہ اجلاس طلب فرمایا۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی سی او سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی سی او سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی سی او سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

قرارداد

منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کے بارے میں پی سی او ججوں کے فیصلے کی پُرزور مذمت

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

''صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج آنے والے پی سی او سپریم کورٹ کے فیصلے کو جمہوریت پر شب خون تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان آصف علی زرداری کے ایماء پر پی سی او ججوں کے ہاتھوں پنجاب کے منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کو اتفاق رائے سے نہ صرف مسترد کرتا ہے بلکہ اس کی پُرزور مذمت بھی کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پی سی او کورٹ کی جانب سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے عوام کے mandate کی توہین کی گئی ہے اور جمہوریت کو پٹڑی سے اتارنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایوان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انہیں پاکستان کے عوام کے دل کی آواز قرار دیتا ہے اور پاکستان میں جمہوریت rule of law آزاد عدلیہ کے لئے جاری جدوجہد کے سالار قرار دیتا ہے اور ان کی قیادت میں بھرپور جدوجہد کا عزم کرتا ہے۔''

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران میاں محمد نواز شریف زندہ باد، میاں محمد شہباز شریف زندہ باد کے نعرے لگانے لگے)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:۔

''صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج آنے والے پی سی او سپریم کورٹ کے فیصلے کو جمہوریت پر شب خون تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان آصف علی زرداری کے ایماء پر پی سی او ججوں کے ہاتھوں پنجاب کے منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کو اتفاق رائے سے نہ صرف مسترد کرتا ہے بلکہ اس کی پُرزور مذمت بھی کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ

پی سی او کورٹ کی جانب سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے عوام کے mandate کی توہین کی گئی ہے اور جمہوریت کو پٹڑی سے اتارنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایوان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انہیں پاکستان کے عوام کے دل کی آواز قرار دیتا ہے اور پاکستان میں جمہوریت، rule of law، آزاد عدلیہ کے لئے جاری جدوجہد کے سالار قرار دیتا ہے اور ان کی قیادت میں بھرپور جدوجہد کا عزم کرتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ قرارداد بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آج پی سی او ججوں نے نہ صرف اس ملک میں جمہوریت پر شب خون مارا ہے بلکہ 18۔فروری کو جو mandate اس ملک کی عوام نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو دیا تھا، اس ملک کی سولہ کروڑ عوام نے اس دن آمریت کو دفن کر دیا اور مشرف کی باقیات کو دفن کر دیا لیکن یہ وہی پی سی او جج ہیں جنہوں نے سپریم کورٹ کے اوپر 3۔نومبر کے حملے کو جائز قرار دیتے ہوئے ان سپریم کورٹ ججوں کے اوپر بیٹھ کر ایک آمر کو باوردی الیکشن لڑنے کی اجازت دی اور اس کے بعد انہوں نے اس باوردی جرنیل کو موقع فراہم کیا کہ وہ اس قوم کے اوپر مسلط رہے لیکن اس ملک کے عوام نے 18۔فروری کو اس جرنیل کو دفن کر دیا، اسے جہنم واصل کیا لیکن ان پی سی او ججوں نے اپنی اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے آج دوبارہ اس ملک کی، اس صوبے کی منتخب قیادت پر حملہ کیا ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد پر ووٹنگ سے پہلے اس معزز ایوان میں جو اراکین بیٹھے ہیں اور اس پر بات کرنا چاہتے ہیں آپ انہیں موقع دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر بہت سے معزز ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے کہ آپ سب جذباتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کا دن آپ کے لئے انتہائی اہم ہے اور اس پر ہم کوشش کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو accommodate کر سکیں۔ یہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں ہے جو کچھ ہوا ہے مجھے افسوس ہے لیکن اپنے جذبات کو قابو میں رکھئے گا اور دشنام طرازی سے پرہیز کیجئے گا۔ میری آپ سے یہی اپیل ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی،چودھری عبدالغفور صاحب!

چودھری عبدالغفور: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج تاریخ کے اس سیاہ ترین دن کے موقع پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ یہ ملک پاکستان برصغیر کے لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا۔اس ملک پاکستان کے لئے ہماری لاکھوں بہنوں اور بیٹیوں نے اپنی عزتیں لٹوائیں آج اس موقع پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

سینے دے وچ بلماں ٹٹیاں، قلم ہوئے سر قلماں ٹٹیاں
عصمت دی ٹہنی دے نالوں نجمہ، عائشہ سلمیٰ ٹٹیاں
تاں جا کے ایہہ موقع بنیا، پاکستان کوئی سوکھا بنیا

جناب سپیکر! برصغیر کے مسلمانوں نے اس ملک کے لئے قربانی اس لئے نہیں دی تھی کہ کوئی ڈکٹیٹر جب چاہے وہ آئے اور گن پوائنٹ پر اس ملک پر قابض ہو جائے، کوئی سازشی صدر زرداری آئے اور اس ملک کے پی سی او سپریم کورٹ سے اس ملک کے واحد لیڈر میاں محمد نواز شریف،اس صوبے کے وزیراعلیٰ جو وزیراعلیٰ ہوتے ہوئے اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہتے ہیں۔ان کو disqualify کرے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج پنجاب کے اس صوبے کے اندر، پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کے اندر کھڑے ہو کر میں یہ کہنا چاہتا ہوں،ان پی سی او ججوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب تمہارا وقت گزر چکا ہے۔ میرے قائد کی نااہلی کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہو؟ تم خود نااہل ہو اور آج پاکستان کے سولہ کروڑ عوام میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ہیں،جناب شہباز پاکستان، خادم اعلیٰ پنجاب کے ساتھ ہیں۔ مجھے یہ بھی کہنے کی اجازت دیں کہ ان پی سی او ججوں نے اس ملک پر،اس قوم کی روح پر جو خنجر چلایا ہے اس کے ساتھ دو روپے کی روٹی دینے والے خادم اعلیٰ کو نااہل کرنے والے یہ کون ہیں اور ہسپتالوں میں جو خادم مفت دوائیاں دے رہا تھا، پاکستانی قوم کا درد لے کر جس وزیراعلیٰ نے اپنے اوپر آرام کو بھی حرام سمجھا ہوا تھا، میری قیادت کو disqualify کرنے والے یہ کون ہوتے ہیں؟ مجھے یہ کہنے کا موقع دیں کہ:

لگدی نالوں ٹٹدی چنگی بے قدراں دی یاری
چنگا ہوئیا لڑ نیڑوں چھٹیا عمر نئیں لنگی ساری
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ یہ دھوکے باز شخص ہے اور ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ کہیں ایک دن ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ:

اسیں یاری یاری کر دے رہے
اوہ وقت گزاری کر دے رہے
اسیں جان دی بازی لا بیٹھے
اوہ دنیا داری کر دے رہے

جناب سپیکر! انہوں نے اس ملک اور قوم کی روحوں پر جو گہرے زخم لگائے یہ میرے قائد کو disqualify نہیں کر سکتے، اب اس کا فیصلہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام نے کرنا ہے اور اب پاکستان کے اندر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب ہم عدلیہ کی آزادی کی بات کرتے ہیں، عدلیہ کی آزادی دراصل پاکستان بچانے کی جنگ ہے۔ میرا قائد آج اقتدار کی جنگ نہیں لڑ رہا۔ میرا قائد میاں محمد نواز شریف آج پاکستان کی جنگ لڑ رہا ہے، پاکستانی قوم کی جنگ لڑ رہا ہے، پاکستان کے اداروں کی جنگ لڑ رہا ہے، ان ظالموں نے جو ظلم کیا ہے یہ آصف زرداری کون ہوتا ہے؟ میں آج اس ایوان کے اندر کھڑے ہو کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 12۔ مئی کو کراچی میں پی ایم ایل اور پی پی پی کے کارکنوں نے جو گولیاں کھائی تھیں، پیپلز پارٹی کے کیمپ پر اسلام آباد کے اندر جو blast ہوا تھا وہ اقتدار کے لئے نہیں تھا۔ ابھی پیپلز پارٹی کے ان کارکنوں کے کفن بھی میلے نہیں ہوئے، ان کے یتیم بچوں کے آنسو بھی نہیں سوکھے، اس زرداری کو ان یتیم بچوں کے آنسو کیوں بھول گئے؟ 12۔ مئی کے شہدا کو کیوں بھول گئے؟ اس کو میثاق جمہوریت کی دھجیاں اڑانے کی اجازت کس نے دی؟ محترمہ بے نظیر بھٹو آج بھی میڈیا پر یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ چودھری افتخار کے گھر پر پاکستان کا جھنڈا لگے گا اور چودھری افتخار سپریم کورٹ کے کورٹ نمبر 1 میں بیٹھیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ہم یہ تہیہ کرتے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ چودھری افتخار کو چیف جسٹس سپریم کورٹ بحال کروائیں گے، عدلیہ آزاد ہو گی اور دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کے اندر عدلیہ کو آزاد ہونے سے نہیں روک سکتی۔ میرے قائد نے تو یہ سوچ لیا ہے کہ:

اپنے خواب سے جو کٹ کر جیوں تو میرے خدا
اجاڑ دے میری مٹی کو دربدر کر دے

میری یہ زمیں بھی میرا آخری حوالہ ہے
میں رہوں نہ رہوں تو اس کو بارور کر دے

جناب سپیکر! ہم آج اس جعلی پی سی او عدلیہ کے اس فیصلے کی مذمت کرتے ہیں۔ اس کو reject کرتے ہیں اور اس عہد کے ساتھ اب انشا اللہ پاکستان کے اندر عدلیہ آزاد ہو گی۔ پاکستان آزاد ہو گا، پاکستان کے ادارے آزاد ہوں گے، میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان اپنے target کو achieve کرے گا اور پاکستان ایشیا کا ٹائیگر بنے گا۔ آج اس شخص کو انہوں نے disqualify کیا ہے جس کا نام، میرا لیڈر میاں محمد نواز شریف ہے، شہباز پاکستان ہے۔ میاں محمد نواز شریف ایسے ہی نہیں بن جاتا بلکہ میاں محمد نواز شریف بننے کے لئے کلنٹن کے پانچ ٹیلی فونوں کے بدلے پانچ ایٹمی دھماکے کرنے پڑتے ہیں، موٹر وے بنانے پڑتے ہیں، گوادر بندرگاہ بنانی پڑتی ہے، شاہین اور غوری میزائل کے کامیاب تجربات کرنے پڑتے ہیں اور پھر پاکستان کی محبت میں 12۔اکتوبر 1999 کو ہتھکڑی لگوانی ضروری ہے، جلاوطن ہونا پڑتا ہے، اپنی بیٹیوں کی شادی سے لے کر اپنے والد محترم کا جنازہ چھوڑنا پڑتا ہے، پھر میاں محمد نواز شریف بنتا ہے، پھر میاں محمد شہباز شریف بنتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی بات ختم کر دی کہ:

خدا کرے کہ یارب میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں سے خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
یہاں پر جو بھی سبزہ اُگے وہ سبز رہے صدیوں
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو
خدا کرے کہ میرے کسی بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

پاکستان زندہ باد، نواز شریف زندہ باد، شہباز شریف زندہ باد

جناب سپیکر: سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا ہے۔ میں اپنے ساتھی چودھری عبدالغفور خان کے جذبات اور خیالات سن رہا تھا اور دل ہی دل میں کڑھ رہا تھا کہ آٹھ سال آپ نے، میں نے، پاکستان مسلم لیگ(ن) کے ہر کارکن اور عہدیدار نے، ہماری قیادت نے قربانیاں دیں، ہر قسم کی تکالیف اور مصیبتیں برداشت کیں۔ اپنے بیٹوں کو جیلوں میں جاتے دیکھا، اپنے گھروں پر raids ہوتے دیکھے، چادر اور چار دیواری کو پامال ہوتے دیکھا لیکن اپنی جدوجہد اور اپنی اس کوشش میں کوئی فرق نہیں آنے دیا کہ ڈکٹیٹر سے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات دے اور وطن عزیز پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری دور بحال کیا جائے۔

یہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کوشش میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے بھی قربانیاں دیں۔ کراچی میں ان کی جانیں گئیں، اسلام آباد میں جب محترمہ بے نظیر بھٹو کو شہید کیا گیا تو اس میں ان کے کافی سارے کارکن شہید بھی ہوئے اور بھی ایسے مقامات ہیں جہاں پیپلز پارٹی نے تقریباً ہمارے ساتھ ساتھ struggle بھی کیا۔ چیف جسٹس کی پیشیوں پر بھی وہ آتے رہے۔ آج دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ پھر جو ماضی میں آٹھ سال کا دور ہم نے دیکھا تھا کہ فرد واحد ایک آدمی ملک میں من مانی کرتا تھا person specific قانون بنائے جاتے تھے کہ فلاں کو رگڑا دینا ہے اس کے لئے قانون بنایا جاتا تھا۔ آج وہی نمونہ پھر سے ملک دیکھ رہا ہے کہ ایک مضبوط قیادت میاں محمد نواز شریف جو پاکستانی عوام کے دلوں میں راج کرتی ہے، ان کو اپنی راہ سے ہٹانے کے لئے عدلیہ کو استعمال کیا گیا۔ (شیم، شیم)

جناب والا! میں بے بنیاد الزام نہیں لگا رہا بلکہ ثبوت کے ساتھ بات کر رہا ہوں کہ تین گھنٹے پہلے میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور وہاں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا بھی بھرپور طور پر موجود تھا تو وہاں انہوں نے یہ انکشاف کیا کہ جب زرداری نے میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کو President House اسلام آباد کھانے پر مدعو کیا تھا تو یہ اس کے الفاظ تھے جو میں انگریزی میں آپ کی اجازت کے ساتھ دہرانا چاہتا ہوں۔

> "This is a business. You will have to give something to Dogar in order to get rid of yard disqualification."

پریس کانفرنس میں میاں صاحب کا جب بیان ختم ہوا تو کچھ صحافی حضرات نے پوچھا کہ میاں محمد شہباز شریف صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اس وقت یہ انکشاف کیوں نہیں کیا آج کیوں

بتا رہے ہیں؟ تو اس وقت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف دونوں نے اس کا جواب دیا تھا کہ ہم یہ اس لئے نہیں بتانا چاہتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلیاں چلیں، اسمبلیوں کا وقار بحال ہو، جمہوریت کا وقار بحال ہو اور ہم سیاستدانوں کے نام یہ بدنامی نہیں لینا چاہتے۔ آج مجبور ہو کر میں یہ انکشاف کر رہا ہوں کہ اس شخص نے ثابت کر دیا کہ میری بات تم نے نہیں مانی، دیکھا جج میرے کہنے پر چلتے ہیں۔ اس شخص کو محترمہ بے نظیر بھٹو کا خون بھی بھول گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے معاہدوں پر کئے ہوئے دستخط بھی بھول گئے۔ (شیم، شیم)

شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ کے وہ اقرار بھول گئے جو انہوں نے عوام اور میڈیا کے سامنے جمہوریت کی بحالی کے لئے اور ڈکٹیٹر شپ کے خلاف میاں صاحب کے ساتھ چل کر مہم چلائی تھی۔ اس شخص کو اپنے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کا خون بھی بھول گیا جو انہوں نے کراچی میں بہایا اور جو مختلف مقامات پر بہایا اور جو انہوں نے مختلف تکالیف اور مصیبتیں اٹھائیں۔ یہ تکالیف اور مصیبتیں اس لئے اٹھائی تھیں کہ وطن عزیز پاکستان میں ڈکٹیٹر شپ ختم ہو اور جمہوری نظام رائج کیا جائے۔ ہم ان سے کوئی گلہ نہیں کرتے اور مجھے افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ اندرون ملک ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو ہم بھگت رہے ہیں لیکن عالمی برادری میں بھی پاکستان کی ساکھ ختم ہو چکی ہے کہ جب ایک ملک کا صدر یہ اعلان کرتا ہے کہ معاہدے کوئی قرآن یا حدیث کے حروف نہیں ہوتے جو بدلے نہیں جا سکتے یا مٹائے نہیں جا سکتے جبکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اللہ کا حکم ہے کہ جو معاہدہ کرو اس کو پورا کرو۔ رحمت اللعالمین نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جو وعدہ کرو اس کو پورا کرو"۔ یہ شخص صرف اس پرویز مشرف کی طرح اپنے اقتدار کو زیادہ مضبوط کرانے کی خاطر تحریری معاہدوں سے انحراف، جمہوری اصولوں سے انحراف اور عدالت پر اپنے آپ کو حاوی کرنا چاہتا ہے کہ کسی طرح سے میرے سامنے کوئی مضبوط اپوزیشن ہی نہ رہے لیکن وہ بھول رہا ہے کہ میاں نواز شریف تو بہت سے کٹھن مراحل سے نکل کر آج اس مقام پر پہنچے ہیں۔ اٹک قلعے کی کال کوٹھڑی میں وہ رہے ہیں۔ جہاں ان کو دن اور رات کا فرق پتا نہیں لگتا تھا۔ وہاں جنگلوں کی بجائے لوہے کی چادریں لگی ہوئی تھیں۔ ان کے بیٹے کا کوئی پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں قید ہے؟ ان کے بھائی کا پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں قید ہے؟ ان کے والد صاحب کا انتقال ہوتا ہے جیسے ابھی چودھری صاحب ذکر کر رہے تھے تو اس ظالم سے انہوں نے اپیل نہیں کی کہ ہمیں والد کو دفنانے دیا جائے انہوں نے صرف ایمبیسیڈر سے کہا تھا۔ ان کو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ہمیں تحریر لکھ کر دیں کہ آپ صرف والد کو دفنا کر چلے جائیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس شخص کو لکھ کر کچھ بھی نہیں دیں گے۔ آج وہ

زرداری کو کیا پوچھیں گے ؟ میاں محمد نواز شریف ایک شخص ہے وہ اس وقت پاکستان کا واحد لیڈر ہے جو پاکستان کے چاروں صوبوں کو اکٹھا رکھ سکتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں ذاتی مشاہدے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ حال ہی میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کے ہمراہ بلوچستان گیا ہوں، اس سے پہلے میں سرحد گیا ہوں اور اس سے پہلے میں سندھ جاتا رہا ہوں۔ یہ میں اپنے ذاتی مشاہدے سے کہہ رہا ہوں کہ لوگ میاں محمد نواز شریف کے انتظار میں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس شخص کے دل میں پاکستان کے لئے محبت ہے۔ اس کو عہدوں کی اور بڑے بڑے منصبوں کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ انہوں نے ثابت کر دیا ہے، انہوں نے کبھی پی سی او عدالتوں کو contest نہیں کیا ، وہ اس عدالت میں جانا نہیں چاہتے جن ججوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا ہے۔ آج انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ اگر اس عدالت نے ان کی نااہلیت ختم کر دی ہوتی، ان کو اجازت دی ہوتی کہ وہ الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں، آج انہوں نے کہا اور آج کا تازہ ترین بیان ہے کہ میں نے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ میں الیکشن میں حصہ نہیں لوں گا، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی عہدے کے لالچ میں یہ بات نہیں کر رہے ہیں، کسی ذاتی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ بات نہیں کر رہے۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ مجھے پاکستان میں صحیح معنوں میں جمہوریت بحال کرنی ہے، ایک آزاد اور خود مختار عدلیہ کا قیام کرا کر عام آدمی کے حقوق کو تحفظ دینا ہے۔ آج ایک چھوٹے ڈکٹیٹر نے، وہ بھاری بوٹوں کے ساتھ آیا تھا یہ بڑے فینسی بوٹ اور فینسی سوٹ پہن کر آتا ہے، اس ملک میں اپنی پھر من مانی شروع کر دی۔ آج وہ ڈکٹیٹر جس کو اپنی بندوق پر ناز تھا، وہ گمنامی اور بے بسی کی زندگی گزار رہا ہے۔ یہ زرداری بھول رہا ہے کہ اس کا انجام اس سے بھی بُرا ہو گا۔ اسی زرداری نے میاں نواز شریف سے یہ بات کی تھی، وہ اس مؤقف سے ہٹ گیا ہے جو اس نے معاہدے میں میاں صاحب کے ساتھ کیا تھا کہ اس کا اسمبلی میں trial ہونا چاہئے کہ براہ مہربانی اس کو indemnity دی جائے۔ یعنی جو اس کی کرتوتیں تھیں ، جو کچھ پرویز مشرف نے کیا اس کو اسمبلی معاف کر دے۔ وہ بھول رہا ہے کہ اس کو تو تم نے وہ دے دی، اس کا تو تم نے اسمبلی کے ذریعے trial نہ کیا لیکن تمہارا اسمبلی میں انشاء اللہ trail ہو گا جب صحیح جمہوری دور آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے حق میں نعرے بازی کی)

نواز تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار
شہباز تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار
قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
قدم بڑھاؤ شہباز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں

جناب سپیکر! کتنے دکھ کی بات ہے کہ جو آج چین کے دورے پر ہے یہ کہتا ہے کہ میں پاکستان کے لئے یہ کر رہا ہوں، میں پاکستان کے لئے وہ کر رہا ہوں۔ وہ NRO کے سائے میں جو باہر اربوں ڈالروں کی جائیدادیں بنائی ہیں یہاں سے لوٹ کر وہ پاکستان کو واپس نہیں کرتا۔(شیم، شیم)
اگر تم پاکستان کے اتنے ہمدرد ہو کہ تم بیرون ملک جا کر چین سے یا دوسرے ملکوں سے کوئی امداد مانگتے ہو، اگر تم اپنے ہو تو تم نے یہاں سے جو ڈالر مختلف طریقوں سے نکالے ہیں وہ واپس دے دو، ہمارے پاکستان کے مسائل ختم ہو جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)
یہ حساب پاکستان پر قرض ہے۔ ڈکٹیٹر نے اس کو معافی دی تھی، یہ ڈکٹیٹر کو معافی دے رہا ہے لیکن جب صحیح معنوں میں اسمبلی پھر سے elect ہو گی، جب بھی ہو یہ اللہ کو پتا ہے میں کچھ نہیں کہتا اس کا بھی حساب لیا جائے گا اور جو اس کے سوئس اکاؤنٹس یا برطانیہ میں اس کی جائیدادیں اور محلات ہیں اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز NRO کو اسمبلی ختم کرے گی اور پھر اس سے یہ حساب لیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج سپریم کورٹ کے جن ججوں نے یہ فیصلہ کیا ہے انہوں نے جمہوریت کا گلہ گھونٹنے کی ایک انوکھی مثال پیدا کر دی ہے۔ ان دو ہستیوں کو، میں پھر کہہ رہا ہوں کل یہاں گورنر سندھ آئے ہوئے تھے کیونکہ میاں محمد شہباز شریف جب بحیثیت وزیراعلیٰ پنجاب سندھ گئے تھے ان کو گورنر سندھ نے چائے کی دعوت پر بلایا تھا۔ وہ یہاں چودھری صاحبان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لئے آئے تھے تو وزیراعلیٰ پنجاب نے ان کو کھانے پر بلایا میں بھی اسی کھانے پر موجود تھا، لاء منسٹر صاحب موجود تھے۔ ان کے یہ الفاظ تھے کہ میاں صاحب کراچی میں بھی لوگ آپ کی گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں اور سندھ میں بھی عوام آپ کی گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)
جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ ان کی تعریف نہیں بلکہ ان کے کام کی تعریف ہے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ان کے کام کی ہی تعریف ہے میں ان کی شکل صورت کی تو تعریف نہیں کر رہا ہوں اور لوگ ان کی گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم بلوچستان گئے ہیں، سرحد میں گئے ہیں تو وہاں لوگ میاں صاحب کی مثال دیتے ہیں اور اس شخص کو نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ (شیم، شیم)

میاں نواز شریف جو لوگوں کے دلوں میں بستے ہیں، یہاں کوئی ایسا رکن اسمبلی نہیں بیٹھا جو ذاتی طور پر ان سے پیار نہ کرتا ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے نعرے لگانے لگے)

میاں تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار
میاں تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار

ایسی قیادت تو برسوں میں کہیں کسی قوم کو میسر آتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصے بعد، ایک کٹھن دور کو جھیلنے کے بعد ہمیں کچھ روشنی عطا کی تھی اور اس شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس روشنی کو، اس چراغ کو لے کر ہم ملک کے کونے کونے تک جائیں۔ میاں محمد نواز شریف نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ گھر نہیں بیٹھیں گے، وہ اس ظالم کے ظالمانہ فیصلے کے خلاف چاروں صوبوں میں جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے حق میں نعرے لگانے لگے)

قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
قدم بڑھاؤ شہباز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
پاکستان مسلم لیگ(ن) زندہ باد
پاکستان مسلم لیگ(ن) زندہ باد

وہ جمہوریت کا پیغام لے کر ہر صوبے میں اجتماعات سے خطاب کریں گے۔ میں اس چیز کا گواہ ہوں کہ گزشتہ چھ یا سات دن سے ملک بھر سے میاں صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے ان کی

رہائش گاہ رائیونڈ میں وفود آتے رہے ہیں اور ان کے پاس اب اتنا ٹائم نہیں ہے کہ وہ کس کس کو کتنا وقت دے سکیں۔ میاں صاحب کی قیادت اور ان کے کام، خلوص اور وطن کے ساتھ محبت کی وجہ سے لوگوں کی ان سے امیدیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص جو آج میاں صاحب کا ساتھ نہیں دے گا۔ وہ مرد یا عورت یا بوڑھا یا بچہ جو آج میاں صاحب کا ساتھ نہیں دے گا وہ اپنے وطن کے ساتھ زیادتی کرے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(نعرہ بازی)

(میاں نواز شریف زندہ باد، میاں نواز شریف زندہ باد)

کیا یہ صرف میاں صاحب کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کو بچانے نکلے ہوئے ہیں؟ کیا اتنا ہی یہ فرض میرا نہیں ہے یہ ان حضرات کا، خواتین کا بھی اتنا ہی فرض ہے کہ ہم اپنے وطن کا دفاع کریں۔

(نعرہ بازی)

قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں

جناب سپیکر! آپ اپنے صوبے سے باہر جا کر حالات دیکھیں تو میاں نواز شریف کے پیغام سے وہاں ٹھنڈک پہنچتی ہے ورنہ پنجاب کو سرحد گالی نکالتا تھا، سندھ گالی نکالتا تھا، بلوچستان گالی نکالتا تھا اگر آج کچھ فرق ہے تو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی وجہ سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے حق میں نعرے لگانے لگے)

دریاؤں میں پانی نواز شریف
بادل میں ہلچل نواز شریف
دریا کی موجیں نواز شریف
بہتا پانی نواز شریف
موجوں کی آوازیں نواز شریف
بہتا پانی نواز شریف
سورج کی کرنیں نواز شریف

ہر دل کی دھڑکن نواز شریف
گو زرداری گو ، گو زرداری گو

جناب سپیکر: جی،اب بات کرنے دیں۔پلیز! اب بات کرنے دیں۔آرڈر پلیز!۔۔۔

(نعرہ بازی)

جس نے اپنی بیوی ماری
ہائے زرداری ، ہائے زرداری

آرڈر پلیز!آرڈر پلیز!

(نعرہ بازی)

بی بی کے بعد کس کی باری
ہائے زرداری ، ہائے زرداری

سردار صاحب بات کر رہے ہیں،بات کرنے دیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر!میں ہاؤس کے جذبات کا احترام کرتا ہوں اسی لئے میں خاموشی سے ان کے جذباتی نعروں کو سنتا رہا ہوں۔یہ آپ کی شفقت ہے کہ آپ نے مجھے ایوان میں پھر سے بولنے کا موقع فراہم کیا لیکن ان کے جذبات آپ کب تک قید کریں گے یا کوئی شخص کب تک قید کرے گا اور یہی جذبات اگر آپ گلیوں میں،سڑکوں میں،دیہاتوں میں نکل کر دیکھیں۔میں ابھی آپ کو تازہ واقعہ سناتا ہوں کہ آج چیف جسٹس آف پاکستان کا ڈیرہ غازی خان میں دورہ تھا۔ڈیرہ غازی خان ایک دورافتادہ علاقہ ہے،پسماندہ علاقہ ہے۔میں یہاں ہاؤس کے اندر آنے سے پہلے اپنے بیٹے سے بات کر رہا تھا اور وہاں یہ کیفیت ہے کہ سرے سے جلوس کی tail نظر نہیں آتی،کوئی سڑک نہیں ہے جو لوگوں سے بھری ہوئی نہ ہو،کوئی شخص اب گھر کے اندر نہیں بیٹھا especially جب سے لوگوں نے سپریم کورٹ کا فیصلہ سن لیا ہے ہر شخص سڑک پر نکلا ہوا ہے اس میں خواتین بھی ہیں،مرد بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں،بچے بھی ہیں۔لوگوں کے یہ جذبات اب آپ دیکھتے چلیں گے،روز بروز آپ لوگوں کے جذبات دیکھتے چلیں گے اور جب اس قافلے کی قیادت میاں نواز شریف نے کرنی ہو،وہ اعلان کر چکے ہیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ پاکستان میں اس فیصلے کے خلاف اور ایک منی ڈکٹیٹر جو اپنے آپ کو پھر اسی

ڈکٹیٹر کی طرح بنانا چاہتا ہے اس کے خلاف کتنی نفرت ہے اور لوگ اسی طرح انشاء اللہ سڑکوں پر نکلیں گے۔

(نعرہ بازی)

نواز شریف زندہ باد ، نواز شریف زندہ باد

خواجہ عمران نذیر:

بن کے مست ملنگ رہیں گے
نواز تیرے سنگ رہیں گے
بن کے مست ملنگ رہیں گے
شہباز تیرے سنگ رہیں گے
جینا ہوگا مرنا ہوگا
دھرنا ہو گا ، دھرنا ہوگا

جناب جوئیل عامر سہوترا:

نواز تیرے جانثار
بے شمار، بے شمار
نواز تیرے جانثار
بے شمار، بے شمار

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ لوگوں کے جذبات کو روکنا یا قید کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔آپ دیکھیں یہاں اس ہاؤس میں دیکھ لیں میرے خیال میں اس ہال سے، اس مقدس بلڈنگ سے سب سے دور افتادہ علاقہ صادق آباد ہے، چودھری شفیق ایم پی اے صادق آباد بھی یہاں بیٹھے ہیں، یہ پنجاب کا آخری حلقہ ہے، وہاں سے سفر کر کے آئے ہیں صرف اپنی پارٹی کی قیادت کے بلاوے پر اور دوسری طرف اٹک ہے ، اٹک کے یہاں ممبران۔۔۔ وہ دیکھیں کرنل صاحب اور ان کے ساتھی آئے بیٹھے ہیں یعنی صرف ایک کال پر یہ لوگ یہاں پہنچے ہیں اور جب یہ ٹیم انشاء اللہ ضلعوں اور اپنے حلقوں میں اترے گی اور لوگوں کے جذبات کو

اکٹھا کریں گے، جماعت موجود ہے،ان کو صرف اکٹھا کرنا ہے تو پھر میں دیکھوں گا کہ زرداری صاحب! لیکن ہمیں افسوس اس بات کا ہے، یہ بدنام ہو گیا، عدلیہ کو بھی اس نے بدنام کر دیا لیکن ساتھ ساتھ ملک کو بھی تو بدنام کیا ہے جس ملک کی سپریم کورٹ سے ایسے فیصلے آنا شروع ہو جائیں گے تو پھر عالمی برادری میں ہمارا کیا بچے گا؟

راؤ کاشف رحیم خان:[*********]

جناب سپیکر: No, please, no please۔یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ :جناب سپیکر !میں آپ کی وساطت سے اپنے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ اس مقدس ایوان کا لحاظ رکھیں اس کے باہر جو مرضی کرتے رہیں۔ وہ جانور ویسے بھی وفادار جانور مشہور ہے۔ باہر ہم بازار میں سن رہے ہیں کہ اس فیصلے کی وجہ سے بزنس اداروں میں crash کی خبریں آ رہی ہیں، جو مختلف stock exchanges ہیں ان میں crash کی خبریں ہیں صرف ایک اس خبر سے کہ سپریم کورٹ نے یہ فیصلے کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے میرے اور ہم سب کے وطن عزیز کی خود حفاظت فرمائے ہم بہت سے خطرات سے اب دو چار ہو چکے ہیں جب قیادت بدنیت ہو جائے، جب قیادت کو اپنے وطن کی عزت و وقار کا خیال اور فکر نہ رہے تو پھر ہمارے لئے بہت دشوار دن ہیں اور میری تو دعا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سارا ہاؤس میری اس دعا کے ساتھ آمین کہے گا کہ اللہ تعالیٰ ہماری قیادت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ اب یہ دھوکہ باز، دھوکہ دینے والوں سے ان وعدہ شکن لوگوں سے پھر کبھی ہاتھ نہیں ملائیں گے اور اب اس قافلے کو لے کر چلیں گے جو جمہوریت کی بحالی کا باعث بنے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کا بہت مشکور ہوں آپ نے بڑے صبر سے میری گفتگو سنی۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، ٹھہر جائیں اب میں لسٹ کے مطابق چلوں گا۔ کچھ تھوڑا سا میرا بھی خیال کریں، آپ کی مہربانی۔ جی مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین امابعد۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: ٹائم کا خیال رکھیں، آپ کی مہربانی ہے۔ دوسروں نے بھی بولنا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! آج ڈوگر کورٹس کے verdict نے، ان کنگرو کورٹس کے فیصلے نے پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے دلوں کے اندر جو بھونچال برپا کیا ہے، جو طوفان برپا کیا ہے اس کی مذمت کراچی سے لے کر کوئٹہ تک، کوئٹہ سے لے کر واہگہ بارڈر تک اور واہگہ بارڈر سے لے کر پشاور کے کھیتوں کھلیانوں تک ہر ذی شعور اب بھی کر رہا ہے۔ یہ فیصلہ پاکستان کی تاریخ میں، پاکستان کی مقبول لیڈر شپ کے جو latest survey جاری ہوئے ہیں میاں محمد نواز شریف جو شہرت کی بلندیوں کو چھو رہے تھے، وہ محب وطن پاکستانی جنہوں نے ایٹم بم کا دھماکا کر کے اس پاکستان کی سرزمین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناقابل تسخیر بنا دیا۔ یہ ایٹم بم جو پاکستان کا ایٹم بم نہیں ہے بلکہ عالم اسلام کا ایٹم بم ہے۔ میاں محمد نواز شریف نے جو میزائل ٹیکنالوجی پاکستان کو دی اس کی وجہ سے آج پاکستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناقابل تسخیر بن گیا ہے۔ پاکستان کو باسٹھ سالہ تاریخ میں حضرت قائداعظم محمد علی جناح، ذوالفقار علی بھٹو شہید کے بعد میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں ایک ایسا ملک گیر لیڈر ملا جو چھوٹے سے لے کر بڑے تک اور بوڑھے سے لے کر جوان تک سب میں یکساں مقبول ہے لیکن یہ کیا پاکستان کا مقدر ہے کہ کبھی پاکستان کی مقبول لیڈر شپ کو پروڈو کے ذریعے، کبھی ایبڈو کے ذریعے، کبھی پی سی او ججوں کے ذریعے نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ پاکستان کی عوام نے نہ کبھی پروڈو اور نہ کبھی ایبڈو کو مانا تھا آج پھر یہ پاکستان کی عوام مشرف کی اس زرداری کورٹ کو نہیں مانتی، اس کے فیصلے کو نہیں مانتی۔

معزز ممبران: پی سی او جج نامنظور، پی سی او جج نامنظور۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میاں نواز شریف کو نااہل قرار دے کر، ان کو سکرین سے ہٹا کر ہم یہاں حکمرانی کریں گے، امیر المومنین بنیں گے تو یہ ان کی بھول ہے، میاں محمد نواز شریف اس ملک کی زندہ حقیقت ہے۔ میاں نواز شریف سولہ کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا کہ:

کون کہتا ہے موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

جناب سپیکر! 18۔فروری کو عوام نے اس لئے ووٹ نہیں دیئے تھے کہ آج جامع حفصہ، لال مسجد کی وہ تڑپتی روحیں ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہم پر ظلم کرنے والے لوگ آج پاکستان کے اندر زندہ پھر رہے ہیں، آج بگٹی کی شہادت ہم سے سوال کر رہی ہے اور جو سپریم کورٹ آف پاکستان کا چیف

جسٹس آج اس ملک کے اندر انصاف کی بھیک مانگ رہا ہے اور جو 18۔فروری کو عوام نے mandate دیا تھا کہ سترہویں آئینی ترمیم 58(2)b اور جو 1973 کا آئین بائینڈنگ فورس ہے اس کو ہم صحیح شکل میں بحال کریں گے لیکن پچھلے دنوں 18۔فروری کو وہ ایک سال مکمل ہوا اور وہ جو ہم نے وعدے کئے تھے وہ اب مرکزی حکومت انہیں پورا نہیں کر رہی۔ میاں محمد نواز شریف کا قصور یہ ہے، میاں محمد شہباز شریف کا قصور یہ ہے کہ میاں صاحب نے کہا کہ جو پاکستان کی بائینڈنگ فورس 1973 کا آئین ہے اسے بحال کرو، اسے 2۔نومبر کی صورتحال پر لاؤ اس لئے ان کے خلاف ہو گئے اور انہیں bargaining کی پیشکش کی کیونکہ میرے قائد کا ایجنڈا ذاتی ایجنڈا نہ ہے، میرے قائد کا ایجنڈا ملک کا ایجنڈا ہے، پاکستان کا ایجنڈا ہے، 16 کروڑ عوام کا ایجنڈا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

کیا تقدیر نے اس لئے چنوائے تھے تنکے
کہ جب بن جائے نشیمن تو آگ لگا دے

میں آج یہ اعلان کر رہا ہوں کہ پاکستان کا بچہ بچہ، پاکستان کا ہر بوڑھا، پاکستان کا ہر جوان، سول سوسائٹی، میڈیا تمام لوگ دھرنے میں جائیں گے اور چیف جسٹس کو بحال کرائیں گے اور ان کو گریبانوں سے پکڑ کر زمین پر لائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: پلیز! اب wind up کریں۔ پلیز! wind up کریں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! یہ کیا زیادتی ہے کہ ملک کی مقبول لیڈرشپ کو نااہل قرار دے کر کیا وہ سکھ کا سانس لیں گے ؟آج تو محترمہ بے نظیر بھٹو کی روح بھی تڑپ رہی ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بہت شکریہ۔ جی، زعیم حسین قادری صاحب!۔۔۔ بہت شکریہ، دوسروں کو بھی ٹائم دیں ناں پلیز!۔۔۔ جی، اب پانچ منٹ سے زیادہ نہ لگائیں۔

سید زعیم حسین قادری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! صرف دو منٹ لوں گا۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان کی تاریخ کا ایک اور سیاہ دن ہے۔ یوں تو کئی بار ڈکٹیٹروں نے، فوجی آمروں نے اس ملک میں مارشل لاء لگا کر ان ایوانوں کی نہ صرف تذلیل کی بلکہ آئین کو abeyance میں رکھتے ہوئے ان کو گھر بھیج دیا۔ آج یقیناً ایک اور سیاہ دن اس لئے ہے کہ اپنے آپ کو جمہوری کہنے والوں نے،

اپنے آپ کو ووٹ کے ذریعے حکومت تک پہنچانے والوں نے اس آئین پر شب خون مارنے کی سازش کی۔آصف علی زرداری نے اپنے سسر کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے، جس طرح اس نے اس ملک میں ایک سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے اپنے آپ کو منوانے کی کوشش کی تھی آج بالکل اسی طرح آصف علی زرداری نے اس صوبہ کی اسمبلی پر،اس صوبہ کے لوگوں کے ووٹوں سے منتخب ہونے والے ممبران اسمبلی کے حق پر گورنر راج نافذ کر کے یہ سازش کی ہے اور میں عرض کروں کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی کا یہ اقدام صرف میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی نہیں،یہ آج قوم کے اس بنیادی حق پر ایک بار پھر ڈاکہ ڈالنے کی سازش ہے،آج پوری قوم اور اس ملک میں رہنے والے سولہ کروڑ عوام کے محبوب قائدین کو ایک بار پھر ایوان اقتدار میں پہنچنے سے روکنے کی سازش کی گئی ہے۔ میں اس ایوان کے ذریعے اس سازش کی مذمت کرتا ہوں اور میں اپنی لیڈر شپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جس نے ان عدالتوں کو کنگرو کورٹس کہا، میں on the record یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پی سی او جج، یہ کنگرو کورٹس یہ اہلیت نہیں رکھتے کہ اس ملک کی مقتدر ترین قیادت کو نااہل ثابت کر سکیں۔ ہمارا کیس کل بھی پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کی عدالت میں تھا،آج بھی ہمارا کیس پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی عدالت میں ہے۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن ایک بات کہتا چلوں کہ میں آپ سے اور اس ایوان میں بیٹھنے والے مقتدر منتخب ممبران سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جب تک اس ملک میں ایمر جنسی ختم نہ کر دی جائے، جب تک اس ملک اور اس صوبہ میں ان لوگوں کے ووٹوں کی اہمیت ان کو واپس نہ کر دی جائے تب تک ہم اسی ایوان میں بیٹھ کر دھرنا دیں،اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے یہاں بیٹھ کر ہم دھرنا دیں اور ثابت کریں کہ جمہوریت پسند اس ایوان کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب زعیم حسین قادری: بہت مہربانی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، عمران نذیر صاحب!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: بس، آپ بھی دو منٹ میں ختم کریں پلیز!

خواجہ عمران نذیر: میں ڈیڑھ منٹ میں انشاء اللہ ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا، مہربانی۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! آج جس ایوان میں، میں کھڑا ہوں 18۔فروری 2008 کو جو mandate لے کر ہم تمام اور ہمارے اتحادی اس ایوان میں آئے تھے اور مرکزی حکومت کے ایوانوں میں آئے تھے وہ mandate تھا ایک آمر ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی پالیسیوں کو یو ٹرن دینا، وہ mandate تھا بے نظیر بھٹو (شہید) کے قاتلوں کو گرفتار کرنا، وہ mandate تھا اس ملک سے بیروزگاری، مہنگائی، لاقانونیت اور لوڈشیڈنگ کا خاتمہ، وہ mandate تھا اس پاکستان میں صحیح معنوں میں rule of law نافذ کرنا، وہ mandate تھا اس پاکستان کے لوگوں کو عدل و انصاف ان کے دروازوں پر فراہم کرنا لیکن بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ تمام mandate violate ہوتا رہا، وہی پالیسیاں جن کے تحت وزیرستان، وانا، سوات باجوڑ میں پرویز مشرف ڈکٹیٹر کے دور میں ہمارے بچوں کو شہید کیا جا رہا تھا آج اس ڈکٹیٹر کے دور میں بھی وہی پالیسیاں چل رہی ہیں۔ ہمارے قائدین نے روز اول سے ایک ہی مؤقف رکھا۔ میں میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور ان کے جانثاروں کو سلام پیش کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے تمام تر دھمکیوں، تمام تر blackmailing کے باوجود آزاد عدلیہ کا جو نعرہ لگایا تھا وہ ثابت کیا ہے۔ انھوں نے کہا تھا کہ ہم ان عدالتوں کو نہیں مانتے، انھیں بار بار عدالت میں بلایا گیا لیکن تمام تر دباؤ کے باوجود انھوں نے ثابت کیا اور صاف کہہ دیا ہے کہ ہم عدالتوں کو نہیں مانتے تو پھر ان میں جانے کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی جمہوری تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ آج ایک سول ڈکٹیٹر نے صدر کا لبادہ اوڑھ کر پاکستان کے آئین اور پاکستان کے عوام کے mandate پر حملہ کیا ہے۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کا کیا قصور ہے؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ وہ اب ایک روپے میں روٹی بیچنا چاہتے تھے؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے 17۔ارب روپے کا فوڈ سپورٹ پروگرام شروع کیا؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ کبھی وہ سندھی بھائیوں کے لئے 55 کروڑ کی گندم بطور تحفہ دیتے تھے؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے بلوچی بھائیوں کے لئے ایک کارڈیالوجی ہسپتال دیا؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ وہ سولہ کروڑ عوام کی بات کرتے ہیں؟ کوئی بھی عدالت، کوئی بھی نااہلی، کوئی بھی معاملہ میاں محمد شہباز شریف کو ہمارے دلوں سے نہیں نکال سکتا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

خواجہ عمران نذیر: یہ تمام ساتھی جو یہاں بیٹھے ہیں یہ انتہائی مختصر وقت میں دُور دراز سے بھی آئے ہیں۔ یہ ثبوت ہے اور ان آمروں اور ڈکٹیٹروں کے منہ پر تھپڑ ہے کہ یہ تمام میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں اکٹھے ہیں۔ بن کے مست ملنگ شہباز شریف کے سنگ رہیں گے، نواز شریف کے سنگ رہیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ خلیل طاہر سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے دو منٹ کا ٹائم دیا۔

اب کسی طور نہ قاتل سے رعایت ہوگی
بولنا سچ ہے بغاوت تو بغاوت ہوگی

جناب سپیکر! پہلے ہماری گلی گلی میں بہت زیادہ پی سی او جج تھے آج ایک پی سی او کورٹ نے نااہل قرار دیا ہے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت اور وقت آنے پر اس کی مرمت بھی کریں گے۔ یہ وہ جج ہیں۔ جنہوں نے اپنے ضمیر کا bypass کروار کھا ہے۔ میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

انھے نہ ہون ایہہ وی سجاکھے بدل کے ویکھ
کجھ طور تُوں اج میرے اکھے بدل کے ویکھ
کھاندی نہ ہوئے تیری فصل نوں واڑ ضیاء
تو اپنی فصل دے راکھی نوں بدل کے ویکھ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ چودھری شفیق صاحب! سب بھائی دو دو منٹ لیں۔

چودھری محمد شفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج پاکستان کی تاریخ میں سیاہ ترین دن ہے۔ جس طریقے سے پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے زخموں پر نمک چھڑکا گیا ہے، جس طریقے سے ان کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے اور جس طریقے سے پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو نااہل قرار دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے رانا ثناء اللہ صاحب نے قرارداد پیش کی ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور مذمت کے ساتھ ساتھ ہم ان کے اس فیصلے پر لعنت بھیجتے ہیں۔ پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے ججوں کو ہم آج مانتے ہیں اور نہ کل مانیں گے۔

جناب سپیکر!انھوں نے یہ فیصلہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف نہیں کیابلکہ انھوں نے پاکستان کی عدلیہ، پاکستان کے آئین اور پاکستان کے قانون کے خلاف کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان میں اسی طریقے سے جمہوریت کو تباہ و برباد کیا گیا تو پھر اس پاکستان کا اللہ ہی حافظ ہے۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معززین نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ پاکستان کی خاطر، پاکستان کے آئین کی خاطر، پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے لئے اپنا خون بھی بہادیں گے۔ ہم ایک ایک قدم اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، چودھری وحید صاحب!

جناب عبدالوحید چودھری: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

جناب سپیکر! آج پورے پاکستان کی عوام رنجیدہ ہے، ان کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک سیاہ ترین دن ہے۔ پاکستان کی عدالتوں کے پی سی او ججوں نے اپنے منہ پر کالک ملی ہے۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ انھیں ہمارے قائد کے حوصلوں کا کیا پتا ہے؟ جن قائدین کے، جن لیڈروں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ ان کی نظریں خدا پر ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خود مدد کرتا ہے اور دوسری جگہ اللہ نے فرمایا ہے إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ اللہ ان کے لئے فرشتے بھی نازل کرتا ہے۔ جب عزم صمیم ہو، ارادے پختہ ہوں، سوچ مثبت ہو اور قوم کا درد اس کے سینے میں ہو، جب غریبوں کی محبت اس کے سینے میں ہو۔ اس شخص کا کیا قصور ہے؟ جب اس نے عزم صمیم سے ارادہ کیا ہے فاذا عزمت فتوکل علی اللہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ میں نے اس قوم کو، اس قوم کی کشتی کو ساحل سمندر پر لگانا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! اس ملک کو بچانا ہے تو میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دینا ہے اس ملک کو بچانا ہے تو زرداری سے جان چھڑانی ہے۔ اس ملک کو بچانا ہے تو پی سی او ججوں سے جان چھڑانی پڑے گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، سندھو صاحب!۔۔۔(شور و غل)

جناب طاہر احمد سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔

MR. SPEAKER: order please, carry on.

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میرے انتہائی قابل احترام بزرگ کھوسہ صاحب اور دیگر معزز اراکین نے بات کی ہے میں ان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے ان کے لئے عدالت کا لفظ استعمال کیا ہے جب کہ میں as a student of law ایک وکیل ہونے کے ناتے یہ حلفاً کہتا ہوں کہ یہ عدالتیں جنھیں ایک ڈکٹیٹر نے اپنے عزائم کے لئے 3۔نومبر کو پیدا کیا، یہ ڈوگر کورٹ پہلے مشرف کے ملازمین تھے اور اب یہ زرداری کے ملازم ہیں۔ یہ عدالت ہے اور نہ ہم ان کو عدالت مانتے ہیں۔ اگر یہ genuinely سپریم کی عدالت ہوتی تو پھر ہم اس پر بحث بھی نہ کرتے لیکن چونکہ یہ ایک عدالت ہی نہیں ہے اس لئے اس کے فیصلے کو تسلیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فیصلے ان عدالتوں کے implement ہوتے ہیں جو genuinely constituted courts ہوتی ہیں۔ سب سے بڑی ستم ظریفی تو یہ تھی کہ جو ایک آخری آس تھی، عوام نے جو امید کی کرن لگا رکھی تھی کہ اب ایسے حالات آئیں گے کہ کوئی ڈکٹیٹر شب خون نہیں مار سکے گا، کوئی ڈکٹیٹر یہ جرأت نہیں کر سکے گا اور کوئی سیاست دان جرنیلوں کے ساتھ نہیں ملے گا۔ جمہوریت ہو گی، انسانی حقوق ہوں گے، انصاف ہو گا، عدل ہو گا اور لوگوں کے حقوق کا تحفظ ہو گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن ہمارے لئے انتہائی بدقسمتی کا دن ہے کہ جس منزل کی طرف پاکستان مسلم لیگ (ن) رواں دواں تھی اب وہ منزل حاصل نہیں کر پائے گی کیونکہ راستے ہی میں ایک ڈکٹیٹر، آمر اور معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ایک ان پڑھ شخص جس کو کبھی Mr. 10 percent کہا جاتا ہے اور کبھی Mr. 100 percent کہا جاتا ہے نے رکاوٹ ڈال دی ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ایک ایسا صدر ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے جو کہ صدر بننے کا اہل ہے اور نہ ہی ہم اسے صدر مانتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ طیبہ ضمیر صاحبہ!

محترمہ طیبہ ضمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پاکستان کو معرض وجود میں آئے 60 سال گزر چکے ہیں۔ ہم نے ان سالوں میں بہت سے زخم کھائے ہیں لیکن آج ایک اور افسوسناک بات کا اضافہ ہوا ہے۔ وہ جج جو کہ ایک ڈکٹیٹر کے مرہون منت تھے، جو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر براجمان ہوئے ہیں انھوں نے سودے بازی کی اور ایک سول ڈکٹیٹر کے ایماء پر پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے جذبات کو

مجروح کرتے ہوئے آج کا بدترین فیصلہ دیا۔یہ فیصلہ قانون اور آئین کے خلاف ہے۔اس کی تشریح ہر وکیل کر سکتا ہے کیونکہ جو bench بنایا گیا اس میں یہ درخواست move کی گئی تھی کہ آپ biased ہیں اس لئے یہ مقدمہ نہیں سن سکتے۔قانون یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی petitioner جج کو آکر کہہ دے کہ جناب! میں آپ پر یقین نہیں رکھتا تو وہ جج اس مقدمہ کو سننے کا مجاز نہیں ہوتا۔یہ کیسے judges ہیں کہ جنھوں نے آج یہ ایک گھناؤنا کھیل کھیلا ہے؟ یہ پاکستان کی سلامتی اور وقار کے منافی اقدام ہے۔اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ:

باطل سے ڈرنے والے اے آسماں نہیں ہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

جناب سپیکر!اس زرداری نے ڈکٹیٹر سے بھیک مانگ کر، خیرات میں آزادی حاصل کی ہے۔ میرے محترم صحافی بھائی یہاں پر موجود ہیں ان کو یاد ہوگا کہ یہ جہاز میں کراچی سے لاہور آرہا تھا اور اس نے ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے کہا کہ Sir مجھے آزاد کر دیجئے۔اس نے اپنی مرحومہ بیوی کے مال و دولت پر نظر رکھی ہوئی ہے۔اس نے خود میثاق جمہوریت پر دستخط کئے تھے۔ہم یہاں پر ڈکٹیٹر کے فیصلوں پر عمل درآمد نہیں ہونے دیں گے، ہم اس جج کو ضرور بحال کرائیں گے جن کی ٹائی کو ڈکٹیٹر کے زمانے میں پھاڑا گیا، کوٹ کو کھینچا گیا اور تمانچے مارے گئے۔بے نظیر نے اس جج کو بحال کرنے کا عہد کیا تھا۔ میں پوچھتی ہوں کہ وہ اس عہد کو کیوں بھول گئے ہیں؟ آج پوری قوم کوہ ہمالیہ کی چٹان بن کر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہم اپنے قائد کے اس مؤقف کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔کربلا میں امام حسینؓ نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کیا اور ڈٹ کر 72 ناموس قربان کر دیئے تھے۔ میاں محمد نواز شریف کو ایٹمی دھماکے کرنے پر جلاوطن کر دیا گیا، قید وبند کی سزائیں ملیں۔آج عدلیہ کی بحالی کی خاطر میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دیا گیا لیکن یہ ہمارے لئے فتح کا مقام ہے۔ہم ثابت قدم ہیں، ہم جمہوریت چاہتے ہیں اور ہم عدلیہ کی آزادی چاہتے ہیں۔ میں آخر میں یہ کہوں گی کہ:

بے قدراں دی یاری توں فیض کسے نہ پایا
کیکر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا

جناب سپیکر: خواجہ محمد اسلام صاحب!

خواجہ محمد اسلام:بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ o وَٱلۡعَصۡرِ o إِنَّ ٱلۡإِنسَٰنَ لَفِي خُسۡرٍ o إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَتَوَاصَوۡاْ بِٱلۡحَقِّ وَتَوَاصَوۡاْ بِٱلصَّبۡرِ o

جناب سپیکر! آج ڈکٹیٹر آصف زرداری نے پی سی او ججوں سے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی کا جو فیصلہ کروایا ہے یہ پرویز مشرف کی باقیات ہیں۔ یہ ایسے فیصلے کروا کر پرویز مشرف کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں آج اس forum سے ان کو یہ انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی 16 کروڑ عوام زندہ ہے، جاوید ہے اور وہ اللہ کے فضل سے پرویز مشرف کو دوبارہ زندہ نہیں ہونے دیں گے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ آج کے فیصلے سے پاکستان کی 16 کروڑ عوام مشتعل ہے، کراچی سے لے کر خیبر تک ہر شخص مشتعل ہے۔ میرے قائد نے کہا ہے کہ ہم اس ملک کے باسی ہیں، اس ملک میں ہمارا خمیر ہے اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں جبکہ یہ ملک کے دشمن ہیں، یہ ملک کی معیشت کے دشمن ہیں، یہ ملک کی عدلیہ کے دشمن ہیں اور یہ ملک کی ترقی کے دشمن ہیں۔ ان کے بارے میں میرے قائد نے پکار پکار کر کہا کہ:

خون جمہور میں بھیگے ہوئے پرچم لے کر
مجھ سے افراد کی شاہی نے وفا مانگی ہے
صبح کے نور پر تعزیر لگانے کے لئے
شب کی سنگین سیاہی نے وفا مانگی ہے

جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اقوام متحدہ سے بی بی کے قتل کی تحقیق کروانے والو سن لو آج پورے پاکستان کی عوام جان چکی ہے کہ بی بی کا قاتل زرداری ہے، بی بی کا قاتل رحمٰن ملک ہے اور بی بی کا قاتل پرویز مشرف ہے۔ آج پورے پاکستان کی عوام اس بات پر اکٹھی ہو چکی ہے کہ ہم نے اس ملک میں جمہوریت کو قائم رکھنا ہے۔ عوام بار بار، پکار پکار کر اس سے پوچھ رہے ہیں کہ:

ادھر اُدھر کی نہ بات کر
یہ بتا قافلے کیوں لٹے
یہ سوال تیری راہزنی سے نہیں
تیری رہبری سے سوال ہے

جناب سپیکر: ملک جہانزیب صاحب!

ملک جہانزیب وارن: جناب سپیکر! میں اس فیصلے کی پُر زور مذمت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ زرداری بالکل ایک چھوٹا آدمی ہے، یہ بڑا آدمی نہیں ہے، اس نے چھوٹا فیصلہ لیا ہے۔ اب یہ ہمارا فیصلہ دیکھے گا۔ ہم نے اب سڑکوں پر نکلنا ہے اور ایک ایک ایم پی اے کے پیچھے پانچ پانچ لاکھ لوگ ہیں۔ ہم ایسے ویسے نمائندے نہیں ہیں۔ انشاء اللہ اب ہم سڑکوں پر نکلیں گے اور اس کو دکھائیں گے کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اُس سے بہت بڑے لیڈر ہیں۔ یہ جو ابھی صدر بن کر بیٹھا ہے یہ پیپلز پارٹی کے حق میں نہیں ہے، یہ ایک غدار ہے، یہ ملک کا غدار ہے، اس نے بہت زیادتی کی ہے اور ہم اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ پیر اشرف صاحب!

پیر محمد اشرف رسول: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نثار اے وطن تیری گلیوں میں چلی ہے رسم، نہ کوئی سر اٹھا کر چلے
اگر کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے نظر جھکا کے چلے، جسم و جاں بچا کر چلے

جناب سپیکر! میں پی سی او ججوں کے فیصلے کی مذمت کرتا ہوں۔ میں گورنر پنجاب کی مذمت کرتا ہوں، میں آصف علی زرداری کی مذمت کرتا ہوں اور میں نہیں بلکہ پورا ملک، 16 کروڑ عوام اس فیصلے کی مذمت کرتی ہے اور وقت ثابت کرے گا کہ یہ فیصلہ نواز شریف، شہباز شریف کے خلاف نہیں کیا گیا بلکہ اس ملک کے خلاف ایک سازش کی گئی ہے جو کہ ناکام ہو کر رہے گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس ملک کے سب سے بڑے صوبائی ایوان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ آج ہم سب اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ اظہار یک جہتی کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آج پاکستان کے اس جمہوری دن میں جو سیاہ ترین عدالتی فیصلہ آیا ہے اس کو ہم condemn کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ آج کا دن اس بات کا گواہ رہے گا کہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس طرح میرے لیڈر کھوسہ صاحب ابھی فرما رہے تھے کہ ایک ایسا لیڈر میاں محمد نواز شریف کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ جس کے آگے اقتدار کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ میاں محمد نواز شریف اپنے اصولوں کی جنگ کو مد نظر رکھتے ہوئے اقتدار کو ٹھوکر مار کر پاکستان کو ترقی کی راہ پر لے کر چلنا چاہتا ہے، میاں محمد نواز شریف پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے

لئے امید کا نشان ہے، میاں محمد نواز شریف جمہوری اقدار کو مضبوط کرنے کا نشان ہے۔ میاں محمد نواز شریف اس ملک میں رہنے والی تمام قوموں کا لیڈر ہے۔آج اس مقدس ایوان کے اس floor پر میں مسیحی قوم کی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان میں بسنے والی تمام اقوام کے ساتھ مسیحی قوم بھی میاں محمد نواز شریف کے اس مؤقف کے ساتھ ہے جو میاں محمد نواز شریف اس ملک میں جمہوریت کو صحیح پٹڑی پر لے کر آگے جانا چاہتا ہے۔آج کے وقت نے اس بات کو قادر کیا ہے کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب جمہوریت پسند قوتوں کی فتح میاں محمد نواز شریف کی شکل میں ہوگی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔رانا محمد افضل صاحب!مختصر بات ہوگی،سب بھائیوں نے بات کرنی ہے۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔جناب سپیکر!میں آج کے پی سی او ججوں کے فیصلے کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔آصف زرداری صاحب کے کردار کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔گورنر پنجاب کے کردار کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔کسی شخص کو اس کی بیوی سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔آٹھ سال زرداری کو جیل میں پال کر ایک ہیرو بنانے کی کوشش کی گئی اور پھر جب ایجنسیوں نے اس کو release کیا اور دو ہزار گاڑیوں کا قافلہ بنا کر اس کو لاہور میں لایا گیا اور اس نے اعلان کیا کہ میں پنجاب میں لاہور سے سیاست کروں گا اور اس نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں ایک زرداری ہاؤس بنانے کا اعلان کیا تو اس کو reject کس نے کیا؟اس کو اس کی بیوی بے نظیر بھٹو نے reject کیا اور اس نے کہا کہ وہ شخص اس قابل نہیں کہ پاکستان کی سیاست کے اندر یہ داخل ہو سکے۔ہمارے ملک کی یہ بدقسمتی ہے کہ آج وہ پاکستان کا صدر بن گیا ہے اور پاکستان اس کے ہاتھوں میں غیر محفوظ ہے۔میں پنجاب کے غیور عوام کو سلام پیش کرتا ہوں جس نے اس کو پنجاب سے شکست فاش دی اور اس کے بعد ملک کے ایسے حالات پیدا ہوئے کہ وہ آج صدر بن گیا۔میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو، ان کی قربانیوں کو، لیڈروں کی قربانیوں سے قومیں سبق سیکھا کرتی ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ آج جو قربانی انہوں نے پیش کی ہے اس قربانی کے بعد نہ صرف پنجاب کے عوام بلکہ پورے پاکستان کے عوام ایک ایماندار عدلیہ کو لانے کی جدوجہد میں ایک ہراول دستہ بن کر باہر نکلیں گے۔اس قربانی کے بعد کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے اندر ایماندار عدالتیں آئیں گی،ضرور آئیں گی ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ہم جدوجہد کے ساتھ اپنے ملک کو بچائیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر!

اپنی تو عادت ہے اندھیروں میں جلاتے ہیں چراغ
ان کی سازش ہے زمانے میں یوں ہی رات رہے

جناب والا! آج ملک کی تاریخ کا ایک سیاہ دن ہے اور پی سی او ججوں کے اس غلط فیصلے نے ملک کو ایک اور بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔ ملکی مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دینے والوں نے ملک کی کسی بہتری کا خیال نہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے اور یہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی کا فیصلہ نہیں بلکہ ان سولہ کروڑ عوام کی دلوں کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے جس کا اظہار 18۔فروری کو ہو گیا تھا لیکن جب عوام اور قوم متحد ہوتی ہے تو اس کی آواز کو اس قسم کے فیصلوں سے دبایا نہیں جا سکتا۔ عوام جب متحد ہوتی ہے تو وہ آمر اور ڈکٹیٹروں کے سامنے بھی ڈٹ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زرداری صاحب نے ایوان صدر میں تو جگہ بنالی لیکن وہ عوام کے دلوں میں جگہ بنانے میں ناکام رہے ہیں۔ میرے قائد کا کیا قصور تھا جس کی یہ سزا ان کو ملی۔ کیا میرے قائد نے یہ خواب دیکھا تھا کہ اس ملک کا بچہ بچہ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو یا اس ملک کے ہر شہری کو اس کی بنیادی ضروریات یعنی صحت کی سہولت میسر ہو، ادویات فراہم ہوں یا اس بات کی انہیں سزا دی گئی کہ وہ ہر مظلوم بیٹی کی دادرسی کے لئے پہنچے۔ ہم اس وقت بھی اپنے قائد کے ساتھ ہیں اور انشاء اللہ ان کے ساتھ رہیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ سکینہ شاہین خان صاحبہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! پی سی او ججوں نے اپنی نااہلی کی مہر ثبت کر دی ہے۔ میاں برادران کی اہلیت سارے صوبوں میں روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے۔ گورنر نے دیکھا ہے کہ چاروں صوبوں میں ہونے والے احتجاج سے مقامی پارٹی کہنے والے گورنر کے منہ پر پُرزور طمانچہ مارا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کے جذبات سے کھیلنے والے پی سی او ججوں کو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ ترقی پذیر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے، دن رات محنت کرنے والا، غریبوں کے منہ میں سستا نوالہ ڈالنے والا، ملک کو ایٹمی طاقت بنانے والا اہل ہے اور رہے گا۔

معزز ممبران: بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: نعرے لگا لگا کر ان کا گلا بیٹھ گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِoالحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعد۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ان الذین قالو ربنا الله ثم استقامو تتنزل علیہم الملائکہ الا تخافو و لا تحزنو و ابشرو بالجنة التی کنتم توعدون۔

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے عوام کے ساتھ، قوم کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے نظام کو اپنے ملک میں، اپنے اس صوبے میں رائج کریں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی قیادت نے یہ جو فیصلہ کروایا ہے، ہم اگر ان کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پیپلز پارٹی نے ہمیشہ ملک کی سالمیت کے خلاف کام کرنے کی کوشش کی اور ملک کے جاری منصوبوں کو خراب کرنے کی کوشش کی۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب سے بڑھ کر بلوچستان کے عوام کی خدمت کرنے کا مظاہرہ کیا اور سندھ کے عوام کی خدمت کرنے کا مظاہرہ کیا۔ ابھی ہمارے سامنے مثال ہے کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے اپنی پوری دانشمندی اور بڑی جرأت مندی سے ہمارے شہر چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا تو پیپلز پارٹی والوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور یہ کوشش کی کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ نہ دیا جائے۔

پیپلز پارٹی کے وزیر مال نے 41 دن تک ہمارے ضلع کی فائل کو دبائے رکھا اور وزیر اعلیٰ کی میز پر نہیں جانے دیا۔ جب ہمیں اس فائل کا پتا چلا تو اس کے اوپر یہ لکھا ہوا تھا کہ میں وزیر اعلیٰ کے اس فیصلے کی مخالفت کرتا ہوں اور رائے یہ دیتا ہوں کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ نہیں دینا چاہئے اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس وزیر مال کو شرم آنی چاہئے کہ یہاں نوٹ تو یہ لکھتے ہیں کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ نہیں دینا چاہئے اور وہی وزیر مال 31۔جنوری کو چنیوٹ میں جاکر کہتا ہے کہ چنیوٹ والو! تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا شہر ضلع بن گیا۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف جن کے حوصلے بہت بلند ہیں لیکن ان کے حوصلوں کو مزید بلند کرنے کے لئے کہوں گا کہ:

تندی بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کے اس فیصلے کے بعد اسلام آباد کے اندر سپریم کورٹ کے باہر لگا ہوا انصاف کا ترازو آج ایک دفعہ پھر ایک طرف جھک گیا۔ اس ترازو کو چند

سال پہلے ایک ڈکٹیٹر نے اپنے فوجی بوٹ کی طاقت کے ذریعے جھکایا تھا اور اپنی مرضی کے فیصلے لئے تھے، آئین کو توڑا، اقتدار پر قبضہ کیا اور آج پھر ایک دفعہ اس ڈکٹیٹر کی باقیات نے اس ترازو کو اپنی مرضی کے مطابق پھر جھکایا ہے۔ آج آصف علی زرداری نے پاکستان میں آزاد عدلیہ سے پیار کرنے والوں کی خواہشات کا گلا گھونٹا ہے، آج اس آصف زرداری نے آٹھ سالہ آمریت کے خلاف سیاسی جدوجہد کرنے والے ہر سیاسی کارکن جس کا تعلق خواہ پیپلز پارٹی سے ہے، تحریک انصاف سے ہے یا پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے، سیاسی جدوجہد کرنے والوں کی خواہشات کا آج اس نے قتل کروایا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آصف زرداری کو یہ بات کیوں سمجھ نہیں آتی کہ اگر آٹھ سال اقتدار پر قابض رہنے والے پرویز مشرف کی وردی اس کے جسم سے کھینچ کر اتار دی گئی اور اتارنے والا سیاسی کارکن تھا، یہ بات آصف زرداری کو کیوں سمجھ نہیں آتی کہ اگر وہ سیاسی کارکن ایک ڈکٹیٹر کو للکار سکتا ہے، اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس مال روڈ پر جدوجہد کر سکتا ہے تو وہ وقت دور نہیں جب اس آصف زرداری کو اسلام آباد کے ایوانوں سے نکال کر اس مال روڈ پر رگڑا جائے گا، ڈنڈے برسائے جائیں گے اور جوتے بھی مارے جائیں گے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ رانا محمد ارشد صاحب!

رانا محمد ارشد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پاکستان کے اندر اندھیر نگری اچانک نہیں آئی۔ آج ثانی قائد پاکستان، امت مسلمہ کے ہیرو، سولہ کروڑ عوام کے نمائندے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف، اگر مسلم لیگ کی قیادت کرتے ہوئے محمد علی جناح نے پاکستان بنایا تھا تو مسلم لیگ کی قیادت کرتے ہوئے میاں محمد نواز شریف نے پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا۔ آج محمد آصف زرداری ولد حاکم علی کے فرمان پر ڈوگر کورٹ نے جو فیصلہ کیا ہے سولہ کروڑ عوام اسے جوتے کی نوک پر لکھتے ہیں اور ہم اپنے محبوب قائد میاں محمد نواز شریف کے حکم پر پاکستان کی سالمیت کے لئے، استحکامِ پاکستان کے لئے، علامہ اقبال اور قائدِ اعظم کے افکار کی ترویج اور سولہ کروڑ عوام کے حقوق کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور محمد آصف ولد حاکم علی! تمہیں کہتے ہیں کہ تمہارے باس مشرف رہے، نہ تم رہو گے اور انشاء اللہ پاکستان رہے گا، اسلام رہے گا، میاں محمد نواز شریف کا نام رہے گا اور تم تباہ و برباد ہو گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی، بہت شکریہ۔ محترمہ انجم صفدر!

محترمہ انجم صفدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پنجاب کیا، پاکستان کا ہر شہری خون کے آنسو رو رہا ہے۔ آج کا دن پاکستان کی تاریخ کا سیاہ دن ہے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی وجہ سے پورے پاکستان کی عوام کے دل میں محبت کا جو جذبہ تھا اس جذبے سے خوف زدہ ہو کر ایک شخص نے اپنا ذاتی مفاد سامنے رکھتے ہوئے اپنا فیصلہ ایسے ججوں سے کروایا ہے جو خود نااہل ہیں اور جو خود نااہل ہیں وہ دوسروں کو کیسے نااہل کر سکتے ہیں۔

جناب والا! تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں میں غریب کے گھر تک انصاف پہنچا ہے ان قوموں نے ترقی کی ہے اور ہمارے لئے یہ انتہائی لمحہ فکریہ ہے کہ ایسا شخص جس نے اپنی بیوی تک کو نہ چھوڑا وہ قوم کے لئے کیا سوچے گا؟ جس نے اپنے بچوں کا نہ سوچا اور انہیں اپنی ماں سے محروم کر دیا وہ قوم کو کیا سرپرستی دے گا؟ ایسا شخص جس نے اپنی بقا کی خاطر پاکستان کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیا ہے وہ پاکستان کو کیا دے گا؟ میں آج اس ایوان سے درخواست کرتی ہوں کہ ایسے جج جو خود نااہل ہیں، ایسا شخص جو خود نااہل ہے، جس کا بال بال پاکستان کے قرض میں جکڑا ہوا ہے، جو پاکستان کو 10 فیصد کے حساب سے نہیں بلکہ 100 فیصد کے حساب سے لوٹ رہا ہے آج یہاں فیصلہ کیا جائے کہ ہماری اسمبلی ایسے شخص اور ایسے لوگوں کے لئے قانون بنائے تاکہ آنے والا وقت ایسے لوگوں سے عبرت حاصل کرے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ افشاں فاروق!

محترمہ افشاں فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے لئے اس شعر سے ابتدا کرتی ہوں:

تیری ہستی کو چند لفظوں میں سمیٹوں کیسے
تیرا کردار تو لگتا ہے مجھے آکاش کی طرح

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف دو نام نہیں ہیں یہ ایسی ہستیاں ہیں جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ہیں۔ خدا کی قسم اس ملک کا بچہ بچہ ان کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دینے کے لئے تیار ہے۔ یہ پی سی او جج انہیں نااہل قرار دے کر سولہ کروڑ عوام کے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ [*************]

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: محترمہ شکریہ۔ یہ الفاظ کارروائی سے expunge کر دیئے جائیں۔ جی، محترمہ زمرد یاسمین صاحبہ!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم امابعد۔ شکریہ۔جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ آج اس تاریک دن کے اس تاریک فیصلے کو یہ سمجھا جائے کہ یہ میاں صاحبان کے خلاف ہے تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ فیصلہ ہمارے پورے سولہ کروڑ عوام کے خلاف ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ عوام کے mandate کی توہین ہے تاکہ جمہوریت کا عمل پنپ نہ سکے۔ یہ فیصلہ اس شخص کے خلاف دیا گیا ہے کہ جس کے بارے میں سرحد کے عوام یہ لکھتے ہیں کہ کاش! یہ ایک میاں محمد شہباز شریف ہمیں بھی مل جاتا۔ یہ فیصلہ اس شخص کے خلاف کیا گیا ہے کہ جو پاکستان کے چاروں صوبوں میں ہم آہنگی اور یگانگت کے لئے کوشش کر رہا ہے کہ جس نے بلوچستان کے عوام کے لئے ہسپتال دیا۔ جس نے صوبہ سندھ کے لئے 55 کروڑ روپے کی گندم ہی نہ دی بلکہ اس کی transportation کا خرچہ بھی دیا۔ یہ اس شخص کے خلاف فیصلہ ہے کہ جس نے غریب لوگوں کے پیٹ بھرنے کے لئے دو روپے کی روٹی کا اجراء کیا۔ یہ اس شخص کے خلاف فیصلہ ہے کہ جس نے ڈائلسز جیسے مہنگے علاج کو chronic renal failure والے مرتے ہوئے مریضوں کے لئے فراہم کیا۔

جناب والا! ہم اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ ہمارا پورا ایوان اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور پاکستان کے عوام احتجاج کرتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس فیصلے کے خلاف پوری طرح سے احتجاج کریں گے۔ اس کے لئے ہمیں اپنی جانوں کی قربانی بھی دینی پڑی تو ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گی کہ:

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

جناب سپیکر: محترمہ دیبا مرزا صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ جناب محمد معین وٹو!

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک سیاہ دن ہے۔ اس لئے کہ آج عدلیہ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ فیصلہ صرف میاں محمد نواز شریف یا میاں محمد شہباز شریف کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس فیصلے سے اس ملک کے مستقبل کو تاریک کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلے سے اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلے سے اس ملک میں جمہوریت کی شمع کو گل کر دیا گیا ہے اور یہ فیصلہ پاکستان

کی عدلیہ اور نام نہاد عدلیہ کے ماتھے پر بد نما داغ ہے۔آج پاکستان کے عوام یہ سمجھتے ہیں،آج پاکستان کے تمام پارلیمنٹیرین یہ سمجھتے ہیں کہ آج کا یہ فیصلہ ہمیں افسوس کرنے کا مقام یاد نہیں دلاتا بلکہ آج کا یہ فیصلہ ہمارے اندر پاکستان میں جمہوریت کی جدوجہد کے لئے ایک نئے ولولے اور جوش کو پیدا کرنے کا دن ہے۔ ہم آج یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں پاکستان میں جمہوریت کی جدوجہد کے لئے ان کے شانے کے ساتھ شانہ ملا کر چلیں گے، قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب یہ جمہوریت کے قاتل اور اس نام نہاد عدلیہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے وکلاء جن کی تاریخی جدوجہد ہے، جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی کہ پاکستان کے وکلاء نے عدلیہ کی بحالی کے لئے ایک تحریک چلائی اور میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ(ن) اور میاں محمد شہباز شریف نے یہ عہد کیا کہ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے لئے، پاکستان میں عدلیہ کی بحالی کے لئے ہم سیاسی طور پر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور ہم اقتدار کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔آج ہمارے قائدین کا یہ فیصلہ درست ثابت ہوا کہ جوانھوں نے اعلان کیا تھا کہ ہم پاکستان کی آزادی کے لئے اور عدلیہ کی آزادی کے لئے دھرنا دیں گے۔آج یہ ایوان اس بات کا عہد کرتا ہے کہ ہم اپنے قائدین کی قیادت میں جدوجہد کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب پاکستان میں جمہوریت کا سورج طلوع ہو گا، جب پاکستان میں میاں محمد نواز شریف جیسی قیادت آئے گی اور جب پاکستان میں میاں محمد شہباز شریف جیسا وزیراعلیٰ اور وزیراعظم آئے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔رانا تنویر ناصر صاحب!

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر!

وہ مرد ہی کیا جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس دور میں جینا مشکل ہو اس دور میں مرنا لازم ہے

جناب سپیکر!آج اس ملک پر بڑا نازک وقت ہے کہ جب کنگرو کورٹس اور ڈوگر کورٹس اور پی سی او ججوں کے ذریعے اس ملک کی popular leadership کو نااہل قرار دلوا دیا گیا ہے، کسی بھی popular leadership کی اہلیت اور نااہلیت کا فیصلہ عدالتیں نہیں کرتیں اس ملک کے عوام کرتے ہیں،اس صوبہ کے عوام کرتے ہیں اور وہ ballot box کرتے ہیں۔

جناب والا!میاں برادران کو کیوں نااہل قرار دلوایا گیا ہے؟ اس کے پیچھے بہت بڑی سازش ہے اور وہ سازش کیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں جس طرح میاں محمد شہباز شریف good

governance کی ایک بہترین مثال دے رہے تھے۔اس مثال کا باقی تینوں صوبوں میں فقدان تھا اور یہ روشنی تینوں صوبوں میں پہنچ رہی تھی۔اس کے علاوہ آصف علی زرداری اور گورنر سلمان تاثیر جو اس حکومت پنجاب پر شب خون مارنا چاہتے ہیں ان کا ایجنڈا یہ ہے کہ اس حکومت پر قبضہ کیا جائے اور گلیاں ہو جان سنجیاں وچ مرزا یار پھرے لیکن ہم ان کے ایجنڈا کو پورا نہیں ہونے دیں گے اور ہم میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کے سپاہی ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ شمائلہ رانا صاحبہ!

محترمہ شمائلہ رانا: شکریہ۔جناب سپیکر!

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

جناب والا! اس شعر کو عملی جامہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے پہنایا ہے۔ میرے قائد کو ناکردہ گناہوں کی سزا ملی ہے اور ان کو اس گناہ کی سزا ملی ہے کہ انھوں نے بے نظیر بھٹو کے ساتھ Charter of Democracy پر دستخط کئے تھے۔آصف علی زرداری جو حاکم علی زرداری کے فرزند ہیں وہ جس دن ایوان صدر میں پہنچے تھے وہ دن پاکستان کی تاریخ میں منحوس دن قرار دیا گیا۔اس دن پاکستان کے سولہ کروڑ عوام یہ نعرہ لگا رہے تھے کہ:

کس نے اپنی بیوی ماری
ہائے زرداری ہائے زرداری
اب آئے گی کس کی باری
ہائے زرداری ہائے زرداری

جناب سپیکر! یہ نعرے پاکستان کی گلیوں میں گونج رہے تھے۔اس شخص سے ہمیں کسی اچھے کام کی امید نہیں تھی۔اس نے ہمارے قائد کو اس ناکردہ گناہ کی سزا دی۔ میں آپ کی وساطت سے آج اس ایوان کے ممبران سے جو عوام کے نمائندہ ہیں ان کے سامنے آصف علی زرداری سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ بے نظیر جو تمھاری بیوی رہی ہے، تم نے اس کو قتل کیا ہے، تم نے اپنی پارٹی کے بندوں کو نکال دیا ہے اور آج تمھارا جو آخری مہرہ تھا کہ تم نے میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دے دیا ہے تاکہ بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کو چھپا دیا جائے۔اس کے قتل کی انکوائری کوئی نہ کروائے۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتی ہوں

کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے اقتدار کی جنگ نہیں لڑی بلکہ ہم اقدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہمیں اقتدار کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں قدروں کی ضرورت ہے۔ میں یہ پیغام بھرپور طریقے سے دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ!

محترمہ شگفتہ شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ملک کی جمہوریت کے دشمن آصف زرداری کے ایما پر پی سی او ججوں نے پاکستان کے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف جو نااہلی کا فیصلہ کیا ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

جناب والا! ایک ڈکٹیٹر سے deal کرنے والا زرداری جس نے اقتدار کے لئے پاکستان کی عظیم لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو کو مروا دیا ایسے شخص سے کیا امید کی جا سکتی ہے جس نے میثاق جمہوریت سے انحراف کیا، قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی بحالی سے انکار کیا۔ 18۔فروری کو سولہ کروڑ عوام نے جن کو جمہوریت کا mandate دیا اس کی توہین کی۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہم اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں دیں، پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا۔ ہم پاکستان کے استحکام، قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی بحالی کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے قائد کے ساتھ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کا حامی و ناصر ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! نہ صرف میں بلکہ میرا پورا ضلع سیالکوٹ، یہ ایوان پی سی او ججوں کے اس فیصلے کی مذمت کرتا ہے۔ ہم پی سی او ججوں کے اس فیصلے کو نہیں مانتے، نہیں مانتے، نہیں مانتے۔ آج میرا پورا ضلع بند ہے، اس کی کوئی دکان نہیں کھلی، تمام دکانوں کے شٹر ڈاؤن ہیں، وہاں پر پہیہ جام ہڑتال ہے۔ ہم صبح کے نکلے ہوئے ہیں، پہلے گوجرانوالہ گئے پھر گوجرانوالہ سے سیالکوٹ گئے اور پھر سیالکوٹ سے لاہور آئے۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو اس زرداری نے کس جرم کی سزا دی ہے؟ یہ ہم سب پوچھتے ہیں اور پورا پاکستان پوچھتا ہے۔ بچہ بچہ اس چیز کی مذمت کر رہا ہے جو آج زرداری نے پی سی او ججوں کے ذریعے یہ فیصلہ سنایا۔ گلی گلی، محلے محلے، بازار بازار میں ایک ہی نعرہ گونج رہا ہے:

ہائے زرداری ہائے زرداری
جس نے اپنی بیوی ماری
ہائے زرداری ہائے زرداری
اب آئی عوام کی باری
ہائے زرداری ہائے زرداری

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شازیہ اشفاق صاحبہ!

محترمہ شازیہ اشفاق مٹو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، تمام درود و سلام حضرت محمد ﷺ کے لئے اور سولہ کروڑ عوام کی دعائیں ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے نام۔

قتیل اس شخص سا ظالم کوئی کیا ہوگا
جو ظلم تو سہتا ہے بغاوت نہیں کرتا

جناب سپیکر! ہم آج اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ ڈوگر کورٹ کو سپریم کورٹ کہنا پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کی توہین ہے۔ ڈوگر کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک خریدی ہوئی عدالت ہے اور اس میں فیصلے خریدے جاتے ہیں۔ ہم صرف جسٹس افتخار چودھری کے فیصلوں کو مانتے ہیں اور ہم انشاء اللہ انہیں بحال کرائیں گے۔ پھر NRO کے تحت لائے گئے آصف زرداری کو حساب دینا ہوگا جو طاقت کے نشے میں سرشار اس وقت نمرود بنا بیٹھا ہے۔ وہ بھول بیٹھا ہے کہ نمرود کو زمین نصیب نہیں ہوئی تھی اور اب اس کو بھی زمین نصیب نہیں ہوگی۔ اس کا سامنا اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی اور بہادر قیادت پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے۔ ہم ڈرنے والوں میں سے نہیں ہیں بلکہ لڑ کر اپنا حق حاصل کرنے والوں میں سے ہیں۔

کسی ظلم سے نہیں ڈرنا بہار کی خاطر فضاؤں سے لڑنا ہے
سینچ کر اپنے لہو سے ہر کلی گلشن دیں کو سجانا ہے
اے پاکستان کے عوام تجھے خود کو جگانا ہے

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ محمودہ چیمہ صاحبہ!

محترمہ محمودہ چیمہ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ آج کا دن نہ صرف پاکستان مسلم لیگ (ن) بلکہ تمام پاکستانی عوام اور پاکستان کے بچے بچے کے دل و دماغ پر کلہاڑے کی طرح گزرا ہے اور یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے۔ یہ چراغ صرف پھونکوں سے نہیں بجھایا جائے گا جیسا کہ کیا گیا ہے لیکن جمہوریت کی گاڑی کو derail کرنے والوں کے لئے میں اتنا ہی کہوں گی کہ:

تم سے پہلے بھی ایک شخص یہاں تخت نشیں تھا
اس کو بھی خدا ہونے کا اتنا ہی یقیں تھا

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ لیلیٰ مقدس صاحبہ!

محترمہ لیلیٰ مقدس: شکریہ۔جناب سپیکر! میں سب سے پہلے ایک شعر سے ابتدا کرنا چاہوں گی کہ:

دنیا میں جب بھی حق کا سودا ہو دوستو!
قائم رہو حسین کے انکار کی طرح

جناب والا! ہمارے لیڈر اور ملک کی second largest party کے mandate کی توہین کی گئی ہے تو یہ جب بھی عوام کے سامنے پیش ہوئی تو یہ سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھرے گی۔اس پارٹی کے mandate کو جس طرح آج پامال کیا گیا ہے اس پر افسوس کے علاوہ اور کیا ہی کیا جا سکتا ہے؟ وہ اس بھول میں نہ رہیں کہ شاید ہماری قیادت یا ہماری پارٹی بھی چور دروازوں سے اقتدار کے ایوانوں میں پہنچی ہے اور ان کے مقابل کوئی بھی پارٹی کھڑی نہ ہو سکے گی اور ریت کی دیوار بن کر گر جائے گی۔آج کا فیصلہ چاہے اس کو زرداری کا فیصلہ کہا جائے یا ڈوگر کورٹ کا کہا جائے، ایک ہی بات ہے۔کوئی بھی ایک محب وطن پاکستانی neutral ہو کر اپنے ضمیر سے پوچھے کہ آج کل کی جو ملک کی نازک صورتحال ہے چاہے وہ امن و امان کی طرف دیکھ لیں، معاشی صورتحال کی طرف دیکھ لیں کیا اس طرح کا فیصلہ ہمارے ملک کے مفاد میں تھا؟ پاکستان کے مستقبل کو سامنے رکھ کر دیکھ لیتے، اپنی نسل اور قومی سوچ کو پروان چڑھتے دیکھتے اور سوچتے کہ اس کے آئندہ آنے والے وقت میں ملک پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ کشکول لے کر در بدر پھر رہے ہیں، ملکی صورتحال میں کشت و خون کا بازار گرم ہے اور مشرقی سرحدوں پر کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ایک پُر سکون منظر میں جہاں پر عوام کے انکشافات کے مطابق حکومت چل رہی تھی، ملک کی ترقی کے دروازے کھلے ہوئے تھے تو ایک پُر سکون سمندر میں پتھر پھینکا گیا ہے تو کیا وہ اس بھول میں رہیں گے کہ اس کے چھینٹے کوئی طوفان برپا نہ کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ اس سے طوفان ضرور برپا ہو گا۔ وہ مشرف کی طرح کسی بھول میں ہیں کہ شاید وہ ناخدا ہیں لیکن وقت کو بدلتے دیر نہیں

لگتی۔ انشاء اللہ وہ بھی ایسے بہاؤ میں بہہ کے چلے جائیں گے اور پاکستان کو ان سے ایسا چھٹکارا ملے گا کہ وہ اپنے انجام کو روئیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شہر یار ریاض صاحب!

جناب شہر یار ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایک آمر کی وہ حرکت جو اس نے آج سے نو سال پہلے کی تھی اس کی یاد آج تازہ ہو گئی۔ مشرف کی باقیات نے آج جو گل کھلایا ہے اس پر ملک کے انتہائی دور رس نتائج ہوں گے۔ ان واقعات نے اپنا mission اگر اسی طرح جاری رکھا تو ہمارا ملک تباہی سے ہمکنار ہو جائے گا۔ میں یہ افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس چھوٹے آمر نے اور بڑے آمر کے کارندے نے ہر اس سیاسی کارکن جس نے نو سال ماریں کھائیں، کورٹس کے چکر لگائے، کچہریوں کے چکر لگائے، جیلوں اور تھانوں میں بند ہوئے ان سب کی قربانیوں کو ضائع کر دیا۔ میں اس آمر کی تمام باقیات جس میں ہمارے زرداری صاحب بھی شامل ہیں ان سے اور گورنر سے باعزت طور پر استعفیٰ دینے کا مطالبہ کرتا ہوں تاکہ اگلے مہینے یا ڈیڑھ مہینے میں ہم ان کے ساتھ جو سلوک کرنے والے ہیں وہ اس سے باعزت طور پر بچ جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ!

محترمہ غزالہ سعد رفیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جو فیصلہ آج ڈوگر کورٹ نے کیا ہے ہم سب یہاں اس ایوان میں اس کی بھرپور مذمت کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم میں سے سب لوگوں نے اس کی بھرپور مذمت بھی کی ہے اور اپنے اپنے جذبات کو بھی یہاں پر بیان کیا ہے۔ میں صرف دو باتیں کرنا چاہوں گی کہ ہم زرداری صاحب کی شخصی آمریت کو challenge کرتے ہیں اور وہ کورٹس جن کی اپنی اہلیت سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے وہ کس طرح پاکستانیوں کے دلوں پر راج کرنے والے لیڈران کی نااہلی کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس کا فیصلہ انشاء اللہ ہم سب مل کر کریں گے۔ یہ وہ جماعت ہے جس نے پہلے آٹھ نو سال جمہوریت کی آبیاری کے لئے جمہوریت کی تگ ودو transform کئے۔ یہ وہ جماعت ہے، یہ وہ لیڈر ہیں جنہوں نے پاکستان کے استحکام کے لئے اور پاکستان کو ترقی دینے کی قسم کھائی ہے۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کا فیصلہ اب انشاء اللہ پاکستان کے گلی کوچوں اور بازاروں میں ہوگا اور ان ڈوگر کورٹس اور زرداری صاحب کو بھی اس بات کی سمجھ آ جائے گی کہ انہوں نے کن لوگوں کے ساتھ متھا لگایا ہے۔ انشاء اللہ ہم سب مل کر اس کا جواب دیں گے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: ضیاء اللہ شاہ صاحب!

جناب ضیاء اللہ شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ہم کل بھی سردار صداقت کے امین تھے
ہم آج بھی انکار حقیقت نہ کریں گے
بن جائیں گے صبح درخشاں کے پیامی
ہم قافلہ شب کی قیادت نہ کریں گے

جناب سپیکر! پوری قوم اس سیاہ فیصلے کی مذمت کرتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حقیقی جمہوریت پر ایک وار کیا گیا ہے۔ پوری قوم آصف علی زرداری کے ڈکٹیٹ شدہ فیصلے کو سنانے پر، پی سی او ججوں اور آصف علی زرداری کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ پوری قوم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں عدلیہ کی بحالی کے لئے، حقیقی جمہوریت کے لئے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جنگ لڑنے کے لئے تیار ہے۔ میں آپ کے توسط سے بے قول حکمران کو ایک پیغام دینا چاہوں گا کہ شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر پتھر نہیں مارنے چاہئیں اگر کوئی پتھر پلٹ پڑا تو یہ حکمران رہیں گے اور نہ ان کے شیشے کے گھر رہیں گے۔ اپنی بیوی کو قتل کرنا تو آسان ہے مگر پوری قوم کی آزادی کا استحصال کرنا بہت مشکل ہے۔ ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، یاسر ملک صاحب!

جناب یاسر رضا ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج اس ایوان کی وساطت سے اس تاریک دن کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ آج نہ صرف میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ بلکہ پوری قوم کے ساتھ ایک زیادتی کی گئی ہے لیکن اس ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے ساتھی آصف علی زرداری کو ایک پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم تمہیں اس گھناؤنی سازش کا اس طرح جواب دیں گے کہ تم ایوان صدر سے نکل کر اپنے گھر کا راستہ پوچھتے پھرو گے اور اس ملک کے باشعور عوام تمہیں سڑکوں پر گھسیٹیں گے۔ میں اس ایوان میں موجود تمام ساتھیوں کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں کہ:

خون دل دے کر نکھاریں گے رُخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام میرے ساتھیوں کے قائد ہیں بلکہ اس ملک کے بچے بچے اور بزرگوں کے دلوں میں دھڑکنے والی شخصیت ہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ ہم آج کے اس دن یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک آصف علی زرداری کو اس کے والد حاکم علی زرداری کی گود تک نہ پہنچائیں۔ میں اس شعر کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا کہ:

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! دنیا بھر کے دانشوروں، آئین اور قانون کے ماہرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اختیارات کا ناجائز استعمال بھی جرم ہے، جائز اختیارات کا استعمال نہ کرنا بھی جرم ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے معزز ایوان اور میڈیا کی توجہ چاہتا ہوں۔پی سی او عدالتوں اور پی سی او ججوں کے متعلق محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) نے کسی وقت یہ کہا تھا جو ریکارڈ کا حصہ ہے۔انہوں نے ''کنگرو کورٹس'' ''چمک'' کی اصطلاح استعمال کی تھی اور زرداری صاحب کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے، شاید تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔پی سی او ججوں کا میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف نااہلی کا فیصلہ قابل مذمت ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں جس کا فیصلہ مناسب وقت آنے پر ملک کے سولہ کروڑ عوام کریں گے۔ عوام کی حکمرانی منتخب اداروں، پارلیمنٹ، اسمبلیوں، آئین، قانون اور انصاف کی بالادستی آزاد اور خود مختار عدلیہ، آزاد اور خود مختار الیکشن کے بغیر سیاسی ڈکٹیٹروں، سیاسی طالع آزماؤں، بوٹوں اور وردی والی سرکار کی سیاسی اور معاشی غلامی سے آزاد ہو سکتے اور نہ ہی بحرانوں سے نکل سکتے ہیں۔پی سی او کورٹس ٹھاہ، پی سی او جج ٹھاہ، slavery go, slavery go

جناب والا! میری سیاسی تقریروں کی یہ نہایت ہی مختصر ترین تقریر ہے۔اس لئے بھی کہ مجھے آپ راستے میں ٹوک دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میں نے تو آپ کو نہیں ٹوکا۔ جی، علی اصغر منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کے اس موقع پر ایک عوامی قیادت کو پی سی او ججوں نے مجرمانہ سازش کرتے ہوئے زرداری صاحب کے ساتھ مل کر نااہل قرار دیا ہے۔ میرے ساتھیوں اور معزز اراکین نے مجھ سے قبل مذمت تو بہت کی ہے، میں بھی اس مذمت کے ساتھ ساتھ آج زرداری ٹولے کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں کہ یہ جو اب میدان لگ گیا ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کی آٹھ کروڑ عوام اور پاکستان کی سولہ کروڑ عوام یہ بات ثابت کریں گے کہ یہ وہ قیادت ہے جو دلوں پر راج کرتی ہے، جو ہمارے خون کے اندر سمائی ہوئی ہے۔ میں اس موقع پر گورنر راج کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ شیشے کے محل میں بیٹھ کر ہم پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینک رہے ہیں، ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ کل عالم اسلام کے لیڈر پاکستانی عوام کے دلوں کی دھڑکن میاں محمد نواز شریف شیخوپورہ آئیں گے اور شیخوپورہ کی عوام شیشے کے محلوں میں بیٹھے ہوئے اس آمر اور جابر حکمران کو وہ پہلا پتھر ماریں گے اور ان کی کشتی میں وہ سوراخ کریں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ کشتی ڈوب جائے گی اور ان کا شیشے کا کمزور محل تباہ و برباد ہو جائے گا، عوام کی حکمرانی واپس آئے گی۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ نواز شریف اور شہباز شریف 2010 سے پہلے پاکستان کی سرزمین پر نہیں آئیں گے یہ بات کہنے والے آج غور سے سن لیں اور وقت نے یہ ثابت کیا کہ ایک طالع آزما کو شکست ہوئی اور اب اس کا ایک چیلا زرداری آج ہمیں اگر نااہل کروانے کے لئے اس ڈگر پر آ گیا ہے تو ہم یہ چیلنج کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ وہ وقت بہت قریب ہے جب دوبارہ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ شہباز شریف ہوگا اور اس خداداد مملکت پاکستان کا وزیر اعظم نواز شریف ہوگا اور انشااللہ تعالیٰ ہم ان پی سی او ججوں کو سات سمندر پار غرق کر کے دم لیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راؤ کاشف رحیم خان صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج سپریم کورٹ کے ان پی سی او ججوں نے جو فیصلہ دیا ہے اس نے ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے اس موقف کی تائید کی ہے کہ یہ جج انصاف دے سکتے ہیں نہ پاکستان کی کوئی خدمت کر سکتے ہیں۔ اس فیصلے سے پاکستان توڑنے کی سازش تیار ہو چکی ہے کیونکہ یہ فیصلہ کسی عام شخص اور کسی عام پارٹی کے خلاف نہیں بلکہ یہ فیصلہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے خلاف ہے۔ اسی موقع کی مناسبت سے میں بذریعہ میڈیا تمام پاکستانی قوم سے اپیل

کرتا ہوں کہ اس فیصلے کی نفی کرتے ہوئے پاکستان کو بچانے کے لئے، پاکستان کے بچوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے اپنے سارے اختلافات چھوڑ کر عملی طور پر سڑکوں پر نکل آئیں اور قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف کی کال پر لبیک کہتے ہوئے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کریں تاکہ اس بچے ہوئے پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے جس کے خلاف کافی عرصے سے سازش ہو رہی تھی، میاں محمد نواز شریف کا بھرپور ساتھ دیں۔ اگر خدانخواستہ ہم نے وہ سابقہ رویہ برقرار رکھا تو میں اس ایوان میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ شاید پاکستان کا نقشہ چند سالوں میں تبدیل ہو جائے۔ بہر حال میری آپ سے گزارش یہ ہے اور پاکستانی قوم سے اپیل ہے کہ اگر اس پاکستان کو بچانا ہے تو نواز شریف کو لانا ہے۔ پاکستان کو بچانا ہے تو شہباز شریف کو لانا ہے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: محترمہ زیب جعفر صاحبہ!

محترمہ زیب جعفر: شکریہ۔ جناب سپیکر! پاکستان کی تاریخ میں آج کا دن black day منایا جائے گا۔ آج ایک بار پھر جمہوریت پر شب خون مارا گیا ہے۔ آج ایک بار پھر عوامی mandate کو خراب کیا گیا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ زرداری صاحب جو ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کو اپنا بڑا بھائی کہتے تھے نے آج ان کی پیٹھ پیچھے چھرا گھونپا ہے۔ یہ پی سی او ز جج جنہوں نے آج فیصلہ سنایا ہے یہ فیصلہ تو کئی دنوں پہلے لکھا گیا تھا جس کی زرداری صاحب کی طرف سے ڈکٹیشن ملی تھی۔ ہم اس فیصلے کو بالکل نہیں مانتے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب زرداری صاحب نے صدر بننا تھا تو ان پر سے این آر او کے ذریعے cases ختم کر دیئے گئے، law میں amendment آ گئی اور B.A کی شرط ختم کر دی گئی جبکہ ہمارے قائدین جو دو دو دفعہ وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے منصب پر رہ چکے ہیں، ان کو نااہل قرار دیا گیا ہے۔ میں آج جناب آصف علی زرداری صاحب کو چیلنج کرتی ہوں کہ جائیں عوام کے کٹہرے میں اور جائیں عوام کی عدالت میں، ان کو ایک بھی ووٹ نہیں ملے گا۔ آج جس منصب پر وہ بیٹھے ہیں وہ محترمہ اور بھٹو خاندان کی قربانیوں کی وجہ سے وہاں بیٹھے ہیں۔ زرداری اور مشرف صاحب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف ایک نے civilian dress پہنا ہے اور دوسرے نے وردی پہنی ہوئی تھی۔ دونوں نے rule of law کو ختم کیا تھا، دونوں نے جمہوریت کو ختم کیا تھا اور آج کے فیصلے کو ہم condemn کرتے ہیں۔ میں یہ اعلان کرتی ہوں کہ اپنے ضلع رحیم یار خان سے سب سے بڑی ریلی اور سب سے زیادہ support ہمارے قائدین کو ملے گی اور عوام رو رہی ہے اور آج مجھے یہ یقین ہے کہ پاکستانی عوام میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ہے، ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہیں اور اگلے چند

مہینوں میں انشااللہ تعالیٰ یہ فیصلہ ہو گا کہ زرداری صاحب! اگر آج آپ نے ہماری حکومت ختم کرنے کی کوشش کی، آپ نے ہمارے وزیر اعلیٰ کو ہٹایا تو آپ کی بھی حکومت نہیں رہے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر غزالہ رضارانا صاحبہ!

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج پی سی او کے نام نہاد ججوں نے ایک اور ایسا فیصلہ کیا تاریخ میں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ انہوں نے میرے قائدین کو نااہل قرار دیا اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک جرم سے کم نہیں ہے۔ ان پی سی او ججوں کی تو اپنی ہی اہلیت شک و شبہ سے بالاتر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے ایسا فیصلہ کر دکھایا جو تاریخ میں سیاہ حروف سے لکھا جائے گا۔ میرے ان قائدین کو انہوں نے اس شخص زرداری کے کہنے پر نااہل قرار دیا جس کے ساتھ میرے قائدین نے بار بار معاہدہ کیا اور اس نے معاہدے کی بار بار خلاف ورزی کی۔ میں ایک شعر زرداری کی نذر کرتی ہوں کہ:

کر کر کے منتیں تیری عادت بگاڑ دی
دانستہ ہم نے تجھ کو ستم گر بنا دیا

میں اس زرداری کو بہت عرصہ سے جانتی ہوں کیونکہ میں سندھ میں رہ چکی ہوں۔ اس زرداری نے بھٹو کے نام کو cash کیا ہے، اس زرداری نے بھٹو کی بیٹی کو cash کیا ہے، اس زرداری نے بھٹو کی بیٹی کو مروادیا ہے اور پیپلز پارٹی کو ہائی جیک کر لیا ہے۔ میں پیپلز پارٹی والوں کو یہ پیغام دیتی ہوں کہ خدا کے واسطے اس زرداری کے چنگل سے نکل آؤ۔ خدارا! پیپلز پارٹی کو بچاؤ اور بھٹو کے نام کو بچاؤ۔ اگر تم بھٹو پر یقین رکھتے ہو اور اس پر جان دینے کے لئے تیار ہو تو خدارا! ازرداری سے بچو، پیپلز پارٹی کو زرداری سے بچاؤ۔ میں زرداری کو ایک پیغام اور دینا چاہتی ہوں کہ تم نے جو کرلیا سو کرلیا اب تیار ہو جاؤ۔ میں شعر کی صورت میں اس کو ایک پیغام دیتی ہوں کہ:

ہم چھین لیں گے تم سے یہ شان بے نیازی
پھر مانگتے پھرو گے اپنا غرور ہم سے

میرے قائدین کو تم نے نااہل قرار دیا ہے، اللہ تمہیں نااہل قرار دے گا اور انشاء اللہ یہ بہت جلدی ہو گا۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عارفہ خالد پرویز!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ہم سب کے لئے ایک انتہائی غمناک دن ہے کہ ایک بے لوث خدمت کرنے والے قائد کو اس طرح کے فیصلوں سے دوچار کیا گیا۔ زندہ قوموں میں یہ چیزیں نہیں ہونی چاہیئں۔ آج کل کی دنیا جب ایک دوسرے سے اتنی connected ہے تو اس طرح کے فیصلے صرف پنجاب میں نہیں دیکھے جا رہے ہیں یہ پورے صوبے اور ملک میں، ہمسایہ ملک اور پوری دنیا میں دیکھے جا رہے ہیں۔ اس وقت پاکستان اس قسم کے غلط فیصلوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ بڑی مشکل سے آمریت سے جان چھڑائی اور جمہوریت آئی۔ ہم نے ہر طرح سے coalition کر کے اور ہر طرح کا ساتھ دے کر جمہوریت کو derail ہونے سے بچایا۔ ہم نے اپنے اوپر جبر کیا، ہم نے ہر طرح کی زیادتی سہی لیکن یہ اتنی بڑی زیادتی ہم سہنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ میری پوری قوم سے اپیل ہے کہ جب اس طرح کی ناانصافیاں اتنی بڑھ جائیں تو پھر وقت آ جاتا ہے کہ وہاں پر ایسے انقلاب آئیں جن سے قوموں کی تقدیریں دوبارہ بدل جائیں۔ اگر ایسی چیزیں نہ ہوتیں تو آج شاید پاکستان بھی نہ ہوتا۔ ہمارے ملک کو اس وقت بہت ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر صحیح فیصلوں کو سامنے لے کر آئیں، پی سی او ججوں سے جان چھڑائیں کیونکہ دنیا میں اور کچھ ہو نہ ہو انصاف ہر ملک میں ملتا ہے۔ جس وقت کسی بھی ملک کے ساتھ ہم اپنے connection دیکھتے ہیں تو پہلی چیز ان کو ہماری عدالتیں نظر آتی ہیں جس کی وجہ سے ہمارے development کے کام رک جاتے ہیں۔ دوسرے ملک یہاں آ کر اپنی investment بند کر دیتے ہیں کیونکہ انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کہاں پر اور کس عدالت میں جا کر انصاف کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے؟ میری اس وقت اپنی عوام سے اپیل ہے اور پورے پنجاب سے اپیل ہے کہ اس صوبے میں جہاں پر ہم لوگ انتہائی ترقی کر رہے تھے اس کو بُری نظر سے بچائیں اور باہر نکل کر اس کو دوبارہ ترقی کے راستے پر گامزن کریں۔ یہاں پر education reforms کے کام ہو رہے تھے، یہاں پر ہسپتالوں میں کام ہو رہے تھے، یہاں پر ہر طرح کے فنڈز دیئے جا رہے تھے endowment funds دیئے جا رہے تھے، اس وقت پنجاب کے بچوں کو confidence دلانے کے لئے تقریری مقابلے کئے جا رہے تھے۔ وہ ایسی writings کے مقابلے تھے کہ ایک overall ایسا علاقہ بنتا چلا جا رہا تھا کہ جہاں ہر طرف ترقی ہوتے ہوئے نظر آ رہی تھی۔ یہ وہی صوبہ ہے جہاں دو روپے کی روٹی بھی بکی۔ اس طرح کی ترقی جب عوام نے محسوس کی اور دیکھی تو یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس سے پنجاب کا رہنے والا ہر کوئی انتہائی disturb

ہوگا اور definitely اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ ہمیں ہرگز آج کی حکومت سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ democracy کے خلاف فیصلے کریں گے، بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب احسان الدین قریشی!

حاجی احسان الدین قریشی: جناب سپیکر! آج کا دن پھر پاکستان کا سیاہ ترین دن ہے۔ آج پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے دل رو رہے ہیں اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان کی صحیح قیادت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو جس طرح اس کنگرو کورٹس نے زرداری کے حکم پر نااہل قرار دیا ہے یہ ایک ایسا سانحہ ہے جو خدانخواستہ پاکستان کے خلاف ایک سازش ہے۔ آج میڈیا دکھا رہا ہے کہ سارا پاکستان کس طرح احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر امڈ آیا ہے۔ آج ساری دنیا میں اس بات کو شدت سے محسوس کیا گیا ہے کہ جہاں انصاف نہ ہو وہاں معاملات کیسے چلیں گے ؟ آج زرداری نے یہ ثابت کیا کہ میں وہی ہوں جو پرویز مشرف تھا، میں اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کے جسم پر ایک خاکی وردی نہیں ہے لیکن سب کچھ وہ اسی انداز اور اسی طرح چلا رہا ہے کہ پاکستان آج نظر آ رہا ہے کہ یہ صرف فرد واحد کے حکم پر چل رہا ہے لیکن اس کو شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ آج پاکستان کو جس انداز میں اس نے چلایا ہے یہ اس کے لئے نقصان دہ ہے اور اس میں پاکستان کا بہت بڑا نقصان ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ زرداری کو یہ بات سمجھ نہیں آ رہی ہے حالانکہ میری قیادت نے واضح طور پر فرمایا، میری قیادت نے ان کو بارہا سمجھایا کہ پاکستان میں جمہوریت کو چلنا چاہئے۔ پاکستان میں جمہوریت کے لئے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قربانیاں اس قدر ہیں کہ آج یہ اس کو کسی صورت میں بھلا نہیں سکتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں آج جس طرح میاں محمد نواز شریف پاکستانی عوام کے دلوں میں دھڑکتے ہیں اور دلوں پر راج کرتے ہیں وہ پیپلز پارٹی کا یہ نام نہاد لیڈر زرداری بالکل پاکستانیوں کے دلوں میں نہیں ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے آج پاکستان کے چاروں صوبوں کو یہ پیغام دیا تھا، پہلے جب پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف کا اقتدار نہیں تھا تو پنجاب کے خلاف بہت بُری باتیں کی جاتی تھیں، پنجاب کے خلاف زہر اگلا جاتا تھا لیکن میاں محمد شہباز شریف نے بلوچستان کو کارڈیالوجی دیا، سندھ کو گندم دی اور سرحد کو گندم دی ان کو یہ باور کرایا کہ ہم پاکستانی ہیں۔ پاکستان کی عوام کے ساتھ ہیں اور پاکستان کے ہر شہری کا درد ہمارا درد ہے۔ پاکستان کے ہر شہری کا مسئلہ ہمارا مسئلہ ہے لیکن یہ باتیں ان کو پسند نہیں تھیں، ان کی سوچ تھی کہ اگر یہ چلتے رہے تو پھر پاکستان سارے کا سارا ان کا ہے لیکن اس کو یہ سمجھ آ جانی چاہئے کہ اب اس سے زیادہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام انشاء اللہ تعالیٰ میاں محمد نواز شریف

کے ساتھ ہیں اور میاں محمد نواز شریف کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر کوئی نجات دہندہ ہے، پاکستان کو کوئی بچا سکتا ہے، پاکستان کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ان کو اگر کوئی دور کر سکتا ہے تو وہ میاں محمد نواز شریف ہے۔ یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنا دیا، یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے پاکستان کو بچانے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کیا۔ یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے پاکستان کی سالمیت کے لئے جلا وطنی قبول کی، اپنے والد کے جنازے تک میں نہیں آیا۔ یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے یہ وہی میاں محمد شہباز شریف ہے انشاء اللہ تعالیٰ میاں محمد نواز شریف پہلے جھکے تھے آج جھکیں گے اور نہ ہی future میں، آپ دیکھیں گے کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ہی اس ملک کی قیادت کریں گے۔ جو فیصلہ کیا ہے یہ قابل مذمت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو شاید شرم آ جائے لیکن نظر آ رہا ہے کہ ان کو شرم نہیں آ رہی ہے۔ وہ ایک سازش کے تحت اس طرف بڑھ رہے ہیں جس میں عدلیہ اسی طرح اپنا کردار ادا کر رہی ہے جس طرح مشرف کے دور میں اس نے ادا کیا۔ میں اسی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ آنے والا وقت بھی ہمارا ہے، میاں محمد نواز شریف کا ہے، میرے قائد میاں شہباز شریف کا ہے۔ یہ اسمبلی بھی انشاء اللہ انہی کی وجہ سے چلے گی اور یہ پاکستان کی اسمبلیاں انہی کی وجہ سے چلیں گی۔ ان کے پلے نہ پہلے کچھ تھا ایک مجبوری تھی بے نظیر کا ایک نام تھا اس کا ایک مقام تھا۔ اسی کی وجہ سے آج ان کو کچھ ملا ہے لیکن آج انہوں نے بے نظیر کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کو عوام جانتی ہے۔ بے نظیر کے ساتھ انہوں نے جو سلوک کیا ہے اس کا آج تک پرچہ درج نہیں ہوا، اس کی تحقیقات نہیں ہوئیں اور یہ سب ہمارے پیچھے لگے رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ اپنے عزائم میں ناکام ہوں گے اور پاکستان کی قیادت میاں محمد نواز شریف کے پاس ہو گی اور میاں محمد شہباز شریف ہراول دستے کے طور پر آگے چلیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک دفعہ پھر بڑے سیاہ حروفوں سے لکھ دیا جائے گا۔ جو فیصلہ 18۔فروری کو عوام نے دیا اور یہ پنجاب اسمبلی اپنے وجود کی تکمیل تک پہنچی اور ہم تمام ممبران میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ووٹوں کے ساتھ، ان کی شخصیت کے ووٹوں کے ساتھ اس اسمبلی میں آج موجود ہیں اس کو پی سی او زدہ ججوں نے اپنے ایک قلم کے ساتھ نااہل قرار دے دیا، نہایت شرمناک بات ہے۔ میں آپ کی اجازت سے آج یہ بات بھی کہہ دینا چاہتی ہوں کہ ان پی سی او زدہ ججوں کے خلاف اور اس عدلیہ کے خلاف

ہماری مسلم لیگ(ن) جس کا یہ مؤقف تھا کہ عدلیہ کو آزاد ہونا چاہئے۔آج ہمارے اس مؤقف کو سچ ثابت ہوتے عوام نے خود دیکھ لیا ہے۔ایک دفعہ پھر عوام نے دیکھا کہ ہم جس آزاد عدلیہ کی بات کرتے تھے وہ آج سچ ثابت ہو گئی کہ یہ جج کبھی بھی انصاف پر مبنی فیصلے نہیں کر سکتے جنہوں نے عوام کے اس فیصلے کو رد کر دیا جو انہوں نے 18۔فروری کو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کے ہاتھوں میں دیا تو ہم ان سے کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ یہ عوام کو انصاف فراہم کریں گے لہذا آج ہمارے اس مؤقف کو تقویت ملی ہے اور آج ہمارا سر فخر سے بلند ہے کہ ہم آزاد ججوں کے لئے جو بات کرتے رہے وہ بالکل ٹھیک تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان ججوں کی بحالی کے لئے، عدلیہ کی بحالی کے لئے اس ملک میں اصل جمہوریت کے لئے ہمیشہ اس طرح کے اقدامات کرتے رہیں گے، چاہے یہ اس طرح ہمیں سو دفعہ نااہل قرار دیتے رہیں ہمیں اس بات سے فرق نہیں پڑتا لیکن میں یہاں پر آپ کی اجازت سے استاد دامن کے چند شعر آپ کو سنانا چاہوں گی اور اس ہاؤس کی نذر کرنا چاہوں گی:

پتا لگے گا پتراں ساریاں دا
بول بولیاں دے کیہڑا پاء پاندا اے
کیہڑا چٹے جھاٹے دی لج رکھدا اے
کیہڑا ماں دے سر وچ سواہ پاندا اے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر !آج نام نہاد ججوں نے جنہوں نے پی سی او کے تحت حلف لیا تھا، جنہوں نے پاکستان کی سلامتی کے خلاف حلف لیا تھا آج انہوں نے نہ صرف میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف بلکہ سولہ کروڑ عوام کے خلاف فیصلہ دیا ہے اور یہ ایوان جس طرح میرے تمام ساتھی مذمت کر رہے ہیں، میں بھی ان ججوں کے فیصلوں کی مذمت کرتا ہوں اور میں یہ زرداری کو بتا دینا چاہتا ہوں جو اس وقت اقتدار کے نشے میں ہے۔ایک شخص اقتدار کے نشے میں ہے اور ایک شخص شراب کے نشے میں ہے یہ دونوں مل کر پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ان دونوں اشخاص نے پنجاب کی جمہوریت کو قتل کیا، انہوں نے ججوں کے ذریعے پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کا قتل کیا۔ ہمارے قائد فخر جمہوریت میاں محمد نواز شریف اور ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف جو عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں جن کے دل میں عوام کا درد ہے، وہ چاہتے ہیں کہ پنجاب، پاکستان ترقی کرے، وہ چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل تعلیم یافتہ ہو، پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں جہالت کا خاتمہ ہو اور علم کی روشنی ہو انہوں نے

ہر ادارے میں آکر، ہر ادارے کی درستی کی، چاہے وہ صحت ہو، ایجوکیشن ہو ہر ادارے کو انہوں نے درست کیا لیکن ملک کے دشمن، ملک کو توڑنا چاہتے ہیں اور ہمارے قائد ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔اس وقت پاکستان مسلم لیگ (ن) ایک واحد جماعت ہے جو پاکستان کی سلامتی چاہتی ہے، جو یہ چاہتی ہے کہ یہاں کی عوام مزید ترقی کرے اور میں ان ججوں کے فیصلوں کو نہیں مانتا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح 1999 میں ایک آمر نے ایک عوامی حکومت کا خاتمہ کیا تھا آج پھر وہی دور شروع ہو گیا ہے، پھر ایک ظالم، قاتل نے اس کی رو میں آکر پھر جمہوریت کا قتل کیا ہے اور میں بہاولپور ڈویژن کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے قائد کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس طرح پہلے ہم نے آٹھ سال آمر کے خاتمے کے لئے جدوجہد کی تھی آج بھی اس نام نہاد صدر اور نام نہاد ججوں کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں اور عدلیہ کی آزادی کے لئے آپ کی ہر کال کے منتظر ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ، جی، فرح دیبا صاحبہ!

محترمہ فرح دیبا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ہماری یہ پاک دھرتی، ہمارا یہ پیارا پاکستان، جن حالات میں نظر آ رہا ہے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ ہمارے قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اس عوام کے دلوں کی دھڑکن جو اس ملک کی امید بن کر آمریت کے اس دور سے گزر کر، اس ظلم و ستم سے گزر کر اور ان حالات کا سامنا کر کے اور قربانیاں دے کر جب اپنے ملک میں واپس تشریف لائے تو سامنے چارٹر آف ڈیموکریسی آ گیا کہ ہم نے اس پر قائم رہنا ہے۔اس میں ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف شامل ہیں۔آج اس نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے وعدے، ان کی اپنی لیڈر شپ کو ڈبو دیا ہے، اپنی پارٹی کے معیار کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔اس جماعت کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ان کی اپنی لیڈر نے ہمارے قائد کے ساتھ اس عوام کے ساتھ، وعدہ کیا آج وہ اس پر پورے نہیں اترے، ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف جو آج بھی ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں اس عوام کے وزیر اعلیٰ ہیں، میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے حوالے سے آج نااہلی کا جو بھی فیصلہ ہوا عوام اس کو مسترد کرتی ہے۔اس وقت پنجاب میں جو فیصلے ہو رہے تھے میاں محمد نواز شریف کی پالیسیوں کے ساتھ اور میاں محمد شہباز شریف کے بہترین اقدام سے عوام بہت خوش تھی، عوام کو بہت relief مل رہا تھا۔کیا عوام یہ نہیں چاہتی تھی؟یہی عوام کے حوصلے بڑھا رہی تھی، یہی عوام کو زندگی کی طرف لے کر جا رہی تھی،یہی عوام اپنے ملک کی معیشت جو ڈوب چکی ہے اس کی بہتری کی طرف جا رہی تھی، امن و امان کی طرف جا رہی تھی اور عدلیہ کی بحالی کے لئے جا رہی تھی۔ عوام

یہی چاہتی تھی اور آج عوام کی ان امیدوں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ ہم پوری دنیا میں شرمندہ ہو چکے ہیں، یہ بہت ہی لمحہ فکریہ ہے، ہمیں اس کو صرف تقریروں کی حد تک نہیں، گلی گلی اور کونے کونے تک اس پیغام کو لے کر جانا ہے۔ آج اگر عوام میاں محمد نواز شریف کی جو بہترین پالیسیاں ہیں ان کو اگر ہم لے کر چلیں اور جو قربانیاں اور جو حکمت عملی اور وہ وعدہ جس وعدے پر وہ قائم رہے وہ عوام کی آواز ہے، آج عوام جیت گئی ہے کہ جو عوام چاہتی ہے وہ یہی جماعت میاں محمد نواز شریف کی PML(N) ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) ہے جو اس ملک کی صحیح معنوں میں سب سے بڑی جماعت ہے اور جو عوام کی امنگوں کی ترجمان ہے۔ ہمیں ان وعدوں اور عوام کی امنگوں کو آگے لے کر چلنا ہے اور ہم آج پوری دنیا میں شرمندہ ہو گئے ہیں ہم نے اپنے خون سے، اپنی قربانیوں سے، آگے جو صورتحال ہونی ہے اس کو بچانا ہے۔ ہم ایک ہی دفعہ اس دنیا میں آتے ہیں اور ایک ہی دفعہ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں، دوبارہ نہیں آتے، ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمیں اس چیز کو سوچنا چاہئے، اللہ کے بعد ہم اس دھرتی کو سنبھالنے والے ہیں اور اس دھرتی میں ہر چیز کو بہترین طریقے سے اسلام کے نظریہ کے مطابق چلانا ہے، ہم نے اپنے ملک کی حفاظت کرنی ہے۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حفاظت کرنے کا جو ہم نے قدم اٹھایا تھا ہم نے اپنی جو شخصیات ہیں جنہوں نے اپنے ملک کو بچانے کے لئے قربانیاں دیں، اپنے ملک کو بنانے کے لئے قربانیاں دیں اللہ کے بعد ہم اس دھرتی کو سنبھالنے والے ہیں اور اس دھرتی میں ہر چیز کا بہترین طریقے سے اسلام کا جو نظریہ ہے اس کے مطابق ہم نے اپنے اس ملک کی حفاظت کرنی ہے۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حفاظت کرنے کا ہم نے جو قدم اٹھایا تھا، جو وہ شخصیات ہیں جنہوں نے اپنے ملک کو بچانے کے لئے قربانیاں دیں، آج ہم وہ وعدے بھول گئے ہیں۔ یہ اس ملک سے نہیں ہیں، یہ اس عوام سے نہیں ہیں، ہمیں آج یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ مشرف کے جو اقدامات تھے، فرد واحد کے جو فیصلے تھے آج وہی پالیسیاں زرداری اپنا رہے ہیں اور وہ اپنے انجام تک پہنچیں گے، آج مشرف اکیلا ہے، اس کے ساتھ کوئی نہیں، زرداری بھی اکیلا ہی ہے، یہ بے نظیر بھٹو کی ہی جماعت تھی جو ختم ہو چکی ہے، یہ زرداری کی جماعت نہیں ہے۔ بے نظیر بھٹو کے جو فیصلے تھے وہ ختم ہو چکے ہیں، بے نظیر بھٹو کی جو سوچ تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ یہ اس بات پر غلط فہمی ختم کر لیں کہ اب صرف اور صرف عوام کی نظریں اس جماعت کی طرف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد جو حکم ہوا ہے وہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کو اس ملک کو بچانا ہے اور اگر اس ملک کو بچانے کے لئے یہ بہترین کام ہو رہے تھے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ عوام کی آواز ہے کہ اس

ملک کا سب سے بڑا دشمن، اس ملک کی سالمیت، اس ملک کی عدلیہ، اس ملک کی معیشت، اس ملک کے امن کا سب سے بڑا دشمن زرداری ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب محمد یٰسین سوہل صاحب!

جناب محمد یٰسین سوہل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ آج کا جو سیاہ ترین فیصلہ ہے اس پر مجھے سرائیکی کا ایک شعر یاد آ رہا ہے۔

لفظاں دے شہر والو! چپ دی وبا کو روکو
ورنہ ایہہ ڈیہن اک دن وستیاں اجاڑ ڈیسی

آج کا یہ فیصلہ جو میں سمجھتا ہوں کہ عدلیہ کا فیصلہ ہے اور نہ ہی یہ فیصلہ پیپلز پارٹی کا ہے کیونکہ آج میں نے پیپلز پارٹی کے لوگوں کو گلیوں اور بازاروں میں دیکھا ہے کہ جس طرح ہم احتجاج کر رہے ہیں وہ لوگ بھی آج آنسو بہا رہے تھے کہ زرداری نے ہمارے پنجاب کے مسیحا، پنجاب کے خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو نااہل کر دیا ہے اور پاکستان کے قائد، عالم اسلام کے قائد میاں محمد نواز شریف کو نااہل کر دیا ہے، یقین کریں جس طرح ہم یہ احتجاج کر رہے ہیں کہ یہ بڑا غلط فیصلہ ہے اور سیاہ ترین فیصلہ ہے اسی طرح وہ لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور انھوں نے بھی اسی طرح ہمارے ساتھ احتجاج کیا ہے اسی لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ فیصلہ عدلیہ کا فیصلہ نہیں ہے، یہ فیصلہ پیپلز پارٹی کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ یہ فیصلہ ایک مدہوش اور بدمست ٹرائیکا سے میری مراد چیف جسٹس ڈوگر، زرداری اور یہ سلمان تاثیر ہیں جنھوں نے مدہوشی کے عالم میں یہ فیصلہ کیا ہے اور مدہوشی انہیں کس بات کی ہے وہ بھی میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ انہیں پتا تھا کہ 12۔ مارچ کو وکلاء کا لانگ مارچ ہے، آپ بھی وکیل ہیں، میں بھی وکیل ہوں، وکلاء کا لانگ مارچ ہونے جا رہا ہے اس میں میاں محمد نواز شریف نے بھی پورے پاکستان کے اندر اپنی پارٹی کو کال دے دی ہے، یہ اس خوف میں مبتلا ہو چکے تھے، ان کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا، انہوں نے یہ سوچا کہ ہم اس طرح انہیں ڈرا دھمکا کر پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیں گے لیکن میں اس مدہوش ٹرائیکا کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے آپ کے بگ باس کی وردی اتاری تھی، آپ کی شیروانیاں بھی انشاء اللہ ہمارے وکلاء، ہمارے سول سوسائٹی کے افراد، پاکستان کے عوام، مسلم لیگ (ن) کے ورکر اور ہماری پارٹی سب مل کر 12۔مارچ کو اسلام آباد میں دھرنا دیں گے اور آپ کی شیروانیاں اتاریں گے، جس دن ہم نے آپ کی شیروانیاں اتار دیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی دن بحال ہو جائیں گے اور وہ عزت کے ساتھ پاکستان

کے اندر اقتدار سنبھالیں گے اور پاکستان کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ان بے غیرتوں کی طرح وہ باگ ڈور نہیں سنبھالیں گے بلکہ وہ غیرت کے ساتھ پاکستان کا انتظام وانصرام چلائیں گے۔میں آخر میں ایک شعر کہنا چاہتا ہوں کہ:

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سر داناں

جناب ڈپٹی سپیکر:ماشاء اللہ جی۔اب سردار واجد صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ان کے بعد مہر سلطان سکندر بھروانہ صاحب!۔۔۔وہ بھی موجود نہیں ہیں۔شاہد محمود خان صاحب!

جناب شاہد محمود خان:جناب سپیکر!آج 25۔فروری کا دن پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے سیاہ دن کے نام سے جانا جائے گا۔آج جمہوریت کا قتل عام ہوا ہے۔آج اس mandate کا قتل عام ہوا ہے جو 18۔فروری 2008 کو عوام نے ہمیں دیا تھا۔آج کا یہ دن پاکستان میں ہمیشہ سیاہ دن کے نام سے یاد رکھا جائے گا۔ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ وہ کون سی قوتیں ہیں جو کہ 63 سال بعد آج اس ملک میں آزاد عدلیہ کے لئے جدوجہد ہو رہی تھی اور 63 سال کے اس عرصہ میں آج تک ہماری عدلیہ آزاد نہیں ہوئی تھی۔ ہماری عدلیہ ہمیشہ کسی ڈکٹیٹر کے کہنے پر چلتی تھی لیکن ان سیاسی قوتوں نے جو اس ملک میں عدلیہ کو پروان چڑھتا نہیں دیکھنا چاہتے انہی سیاسی قوتوں نے بے نظیر کا قتل عام کر کے زرداری کو حکومت دی۔ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ ان قوتوں کو جو بیرونی قوتیں ہیں، جو اس ملک کو کمزور کرنا چاہتی ہیں، جو اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہیں ہمیں ان قوتوں کو بے نقاب کرنا پڑے گا، ہمیں ان قوتوں کے اشارے پر چلنے والے ایسے حکمران نہیں چاہئیں کہ جب وہ قوتیں حکمرانوں کو کہیں تو وہ اسی طرز پر چلیں۔ میں یہ کہوں گا کہ آج ہمیں ان بیرونی قوتوں اور ان آقاؤں کو خوش نہیں کرنا چاہئے۔ہمیں اپنے فیصلے خود کرنے چاہئیں۔ مجھے اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف پر فخر ہے کہ انھوں نے عوام سے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم عدلیہ کی آزادی کے لئے ایسی ہزاروں حکومتیں قربان کر دیں گے اور الحمد للہ ہم اس عوام سے کئے ہوئے وعدے پر آج سرخرو ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے قائدین کے ساتھ پوری عوام ہے، سولہ کروڑ عوام ان کے ساتھ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے قائدین کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے اس ملک کی بقاء اور سلامتی کے لئے ہر قربانی دیں گے، فی امان اللہ، خدا حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب عمران خالد بٹ صاحب!

جناب عمران خالد بٹ : جناب سپیکر!آج کا فیصلہ پاکستان کی تاریخ کے ان سیاہ فیصلوں میں سے ایک فیصلہ ہے جس کی کڑی پچھلے ان فیصلوں سے ملتی ہے کہ جب بھی اس ملک پر فوجی آمروں نے شب خون مار کر اس ملک کے منتخب وزیر اعظم اور اس ملک کی منتخب اسمبلیوں کو ختم کیا اور اس وقت کے مفاد پرست ججوں نے ان کے اقدام کو درست قرار دیتے ہوئے اس ملک کو نقصان پہنچایا۔اسی طرح آج کے ان پی سی او ججوں نے جو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو نااہل قرار دیا ہے یہ پی سی او جج، دیکھ لیجئے ظلم کی یہ بات ہے کہ ان پی سی او ججوں نے یہ فیصلہ سنایا ہے کہ جن کی اپنی اہلیت ایک سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ان لیڈروں کو نااہل قرار دیا ہے جن کی اہلیت کے گواہ اس ملک کے سولہ کروڑ عوام ہیں، جن کی اہلیت کا گواہ 18۔فروری کا دن ہے۔یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جن لیڈران کو اس ملک کی سولہ کروڑ عوام منتخب کرے ان کو یہ جج نااہل قرار دے دیں۔جن کی اہلیت کا گواہ 18۔فروری کا دن ہے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جن لیڈران کو اس ملک کی سولہ کروڑ عوام منتخب کرے یہ ان کو نااہل قرار دے دیں؟ ہم ان پی سی او ججوں کے فیصلوں کو نہیں مانتے۔آج ہمارے لیڈران میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے جو ان پی سی او ججوں کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے ہم ان کے اس فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے ان کا بھرپور ساتھ دیں گے اور اس وقت تک اس جنگ میں شریک رہیں گے جب تک اس ملک میں آزاد عدلیہ نہیں آ جاتی اور جب تک اس ملک میں رہنے والے ہر باسی کو، ہر شہری کو انصاف نہیں مل جاتا اور صحیح معنوں میں اس ملک کی عدالتوں میں انصاف فراہم کرنے والے جج آ کر نہیں بیٹھ جاتے۔بہت بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار محمد ایوب خان گادھی صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیوں کھڑے ہو گئے ہیں؟پلیز تشریف رکھیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے میری طرف اشارہ کیا تھا۔

سردار محمد ایوب خان گادھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر!آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک اور سیاہ ترین دن ہے جس طریقے سے آج پاکستانی عوام کے دلوں پر راج کرنے والے ہمارے لیڈر قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو ان

لوگوں سے نااہل کروایا گیا ہے جو خود نااہل ہیں اور وہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ وہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں بیٹھیں۔اس فیصلے کو سننے کے بعد جس طرح پاکستان کی عوام سراپا احتجاج بن کر باہر سڑکوں پر نکلی ہے، جس طرح دکانداروں اور ہر طبقہ زندگی کے لوگوں نے ہڑتال کا اعلان کیا ہے وہ اس چیز کو ظاہر کرتا ہے کہ میاں محمد نواز شریف کس طریقے سے اس ملک کے عوام کے دلوں پر راج کر رہا ہے اور وہ آدمی جو پاکستان کے عوام کے دلوں پر راج کرے اسے کوئی عدالت نااہل قرار نہیں دے سکتی، وہ کبھی نااہل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ(ن) نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس ملک کو ایک آزاد عدلیہ دے گی، اس ملک کی عدلیہ کو آزاد کروائے گی جناب جسٹس افتخار چودھری کو واپس چیف جسٹس کی کرسی پر بٹھائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

انشاء اللہ ہم اس وعدے کو پورا کریں گے اور اس کے لئے ایک بھرپور انداز میں تحریک چلائیں گے اور انشاء اللہ جسٹس افتخار چودھری کو چیف جسٹس کی کرسی پر بٹھایا جائے گا پھر اس ملک میں انصاف کا بول بالا ہو گا اور اس ملک کی عدلیہ آزاد ہو گی۔

جناب سپیکر! اگر زرداری صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے لیڈران کو نااہل قرار دلوا کر آرام سے کرسی صدارت پر بیٹھیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے۔اب انھوں نے یہ جنگ خود شروع کی ہے تو یہ جنگ پنجاب تک نہیں رہے گی بلکہ پورا پاکستان اس کی لپیٹ میں آئے گا۔انشاء اللہ ہم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو واپس ان اسمبلیوں میں لائیں گے۔وہ پاکستانی عوام کے لیڈر ہیں اور لیڈر کبھی بھی نااہل نہیں ہو سکتا۔کوئی عدالت اسے نااہل نہیں کر سکتی۔اس معزز ایوان میں یہ ہمارا وعدہ ہے کہ وہ عوام کے لیڈر ہیں وہ ان اسمبلیوں میں آئیں گے اور جو کرپٹ لوگ مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم ان کو باہر نکالیں گے۔بہت شکریہ(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔جی کلو صاحب! ذرا دو منٹ میں بات کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں بات ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ایک اور دریا کا سامنا تھا منیر مجھ کو
میں ایک دریا کے پار اترا تو میں نے دیکھا

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ کسی بھی ریاست کے تین ستون ہوتے ہیں۔عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ، جب تک تینوں ستون مکمل نہ ہوں اس وقت تک ریاست پوری طرح کام نہیں کر سکتی۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ معاشرے کفر کے ساتھ تو زندہ رہ سکتے ہیں لیکن ظلم کے ساتھ معاشرے زندہ نہیں رہ سکتے۔چرچل نے دوسری جنگ عظیم کے بعد کہا تھا کہ اگر میری عدالتیں انصاف دے رہی ہیں تو Great Britain کی معیشت بحال ہو جائے گی۔3۔نومبر کے قدم کے بعد جس طریقے سے ان ججوں کو بٹھایا گیا یہ پورا ملک جانتا ہے کہ ان ججوں کا پی سی او کے تحت حلف لینے والا خود بھی نااہل تھا اور یہ جج بھی نااہل تھے۔آج تک ان ججوں کو کسی نے تسلیم نہیں کیا اور یہ نوشتہ دیوار ہے کہ جب ان کا جی چاہا ایک دن کے نوٹس پر graduation کی شرط ختم کر دی ہے۔جب ان کا جی چاہا ہے تو انھوں نے انتہائی نامنصفانہ فیصلے دیئے ہیں۔اس فیصلے کے بارے میں بھی سب کو معلوم تھا کہ ان لوگوں نے یہ فیصلہ کس طرح دینا ہے۔ایک بندہ ان کو dictate کرا رہا ہے He has stepped into the shoes of General Musharraf. میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ جنرل مشرف سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر West اور امریکہ کی غلامی کر رہا ہے اور انہی کے ایجنڈے پر چل رہا ہے۔آج میں یہاں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ جو بظاہر ہمیں لگ رہا ہے کہ یہ ہمارے خلاف آیا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ ہمارے حق میں ہے کہ ہم جو coalition بنا چکے تھے وہ نیکی اور شر کی کبھی coalition نہیں ہوتی اور میں اس coalition کو condemn کرتا ہوں اور یہ کچھ مجبوریاں تھیں۔

اپنے اپنے بے وفاؤں نے ہمیں یکجا کیا
ورنہ توں میرا نہ تھا اور میں تیرا نہ تھا

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔میاں نصیر صاحب! آپ بول چکے ہیں۔پلیز تشریف رکھیں۔جی اللہ رکھا صاحب آپ بات کریں لیکن دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! آج دو منٹ کی شرط لگائیں۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ میں بالکل شرط لگاؤں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب اللہ رکھا: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عن الحکم الا للہ علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون صدق اللہ العظیم۔ زمین وآسمان ہو ہر جگہ حکم چلتا ہے تو میرے اور آپ کے رب کائنات کا چلتا ہے۔ جو لوگ اپنے اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ چلتے ہیں کہ اللہ ہماری مدد کرے گا تو اللہ ان لوگوں کے ارادے کبھی بھی نہیں ٹوٹنے دیتا۔ میرے اور آپ کے قائد جو عزم لے کر چلے ہیں اور جس یقین کے ساتھ چلے ہیں یقیناً وہ دن دور نہیں جب آمریت اپنی موت آپ مر جائے گی اور جمہوریت کی ایک نئی صبح طلوع ہو گی۔ ڈکٹیٹر جتنا بھی ظلم کر لے لیکن ایک دن ضرور آئے گا جب ہمیشہ کے لئے یہ سیاہ رات ختم ہو جائے گی اور ہر طرف جمہوریت کی روشنی ہو گی اور اللہ کے فضل و کرم سے میرا، میرے قائد اور میری پارٹی کا جو منشور ہے آپ پاکستان کی تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس سے پہلے ایسا کوئی شخص نہیں آیا جس نے دو روپے کی روٹی فروخت کی ہو، جس نے تعلیم پر اتنا کثیر بجٹ خرچ کیا ہو، جس نے ہسپتالوں میں ادویات فری کی ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم آج بھی پر عزم اور اس یقین کے ساتھ جدوجہد کرنے کے لئے نکلے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی احسن رضا خان! ذرا ٹائم کا خیال رکھنا۔

جناب احسن رضا خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پیا ملن دی رت آوے تے نچے من دا مور
بیلے دی خوشبو مچایا ویہڑے ویہڑے شور
گھنگرو ٹٹ گئے دل نہ ٹٹا گھنگرو سن کمزور
بلھے شاہ اساں مرنا نہیں گور پیا کوئی ہور

(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران: مکرر، مکرر

MR. SPEAKER: Please no interruption. Carry on

جناب احسن رضا خان: آج کا دن ہمارے لئے، پورے پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لئے ایک سیاہ ترین دن ہے کہ جس دن جمہوریت کا قتل کیا گیا کہ جس دن مزدوروں اور نوجوانوں کے حوصلوں کو پست کیا گیا۔ میں آج یقین سے کہتا ہوں کہ آج پورا ملک، پوری سولہ کروڑ عوام خون کے آنسو رو رہی ہے۔ آج

آمریت کی پیداوار اور ان لٹیروں کا احتساب کرنے کے لئے پوری قوم کھڑی ہو چکی ہے۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کروں گا۔ میں ان سے کہوں گا کہ میاں محمد نواز شریف کا ہر ورکر آج میاں نواز شریف بن کر اٹھے گا۔ میاں محمد شہباز شریف کا ہر ورکر میاں محمد شہباز شریف بن کر اٹھے گا اور انشاء اللہ ہم اس ملک سے آمریت اور آمریت کے پیروکاروں کو ختم کر دیں گے۔ آج دمادم مست قلندر ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا آصف صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اب میں سوال put کرتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج آنے والے پی سی او سپریم کورٹ کے فیصلے کو جمہوریت پر شب خون تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان آصف علی زرداری کے ایماء پر پی سی او ججوں کے ہاتھوں پنجاب کے منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کو اتفاق رائے سے نہ صرف مسترد کرتا ہے بلکہ اس کی پُرزور مذمت بھی کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پی سی او کورٹ کی جانب سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے عوام کے mandate کی توہین کی گئی ہے اور جمہوریت کو پٹڑی سے اُتارنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایوان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان مسلم لیگ میاں محمد نواز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انھیں پاکستان کے عوام کے دل کی آواز قرار دیتا ہے اور پاکستان میں جمہوریت، rule of law، آزاد عدلیہ کے لئے جاری جدوجہد کے سالار قرار دیتا ہے اور ان کی قیادت میں بھرپور جدوجہد کا عزم کرتا ہے"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین نے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ میرے خیال میں اب مجھے بھی بات کرنے دیں۔ kindly مجھے بھی بات کرنے دیں۔ معزز ارکان! مجھے بھی بات کرنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو موجودہ صورتحال پی سی او ججوں کے فیصلے کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم پیدا ہوئی ہے اس پر ہم نے پہلے بھی آپ سے درخواست کی ہے کہ یہ ہاؤس زیادہ دن چلنا چاہئے کیونکہ اس صوبے کے آٹھ کروڑ عوام کی امنگوں کا مالک یہ ایوان ہے۔ یہ

منتخب نمائندے اس صوبے کی تقدیر کا فیصلہ کریں گے۔اس صوبے کی تقدیر کا کوئی فیصلہ coy بوڑھا گورنر ہاؤس میں بیٹھ کر نہیں کر سکتا۔پی سی او ججوں یا ایوان صدر میں بیٹھے ہوئے کسی ڈان کے اشارے پر اس صوبے کی تقدیر کے فیصلے نہیں ہو سکتے تو اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ اجلاس اتنے دن چلنا چاہئے جب تک کہ یہ ہاؤس اس موجودہ صورت حال میں صحیح طور پر اس صوبے کی عوام کی خواہشات کے مطابق کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ میں ایک بات یہ بھی واضح کر دوں، ایمرجنسی لگانے والوں کو یہ بتا دوں کہ اگر انھوں نے کوئی ایسی سازش کی کہ کل انھوں نے اس ہاؤس کے معزز منتخب ممبران کو اس ہاؤس میں داخل ہونے سے کوئی رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی تو پھر اجلاس اس ہاؤس کی سیڑھیوں پر ہوگا اور وہاں پر جو احتجاج ہوگا اس کی تاب نہ یہ پی سی او جج لا سکیں گے اور نہ ان کے گماشتے لا سکیں گے۔اس ہاؤس سے وہ انقلاب پیدا ہوگا جو اس صوبے کو انشاء اللہ تعالیٰ اس چیز سے ہمکنار کرے گا، اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرے گا جو ہمارے آباؤاجداد نے دیکھا۔ صحیح جمہوریت کا rule of law کا اور آزاد عدلیہ کا خواب اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس منزل کو میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پا کر رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، دیکھیں basically آج کا ایجنڈا law and order کا تھا۔چونکہ آپ نے یہ تحریک پیش کی تھی جس کی وجہ سے مجھے قواعد و ضوابط کے مطابق rules suspend کرنے پڑے۔تو اب law and order پر مزید بحث انشاء اللہ کل ہوگی اور کل مورخہ 26۔فروری 2009 دس بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

65

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

سوموار،2-مارچ2009

(یوم الاثنین،4-ربیع الاول1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر12منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفۡسًا إِلَّا وُسۡعَهَاۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا ٱكۡتَسَبَتۡۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ إِن نَّسِينَآ أَوۡ أَخۡطَأۡنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ وَٱعۡفُ عَنَّا وَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَآۚ أَنتَ مَوۡلَىٰنَا فَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَـٰفِرِينَo

سُورَةُ البَقَرَة أیت 286

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا۔ برے کرے گا تو اسے اس کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار!) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کرo

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لگیاں نیں موجاں ہن لائی رکھیں سوہنیا
چنگے ہاں یا مندے ہاں نبھائی رکھیں سوہنیا
کسے نوں میں اپنا دُکھڑا سنایا نئیں
تیرے باہجوں کسے مینوں سینے نال لایا نئیں
سینے نال لایا ای تے لائی رکھیں سوہنیا
چنگے ہاں یا مندے ہاں نبھائی رکھیں سوہنیا
آقا دے غلاماں دا میں ادنیٰ غلام آں
لوکی کہندے خاص میں تے عاماں توں وی عام آں
پردہ جے پایا ای تے پائی رکھیں سوہنیا
چنگے ہاں یا مندے ہاں نبھائی رکھیں سوہنیا
حشر دیہاڑے جد عملاں نوں تولنا
شرم دے مارے میں تے کجھ وی نئیں بولنا
کملی اِچ اپنی لوکائی رکھیں سوہنیا
چنگے ہاں یا مندے ہاں نبھائی رکھیں سوہنیا

جناب سپیکر:اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس میں مندرجہ ذیل چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔	ملک محمد وارث کلو	ایم پی اے پی پی۔42
2۔	جناب علی حیدر نور خان نیازی	ایم پی اے پی پی۔45
3۔	چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ)	ایم پی اے پی پی۔125
4۔	جناب محمد محسن خان لغاری	ایم پی اے پی پی۔245

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

25۔فروری2009 کے اجلاس کی ایجنڈے کے تحت کارروائی جاری رکھنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

راناثناء اللہ خان: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت تمام متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مورخہ 25۔فروری2009 سے شروع ہونے والے موجودہ اجلاس کو مخصوص حالات کی وجہ سے جب تک جاری رہے میں دیگر تمام معمول کی کارروائی کی بجائے اراکین اسمبلی کی ریکوزیشن میں درج ایجنڈے کے مطابق کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت تمام متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مورخہ 25۔فروری 2009 سے شروع ہونے

والے موجودہ اجلاس کو مخصوص حالات کی وجہ سے جب تک جاری رہے میں دیگر تمام معمول کی کارروائی کی بجائے اراکین اسمبلی کی ریکوزیشن میں درج ایجنڈے کے مطابق کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت تمام متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مورخہ 25۔فروری 2009 سے شروع ہونے والے موجودہ اجلاس کو مخصوص حالات کی وجہ سے جب تک جاری رہے میں دیگر تمام معمول کی کارروائی کی بجائے اراکین اسمبلی کی ریکوزیشن میں درج ایجنڈے کے مطابق کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں کہ اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا ہے اور میڈیا کی گیلری خالی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! اس پر بات بعد میں ہو گی پہلے رانا صاحب ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، رانا صاحب!

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد out of turn پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کے عدالتی قتل کی مذمت کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کے عدالتی قتل کی مذمت کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کے عدالتی قتل کی مذمت کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

پنجاب کی عوام کے حق رائے دہی کے عدالتی قتل اور گورنر راج نافذ کرنے کے خلاف شدید مذمت

رانا ثناءاللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ پنجاب کا یہ نمائندہ اور منتخب ایوان مورخہ 25۔ فروری 2009 کو پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کے حق رائے دہی کے عدالتی قتل کی نہ صرف شدید مذمت کرتا ہے بلکہ اتفاق رائے سے اسے مسترد کرتا ہے۔ یہ نمائندہ ایوان قرار دیتا ہے کہ موجودہ پنجاب اسمبلی، پنجاب کے عوام کی نمائندہ اسمبلی ہے اور کسی قانون اور آئین کے تحت اس کے اختیارات کو غصب نہیں کیا جا سکتا۔ گورنر راج نافذ کر کے پنجاب کے عوام کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ غیر جمہوری اور غیر آئینی اقدامات اور جعلی عدالتی فیصلے سے پنجاب کی سب سے بڑی سیاسی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کو عوام کی نمائندگی کے اس بھاری مینڈیٹ سے

نہیں روکا جا سکتا جو انہوں نے 18-فروری 2008 کو دیا تھا۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے
کہ پنجاب اسمبلی کو پنجاب کے عوام کی خواہشات کے مطابق اپنا قائد ایوان منتخب
کرنے کا آئینی حق حاصل ہے اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ کو برداشت نہیں کیا
جائے گا۔"

جناب سپیکر! میں یہ بھی آپ سے گزارش کروں گا کہ اس قرارداد پر question put کرنے سے پہلے اگر کوئی معزز رکن بات کرنا چاہے تو اسے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ پنجاب کا یہ نمائندہ اور منتخب ایوان مورخہ 25-فروری 2009 کو پنجاب
کے آٹھ کروڑ عوام کے حق رائے دہی کے عدالتی قتل کی نہ صرف شدید مذمت
کرتا ہے بلکہ اتفاق رائے سے اسے مسترد کرتا ہے۔ یہ نمائندہ ایوان قرار دیتا ہے کہ
موجودہ پنجاب اسمبلی، پنجاب کے عوام کی نمائندہ اسمبلی ہے اور کسی قانون اور آئین
کے تحت اس کے اختیارات کو غصب نہیں کیا جا سکتا۔ گورنر راج نافذ کر کے
پنجاب کے عوام کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ غیر جمہوری
اور غیر آئینی اقدامات اور جعلی عدالتی فیصلے سے پنجاب کی سب سے بڑی سیاسی
جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کو عوام کی نمائندگی کے اس بھاری مینڈیٹ سے
نہیں روکا جا سکتا جو انہوں نے 18-فروری 2008 کو دیا تھا۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے
کہ پنجاب اسمبلی کو پنجاب کے عوام کی خواہشات کے مطابق اپنا قائد ایوان منتخب
کرنے کا آئینی حق حاصل ہے اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ کو برداشت نہیں کیا
جائے گا۔"

جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ آپ کے علم میں ہے اور جیسا کہ نوانی صاحب نے بھی اس کو point out کیا ہے کہ اس معزز ہاؤس کی تاریخ میں آج شاید پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ پریس گیلری

صرف اس لئے خالی ہے کہ ان لوگوں کو غیر قانونی اور غیر آئینی طور پر یہاں آنے سے روک دیا گیا ہے۔ جبکہ custodian of the House جناب سپیکر نے اس بات کی اجازت دی اور جو لوگ وہاں بیرئیر پر کھڑے ہیں انہیں باقاعدہ آپ کا تحریری حکم دیا گیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان کو نہیں آنے دیا۔ چونکہ کھوسہ صاحب ایک تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں کہ آج کا اجلاس پریس کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر کل تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

چونکہ یہ اتفاق رائے ہے آپ اس کا question put کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ پنجاب کا یہ نمائندہ اور منتخب ایوان مورخہ 25-فروری 2009 کو پنجاب کے 8 کروڑ عوام کے حق رائے دہی کے عدالتی قتل کی نہ صرف شدید مذمت کرتا ہے بلکہ اتفاق رائے سے اسے مسترد کرتا ہے۔ یہ نمائندہ ایوان قرار دیتا ہے کہ موجودہ پنجاب اسمبلی، پنجاب کے عوام کی نمائندہ اسمبلی ہے اور کسی قانون اور آئین کے تحت اس کے اختیارات کو غصب نہیں کیا جا سکتا۔ گورنر راج نافذ کر کے پنجاب کے عوام کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ غیر جمہوری اور غیر آئینی اقدامات اور جعلی عدالتی فیصلے سے پنجاب کی سب سے بڑی سیاسی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ن) کو عوام کی نمائندگی کے اس بھاری مینڈیٹ سے نہیں روکا جا سکتا جو انہوں نے 18-فروری 2008 کو دیا تھا۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کو پنجاب کے عوام کی خواہشات کے مطابق اپنا قائد ایوان منتخب کرنے کا آئینی حق حاصل ہے اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اذان عصر)

اجلاس کی کوریج کے لئے آنے والے صحافیوں کو روکنے کی مذمت اور ان سے اظہار یکجہتی کے لئے اجلاس ملتوی کرنے کی استدعا

جناب سپیکر: جی، کھوسہ صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیے گا۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! آج آپ نے اسمبلی کا اجلاس بلایا ہے تو سیڑھیوں سے باہر احاطے کے اندر بیریئر لگا دیئے گئے ہیں اور پولیس کی بھاری نفری وہاں موجود ہے۔

"آج غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر گورنر راج نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس کی coverage کے لئے آنے والے صحافیوں، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کو غیر قانونی طور پر روک دیا ہے اور جناب سپیکر کے تحریری حکم کے باوجود صحافیوں کو پریس گیلری میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہم اس غیر قانونی عمل کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے میری استدعا ہو گی کہ آج کا اجلاس صحافی بھائیوں سے اظہار یکجہتی اور اس غیر قانونی، غیر آئینی عمل کی مذمت کرتے ہوئے کل تک ملتوی کر دیا جائے۔"

رانا ثناءاللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی!

رانا ثناءاللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان میں جو معزز ممبران یہاں تشریف فرما ہیں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ اس اجلاس کے ملتوی ہونے کے بعد ہم نے صحافی بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے باہر جہاں پر صحافیوں کو روکا گیا ہے وہاں پر جانا ہے لیکن اس سے پہلے کیفے ٹیریا میں سارے دوست اکٹھے ہوں گے۔ وہاں پر قائد محترم، قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کا ایک پیغام ہے جو سب دوستوں تک پہنچانا ہے اس کے بعد ہم باہر جائیں گے۔ تمام دوست پہلے کیفے ٹیریا میں تشریف لائیں۔

جناب سپیکر: اس پیغام میں میرا تو کوئی کام نہیں ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ آپ کی وساطت سے پہنچایا ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"آج غیر قانونی، غیر آئینی گورنر راج نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس کی coverage کے لئے آنے والے صحافی، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کو غیر قانونی طور پر روک دیا ہے اور سپیکر کے تحریری حکم کے باوجود صحافیوں کو پریس گیلری میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہم اس غیر قانونی عمل کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور میری استدعا ہے کہ آج کا اجلاس صحافی بھائیوں سے اظہار یکجہتی اور اس غیر قانونی غیر آئینی عمل کی مذمت میں کل تک ملتوی کیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"آج غیر قانونی ،غیر آئینی گورنر راج نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس کی coverage کے لئے آنے والے صحافی، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا کو غیر قانونی طور پر روک دیا ہے اور سپیکر کے تحریری حکم کے باوجود صحافیوں کو پریس گیلری میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہم اس غیر قانونی عمل کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور میری استدعا ہے کہ آج کا اجلاس صحافی بھائیوں سے اظہار یکجہتی اور اس غیر قانونی غیر آئینی عمل کی مذمت میں کل تک ملتوی کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کا اجلاس ہم ختم کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے میڈیا کے ساتھی یہاں موجود نہیں ہیں ان کی ہمدردی کے لئے اجلاس کل 3 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

منگل،3۔مارچ2009

(یوم الثلاثہ،5۔ربیع الاول1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر5منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَأَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى ٱلنَّفۡسَ عَنِ ٱلۡهَوَىٰo فَإِنَّ ٱلۡجَنَّةَ هِىَ ٱلۡمَأۡوَىٰo يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرۡسَٰهَاo فِيمَ أَنتَ مِن ذِكۡرَىٰهَآo إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَىٰهَآo إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخۡشَىٰهَاo كَأَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوٓاْ إِلَّا عَشِيَّةً أَوۡ ضُحَىٰهَاo

سُوۡرَةُ النّٰازعَات آيات 40 تا 46

اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا۔ سو جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ سو اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق۔اس کے علم کی تعین کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔آپ تو صرف اخبار اجمالی سے ایسے شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو۔ جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا گویا دنیا میں صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں۔

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ آرزو نہیں کہ دعائیں ہزار دو
پڑھ کے نبی کی نعت لحد میں اتار دو
کہتے ہیں جان کنی کا ہے لمحہ بڑا کٹھن
لے کر نبی کا نام یہ لمحہ گزار دو
دیکھا ابھی ابھی ہے نظر نے جمال یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت ادھار دو
یہ جان بھی ظہوری نبی کے طفیل ہے
اس جان کو حضور کا صدقہ اتار دو

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج صوبہ میں امن و امان کی صورتحال پر بحث تھی لیکن رانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے قواعد کی معطلی کی ایک تحریک آئی ہے۔ میں اسے پڑھ دیتا ہوں اس کے مطابق پھر ہم کارروائی چلاتے ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان، ایم پی اے پی پی۔70 اور ڈاکٹر محمد اشرف چوہان ایم پی اے، پی پی۔ 92 نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت گرد حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ :۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ :

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ :

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر ہونے والے دہشت حملے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کے خلاف پُرزور مذمت اور اس میں شہید ہونے والوں کے لئے خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب اپنی قرارداد پیش کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 3-مارچ 2009 کو صبح ہونے والے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے پاکستان کو بدنام کرنے اور عالمی برادری میں تنہا کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ گورنر راج کے ذریعے پنجاب پر راج کرنے کا خواب دیکھنے والوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بھاری اکثریت کی حامل حکومت کو برطرف کرنے والے صوبے کا انتظامی کنٹرول سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ انہیں اس انتظامی ناکامی اور پاکستان کی ہونے والی بدنامی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے۔ یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے اہلکاران کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 3-مارچ 2009 کو صبح ہونے والے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے پاکستان کو بدنام کرنے اور عالمی برادری میں تنہا کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ گورنر راج کے ذریعے پنجاب پر راج کرنے کا خواب دیکھنے والوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بھاری اکثریت کی حامل حکومت کو برطرف کرنے والے صوبے کا

انتظامی کنٹرول سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ انہیں اس انتظامی ناکامی اور پاکستان کی ہونے والی بدنامی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے۔ یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے اہلکاران کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔"

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہم ان کی مغفرت کے لئے دعا گو بھی ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: ابھی ان کا جنازہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ابھی ان کا جنازہ ہو جائے تو پھر کریں گے۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس قرارداد پر question put کرنے سے پہلے میں اس سلسلے میں چند الفاظ آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا اور اس پر بعد میں ایک دو ممبر بھی بات کرنا چاہیں گے۔ آج دہشت گردی کا جو واقعہ ہوا ہے جس کی footage چینلز نے سارا دن دکھائی ہے اس میں واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ ایک جگہ پر تین دہشت گرد ہیں اور ایک جگہ پر دو ہیں۔ وہ دہشت گرد جس طرح سے فائرنگ کر رہے تھے، اپنی positions لے رہے تھے، آگے پیچھے ہو رہے تھے اور جس satisfaction کے ساتھ ان دہشت گردوں نے وہاں پر پورا آدھا گھنٹہ operation کیا ہے اس کے بعد آپ footage میں دیکھ لیں کہ کسی security agencies کی طرف سے کوئی response سامنے نہیں آیا۔ (شیم، شیم)

جناب والا! وہ دہشت گرد اپنی پوری تسلی اور تشفی کرنے کے بعد موقع سے بھاگ گئے ہیں۔ سری لنکن ٹیم وہاں پر جو محفوظ رہی ہے وہ صرف اور صرف اس بس کے ڈرائیور کی ہمت ہے جو وہاں سے بس کو اس صورتحال سے نکال کر لے آیا ورنہ وہاں پر حالات ایسے بن گئے تھے کہ اگر وہ بس وہاں پر رُک جاتی تو جتنا موقع ان دہشت گردوں کو ملا تھا وہ بس کے اندر داخل ہو کر ایک ایک کھلاڑی کو ہلاک کر دیتے۔ یہ اتنا بڑا واقعہ صرف اور صرف security lapse کی وجہ سے ہوا ہے اور میں یہاں پر پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ security lapse صرف اور صرف اس گورنر راج کی وجہ سے ہوا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! پوری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہوئی ہے۔ آج پاکستان پوری دنیا میں دہشت گردی کے حوالے سے جس ناقابل رشک اور قابل رحم پوزیشن پر پہنچ گیا ہے اس کا ذمہ دار صرف اور صرف گورنر ہاؤس میں بیٹھا وہ شخص ہے جو پنجاب پر راج کرنے اور قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ میں آج یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ اس صوبے میں اکثریت سے قائم ہونے والی حکومت اور اس کے سربراہ میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے چھ ماہ میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال سے متعلق اتنی محنت کی اور پورے پنجاب کی پولیس کو اس طرح سے مسلح اور trained کیا بالخصوص لاہور کی پولیس کو کہ پولیس اس قسم کے چیلنجوں کو پوری طرح سے کنٹرول کرنے اور face کرنے کے قابل تھی اور پولیس نے یہ سب کچھ کر کے دکھایا بھی ہے۔ محرم کے دوران اس سے بھی بڑا challenge تھا جس کو پنجاب پولیس نے تن تنہا meet کیا۔ میں اس حوالے سے پنجاب پولیس کو بھی اور اُس وقت کے پنجاب پولیس کے آفیسران کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! گورنر ہاؤس میں گورنر راج کے جو حکمران ہیں انہوں نے صرف اور صرف اس مقصد کے لئے کہ یہ جو گند ڈالنا چاہتے ہیں کیونکہ پچھلے سارے میرٹ پر لگے ہوئے دیانتدار آفیسر تھے اور ان کو پتا تھا کہ جو یہ گند ڈالنا چاہتے ہیں وہ اس کے معاون نہیں ہوں گے۔ انہوں نے پچھلے پانچ دنوں میں محکمہ پولیس اور انتظامیہ میں اتنی اکھاڑ پچھاڑ کی کہ کچھ لوگ اپنے بستر باندھ کر بیٹھے ہیں، کچھ لوگ بستر باندھ کر جا رہے ہیں اور کچھ لوگ جو آ رہے ہیں انہوں نے ابھی اپنے کپڑے ہی نہیں کھولے۔ اس افراتفری کے عالم میں کوئی بھی آفیسر dutiful نہیں تھا جس کی وجہ سے یہ اتنا بڑا واقعہ ہوا لیکن اس کے باوجود وہاں پر کوئی security arrangement نہیں تھا۔ اس سے پہلے جب ایک ٹیم One Day میچ کے لئے آئی تھی تو اس وقت جو security arrangements میاں صاحب نے اپنی سربراہی میں کئے تھے میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ انتظامات آج ہوتے تو یہ واقعہ اول تو پیش ہی نہ آتا اور دہشت گرد یہاں پر گھس کر اس قسم کا incident برپا کرنے کی جرأت ہی نہ کرتے، اگر کرتے تو وہ فوراً گرفتار ہوتے۔ ایسا نہ ہوتا کہ انہوں نے آدھے گھنٹے تک یہ آپریشن کیا اور اس کے بعد ان میں سے کوئی زخمی ہوا، کوئی پکڑا گیا اور نہ ہی کسی کا follow up کیا گیا۔ پاکستان میں اس واقعہ سے جو بدنامی ہوئی ہے اس کے ذمہ دار گورنر ہاؤس میں گورنر راج نافذ کرتے ہوئے پنجاب

پر قبضہ کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو اس واقعہ میں ملازم شہید ہوئے ہیں اس کے یہ ذمہ دار ہیں اور یہ واقعہ صرف اور صرف ان کی کوتاہی اور نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے۔ سری لنکن کرکٹ ٹیم پچھلے تین چار دن سے صوبائی دارالحکومت میں موجود تھی۔ میں یہ بات on the floor of the House دعوے سے کہتا ہوں کہ اس حوالے سے اگر ایک بھی میٹنگ ہوئی ہو جس میں انہوں نے ان انتظامات کا جائزہ لیا ہو تو یہ بات کریں۔ وہاں پر جو میٹنگیں ہو رہی ہیں وہ تو کسی اور مقصد کے لئے ہو رہی ہیں، پنجاب پر قابض ہونے کے لئے ہو رہی ہیں اور پنجاب کی popular leadership کو سیاست سے out کرنے کے لئے ہو رہی ہیں لیکن لوگوں کے جان و مال اور foreign team کے جان و مال کی حفاظت سے متعلق ان میں کوئی سوچ نہیں تھی۔ یہ معزز ایوان اس قرارداد کے ذریعے سے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فی الفور مستعفی ہو جائیں اور جو اہلکار اس میں شہید ہوئے ہیں ان کی شہادت اور اس واقعہ کی جو ایف آئی آر درج ہو اس میں ملوث ملزموں میں گورنر سلمان تاثیر اور گورنر راج کے جتنے کردار ہیں ان سب کا نام درج کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ابھی جو تحریک رانا ثناء اللہ خان صاحب نے پیش کی ہے اس کی تائید میں، میں آپ کی اجازت سے کچھ کہنا چاہوں گا۔ ہمارے ایک ساتھی ڈاکٹر خالد امتیاز بلوچ صاحب جنہوں نے ابھی حال ہی میں ہی ہارٹ سرجری کروائی ہے اور وہ ہسپتال سے سٹریچر کے ذریعے آئے ہیں اور ابھی وہ وہیل چیئر پر ہاؤس میں داخل ہونے والے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن جناب خالد امتیاز خان بلوچ کے شدید علالت کی حالت میں ایوان میں داخل ہونے پر تمام معزز اراکین نے کھڑے ہو کر اور ڈیسک بجا کر ان کا استقبال اور خیر مقدم کیا)
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! بات کریں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر!میں نے درمیان میں تھوڑی سی خاموشی اختیار کی کیونکہ آپ کے اور میرے ساتھی صاحبان کے بہت ہی معزز رکن جو ابھی حال ہی میں ہارٹ سرجری سے فارغ ہوئے ہیں اور ڈاکٹر سے خصوصی اجازت لے کر اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ اپنی وفاداری، محبت اور عقیدت کا ثبوت دینے کے لئے اس حالت میں یہاں تشریف لائے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے عرض کروں گا کہ جب سارے ملک اور ہماری قوم نے یہ سانحہ ٹیلی ویژن پر دیکھا تو واقعی ایسے ہی لگتا تھا کہ جیسے کہ پنجاب میں اور بالخصوص پنجاب کے دارالحکومت میں کوئی حکومت ہے ہی نہیں اور سب سے بڑی تشویش کی بات یہ ہے کہ انٹیلی جنس اداروں کی تحریری رپورٹیں موجود ہیں کہ دہشت گردوں نے منصوبہ بندی کی ہوئی ہے کہ وہ سری لنکا کی ٹیم پر حملہ کریں گے لیکن جیسے میرے فاضل ساتھی نے یہاں کہا ہے کہ گورنر ہاؤس آج کل تجارت کا مرکز بنا ہوا ہے اور وہ انسانوں کے ضمیر کی قیمت لگانے میں مصروف ہے۔انہیں یہ فکر نہیں کہ امن عامہ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ایک مہمان کرکٹ ٹیم یہاں آئی ہوئی ہے جس کے اس دورے پر پاکستان کی ساری عزت کا انحصار ہے کہ ہم دنیا کے سامنے دعوے کرتے رہے ہیں کہ ہمیں کوئی security problem نہیں اور آج دیکھئے کہ ساری دنیا کے سامنے گورنر کے عہدے پر بیٹھے ہوئے اس منحوس شخص نے ہمارا سر جھکا دیا ہے اور کرکٹ ہی کیا جو بھی انٹرنیشنل سپورٹس ہیں، جن میں پاکستان کا کبھی کسی زمانے میں نام ہوا کرتا تھا اور یہاں لاہور، کراچی اور دوسرے مختلف سٹیڈیم میں بڑے بڑے مقابلے ہوا کرتے تھے اب وہ زیرو ہو گئے ہیں اور آئندہ پانچ، دس سالوں تک کبھی یہ ممکن نہیں کہ کوئی ٹیم اس طرف رخ کرے گی یا کوئی ملک اپنے کھلاڑیوں کو اس خطرے میں جھونکے گا۔اس کے علاوہ جو مالی نقصان ہوا ہے کہ جب یہ انٹرنیشنل مقابلے پاکستان میں ہوتے تھے تو اربوں روپے ہمارا وطن کماتا تھا اس سے ہمارا خزانہ محروم کر دیا گیا ہے۔میں تائید کرتا ہوں اور پرزور مطالبہ کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان اس بات پر متفق ہے کہ انڈیا میں جب ایسا سانحہ ہوا تھا تو وہاں کا وزیراعلیٰ اور متعلقہ وزیر مستعفیٰ ہو کر گھر چلا گیا تھا تو اب یہ قوم اور خاص طور

پر صوبہ پنجاب یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سلمان تاثیر اس کی سانحہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مستعفی ہو کر گھر چلا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اذان عصر)

جناب سپیکر: ڈاکٹر خالد امتیاز بلوچ صاحب کا چونکہ special case ہے اس لئے room temperature کے مطابق انہیں پانی پینے کی اجازت ہے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔۔۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! مجھے بھی بولنے کا موقع دیا جائے کیونکہ میں بھی اس قرارداد میں محرک ہوں۔۔۔

راناثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راناثناء اللہ خان: جناب سپیکر! چوہان صاحب چونکہ co mover ہیں تو انہیں آپ دو منٹ بات کرنے کی اجازت دے دیں اور اس کے بعد آپ question put کریں۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سابق وزیر قانون کا پورا احترام کرتا ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا خاص طور پر عام ممبر کا استحصال ہوتا ہے اور ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب والا! صبح ساڑھے آٹھ بجے جس وقت یہ واقعہ ہوا تو پنجاب کی اس وقت کی حکومت کا کوئی نمائندہ تین گھنٹے تک موقع پر نہیں گیا اور مرکزی حکومت کی طرف سے بھی کسی طرح کی کوئی statement نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں اس وقت قائم ناجائز حکومت نے بھی اس واقعہ میں کوئی کارکردگی نہیں دکھائی۔ ممبئی میں جب حملہ ہوا تھا تو آدھے گھنٹے کے اندر اندر ان کے

وزیر خارجہ نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ممبئی کے ہوٹل میں ہونے والے واقعہ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ انٹرنیشنل کرکٹ ہو رہی تھی۔ پوری دنیا کی نگاہیں اس میچ پر تھیں اور جب یہ واقعہ ہوا تو اس کے جواب میں مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی ایسی statement نہیں آئی۔ پوری دنیا کو پتا ہے کہ پاکستان میں تخریب کاری کون کرواتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میرے ساتھی محرک نے کہا کہ گورنر پنجاب کو فوری طور پر مستعفی ہونا چاہئے اور مرکزی حکومت کی اس نامناسب کارکردگی کی یہ ایوان نشاندہی کرے کیونکہ ہماری صحیح نمائندگی نہیں ہو رہی۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج مورخہ 3-مارچ2009 کو صبح ہونے والے سری لنکن کرکٹ ٹیم پر دہشت گرد حملے کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اسے پاکستان کو بدنام کرنے اور عالمی برادری میں تنہا کرنے کی مذموم کوشش قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ گورنر راج کے ذریعے پنجاب پر راج کرنے کا خواب دیکھنے والوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ بھاری اکثریت کی حامل حکومت کو برطرف کرنے والے صوبہ کا انتظامی کنٹرول سنبھالنے کے اہل نہیں ہیں۔ انہیں اس انتظامی ناکامی اور پاکستان کی ہونے والی بدنامی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہئے۔ یہ ایوان اس حملے میں شہید ہونے والے اہلکاران کو زبردست خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کی طرف سے قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے کھوسہ صاحب! آپ تشریف رکھئے گا مجھے یہ پڑھنے دیں۔

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ نمبر 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میاں محمد

شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف ایک منٹ کی اجازت چاہوں گا۔ یہاں پر ہمارے بھائی قیصرانی صاحب کھڑے ہیں، ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور ان کی ہڈی کا fracture ہو گیا تھا۔ یہ وفاداری، اعتماد اور پنجاب کی popular قیادت اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے وفاداری اور محبت کا انداز دیکھیں۔ میں قیصرانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ بھی وہاں سے یہاں آگے تشریف لے آئیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران نے اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر
سردار میر بادشاہ خان قیصرانی کو خراج تحسین پیش کیا)

نواز تیرے جانثار بے شمار بے شمار
شہباز تیرے جانثار بے شمار بے شمار

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرتے رہے)

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: کھوسہ صاحب! تحریک پیش کریں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میاں محمد شہباز شریف

خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب پر بھرپور اعتماد کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

شہباز تیرے جانثار بے شمار بے شمار
شہباز تیرے جانثار بے شمار بے شمار
ان گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو
ان گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو
یہ ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے
یہ ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر درج بالا نعرہ بازی کرتے رہے)

قرارداد

منتخب جمہوری حکومت ختم کرنے کی مذمت اور ایوان کا اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف پر بھرپور اعتماد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں گے۔ جی، کھوسہ صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! شکریہ

"یہ معزز ایوان 25-فروری2009 کے غیر قانونی، غیر آئینی اقدامات جن کی رو سے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کا قتل کرتے ہوئے پنجاب کو منتخب جمہوری حکومت اور ایک ایسے منتخب، مخلص، محنتی بے لوث وزیر اعلیٰ جو پنجاب کے عوام کا خادم اعلیٰ تھا سے محروم کر دیا۔ یہ معزز ایوان اس گھناؤنی سازش، عدالتی قتل، سول صدارتی مارشل لاء کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور آج اس معزز ایوان میں موجود اکثریت میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور پنجاب کے عوام کے حق انتخاب پر شب خون کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ اس گھناؤنی سازش کے تمام سازشی criminal کرداروں کو سزا دینے اور پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی منتخب محبوب قیادت میاں محمد شہباز شریف کو واپس لانے تک بھرپور جدوجہد جاری رکھے گا اور جلد کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔"انشاء اللہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان 25-فروری2009 کے غیر قانونی، غیر آئینی اقدامات جن کی رو سے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کا قتل کرتے ہوئے پنجاب کو منتخب جمہوری حکومت اور ایک ایسے منتخب، مخلص، محنتی بے لوث وزیر اعلیٰ جو پنجاب کے عوام کا خادم اعلیٰ تھا سے محروم کر دیا۔ یہ معزز ایوان اس گھناؤنی سازش، عدالتی قتل، سول صدارتی مارشل لاء کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور آج اس معزز ایوان میں موجود اکثریت میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور پنجاب کے عوام کے حق انتخاب پر شب خون کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ اس گھناؤنی سازش کے تمام سازشی criminal کرداروں کو سزا دینے اور پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی منتخب محبوب قیادت

میاں محمد شہباز شریف کو واپس لانے تک بھرپور جدوجہد جاری رکھے گا اور جلد کامیابی سے ہمکنار ہو گا۔" انشاء اللہ

اس قرارداد کی مخالفت تو نہیں کی گئی ہے میں یہ سوال put کرنا چاہتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان 25۔فروری 2009 کے غیر قانونی، غیر آئینی اقدامات جن کی رو سے پنجاب کے عوام کے حق رائے دہی کا قتل کرتے ہوئے پنجاب کو منتخب جمہوری حکومت اور ایک ایسے منتخب، مخلص، محنتی بے لوث وزیر اعلیٰ جو پنجاب کے عوام کا خادم اعلیٰ تھا سے محروم کر دیا۔ یہ معزز ایوان اس گھناؤنی سازش، عدالتی قتل، سول صدارتی مارشل لاء کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور آج اس معزز ایوان میں موجود اکثریت میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور پنجاب کے عوام کے حق انتخاب پر شب خون کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ اس گھناؤنی سازش کے تمام سازشی criminal کرداروں کو سزا دینے اور پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کی منتخب محبوب قیادت میاں محمد شہباز شریف کو واپس لانے تک بھرپور جدوجہد جاری رکھے گا اور جلد کامیابی سے ہمکنار ہو گا۔" انشاء اللہ

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بہت important قرارداد ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس پر counting کرائی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، گنتی کی جائے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ خان کے اس مطالبے کی تائید کرتا ہوں۔ اس کی اہمیت آپ جانتے ہیں کہ پنجاب کو اس کے ایک محبوب قائد سے محروم کرنے کی سازش

کی گئی ہے۔اس وقت آج ایک تعطل کے بعد میڈیا یہاں موجود ہے، ہم چاہتے ہیں کہ میڈیا خود اپنی آنکھوں سے دیکھے، ریکارڈ کرے اور ساری قوم کو دکھائے۔یہاں دو ایسے ممبران جن میں سے ایک heart surgery کرا کر آئے ہیں اور دوسرے ممبر کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہوا ہے وہ یہاں آئے ہیں۔اس وقت ایوان میں 206 ممبران موجود ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

[************]

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، بڑی مہربانی۔کوئی غلط بات نہ کریں، غیر پارلیمانی الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے، جو کوئی کرے گا میں اس کے الفاظ کو حذف کرنے کا پہلے ہی حکم دے رہا ہوں غیر پارلیمانی الفاظ کا استعمال نہ کیجئے۔ میرے خیال میں یہ گنتی ہو گئی ہے اور اطلاع کے مطابق۔۔۔

آوازیں: گنتی کے مطابق۔

جناب سپیکر: جی، مکمل گنتی آ گئی ہے اور گنتی کے مطابق 207 معزز اراکین ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران شیر، شیر، شیر کے لفظ کی نعرے بازی کرتے رہے)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

(میاں تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار)

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر
درج بالا الفاظ کی نعرہ بازی کرتے رہے)

بہت شکریہ، تشریف رکھیں۔اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

معزز ممبران:

[************]
[************]

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! میں نے سردار صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز! میں نے ابھی question بھی put کرنا ہے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں دو فقرے کہنا چاہتا ہوں اس کے بعد آپ question put کر دیں۔ میں آپ کی اس counting کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے سیکرٹری کے ذمے لگایا اور سیکرٹری نے counting کی ہے۔ میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ غلام جعفر سرگانہ صاحب ہمارے ایم پی اے ہیں، سردار فتح محمد خان ہمارے ایم پی اے ہیں اور سردار عامر حیات ہراج بھی ہمارے ایم پی اے ہیں، تینوں اس وقت اس ہاؤس میں موجود ہیں ان کے بارے میں غلط تاثر دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے)

جناب سپیکر! یہ تینوں حضرات سردار عامر حیات ہراج، سردار جعفر سرگانہ اور سردار فتح محمد آپ کے سامنے موجود ہیں۔ (شور و غل)

(اس مرحلہ پر معزز ممران گو زرداری گو، گو زرداری گو
کے الفاظ کی نعرہ بازی کرنے لگے)

MR SPEAKER: Order please, order please, order in the House.

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ان تینوں معزز ممبران اسمبلی کا۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: شیر، اک واری فیر

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز! جوش میں ہوش کا خیال رکھیں، بہت مہربانی۔ آرڈر پلیز! مسٹر سندھو آرڈر پلیز۔ جی!

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 89 نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ :جناب سپیکر !ان تینوں معزز اراکین کا گناہ یہ تھا کہ چودھری شجاعت صاحب کی والدہ کا انتقال ہوا ہے اور یہ وہاں، جیسے میں بھی گیا تھا، جیسے راناثناء اللہ بھی گئے، بہت سے ممبران گئے ہیں۔ان کے اظہار افسوس اور ہمدردی کے لئے گئے تھے اور ان کی تصویریں اخباروں میں دے دی گئیں کہ یہ واپس ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ یہ زیادتی ہے، کسی کی اس طرح سے بدنامی نہیں کرنی چاہئے۔اس کے علاوہ میں آپ کی وساطت سے یہاں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ملک قسور لنگڑیال صاحب ضلع مظفر گڑھ سے ہمارے ممبر ہیں،ان کے والد Diabetes کے بہت پرانے مریض ہیں اور کل ان کی ایک ٹانگ amputate کرنی پڑی کیونکہ اس میں gangrene ہو گیا تھا تو اس کے باوجود بھی amputation کرواکر وہ سفر پر روانہ ہیں،انشاء اللہ العزیز وہ پہنچ جائیں گے۔

معزز ممبران:208،208

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ :اس کے علاوہ پیر سید مخدوم افتخار حسین گیلانی صاحب ہمارے ساتھ شامل ہیں،ان کو ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف ہے۔آپ نے دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ crutches پر چلتے ہیں یہاں اسمبلی بھی وہ wheel chair اور crutches پر آتے ہیں ان کی آج بہاولپور سے فلائٹ نہیں تھی،وہ وہاں سے سکھر گئے ہیں اور سکھر سے جہاز پکڑ کر آرہے ہیں اور 5 بج کر 40 منٹ پر وہ آ جائیں گے۔

معزز ممبران:209،209 ذرا سُنو 209

جناب سپیکر: بات سُنیں، بات سُنیں،پلیز،بات سُنیں! جی۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ :جناب سپیکر! ثناء اللہ خان مستی خیل۔۔۔

معزز ممبران:210،210،210[*********]

جناب سپیکر:آرڈر پلیز!آرڈر پلیز!

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 89 نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ثناء اللہ خان مستی خیل کا پیر خانہ گولڑہ شریف ہے۔ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین میاں نصیر الدین صاحب ہیں وہ وفات پا چکے ہیں۔ ان کی آج دعا تھی تو وہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ وہاں دعا میں شامل ہونے گئے ہیں اور راستے میں ہیں، وہ واپس آ رہے ہیں۔ اسی طرح سردار جہانزیب خان وارن کا بیٹا شدید علالت کی وجہ سے کل ہسپتال میں داخل ہوا ہے اس کا وہاں علاج معالجہ شروع کروا کر جہانزیب وارن بھی راستے میں ہیں وہ اسمبلی آ رہے ہیں۔

معزز ممبران: 211,211

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرنے لگے
ہن آ کے گن لو دو سو گیارہ، پورے ہیں دو سو گیارہ)

MR. SPEAKER: Order please. Order please

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! اسی طرح جناب صفدر گل صاحب اپنی کار پر آ رہے تھے کہ لاہور کے قریب بند روڈ پر پہنچے ہیں جہاں ان کی کار کا accident ہو گیا ہے، ڈرائیور کو چوٹ آئی ہے اور وہ ڈرائیور کو کہیں علاج معالجہ کے لئے چھوڑ کر خود اپنی گاڑی drive کر کے انشاء اللہ تعالیٰ یہاں آنے والے ہیں۔

(اس مرحلہ پر تمام ممبران اپنی نشتوں سے کھڑے ہو کر نعرہ بازی کرنے لگے)

معزز ممبران: 212،212،212[**********]

MR. SPEAKER: No please, no comments please

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور وفادار ساتھی چودھری شفیق صاحب وہ ابھی تک نہیں پہنچ سکے اور ابھی راستے میں ہیں اور میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے معزز ممبران کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 89 نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

معزز ممبران: 213،213،213۔

جناب سپیکر: سنیں! Order please, order.

رانا ثناء اللہ خان: ممبران کے پرزور مطالبہ پر ہم نے unanimously یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس اجلاس کے adjourn ہونے کے بعد تمام ممبران ایک پرامن جلوس کی شکل میں گورنر ہاؤس کی طرف جائیں گے وہاں پر علامتی 30 منٹ کا دھرنا ہوگا، دھرنا ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران: جینا ہوگا، مرنا ہوگا، دھرنا ہوگا، دھرنا ہوگا۔

جناب سپیکر: No please ہاؤس کے decorum کا خیال کیجئے۔ آپ کی بڑی مہربانی اور بہت شکریہ۔ جی، آپ کے سامنے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے لہذا یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب میں میاں عطا محمد مانیکا صاحب کو floor دے رہا ہوں۔

میاں عطا محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور میں زیادہ وقت نہیں لوں گا اور صرف یہاں پر بہانگ دہل یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو فیصلہ شروع سے کیا ہے میں ان اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے آج اس فیصلے کی لاج رکھی اور آج ہمارے Unification Block کی اس ایوان میں بھرپور حاضری اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جو روز گورنر ہاؤس سے بے پر کی اڑائی جاتی ہیں یا یہ ایک چودھری ہاؤس سے بھی میڈیا سروس ہے ان کا کام بھی جھوٹ پھیلانا ہے تو آج اس کی تردید ہو گئی ہے اور میری پرنٹ اور الیکٹرانکس میڈیا سے گزارش ہے کہ وہ بغیر تصدیق کئے مختلف قسم کی جھوٹی خبریں نہ چلایا کریں اور وہ تصدیق کر لیا کریں۔ میں اپنی مثال دیتا ہوں کہ کل میری ایک چینل پر پروگرام کی ریکارڈنگ تھی۔ وہاں پر ہمارے سابق صوبائی وزیر خزانہ کائرہ صاحب بھی تھے اور ان سے ملاقات بھی ہوئی۔ میں دیانتداری سے سمجھتا ہوں کہ وہ پیپلز پارٹی میں ان چند لوگوں میں سے ہیں جن کی عزت کی جانی چاہئے اور میں ان کی دل سے عزت کرتا ہوں۔ وہ وہاں مجھے ملے اور کسی دوست نے مجھے ٹیلی فون کر کے رات کو بتایا کہ ایک چینل پر پٹی چل رہی ہے کہ کائرہ صاحب کی اور فارورڈ بلاک کے رہنما میاں عطا محمد مانیکا کی ملاقات اور آئندہ

ملاقاتوں پر اتفاق کیا گیا تو میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کے بارے میں یا میرے بارے میں اگر کوئی ان تک خبر پہنچے تو از راہ نوازش وہ تصدیق کر لیا کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم یہ دعوے نہیں کرتے کہ ہمیں کس نے کیا کیا offers کیں لیکن میں یہ گزارش ضرور کروں گا کہ ہمارے کچھ ساتھیوں پر جب تحریص اور لالچ کامیاب نہیں ہوئی تو پھر ان کے عزیز واقارب جو سرکار کے ملازم ہیں ان کے ساتھ ناروا سلوک رکھا گیا ہے جس کی نہ صرف میں بلکہ میں توقع رکھتا ہوں کہ پورا ہاؤس پر زور مذمت کرے گا اور یہ شیم، شیم اتنی اونچی ہونی چاہئے کہ گورنر ہاؤس تک سنائی دے اور آج کی ہماری یہاں پر حاضری مسلم لیگ (ن) کے لئے ہے، تھی اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے آج اس ایوان میں 33 ارکان یہاں موجود ہیں اور گیلانی صاحب کا آپ کو کھوسہ صاحب نے بتا دیا ہے اور میں آخر میں پاکپتن کے ایک پنجابی شاعر کا ایک شعر سناتا ہوں۔

گھڑی پل دے وا وردلیاں توں
نت روز انھیریاں گھلدیاں نئیں
ویلے او کھڑے سو کھڑے لنگ جاندے
سجن یاد رہندے گلاں بھلدیاں نئیں
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، پنجابی کی بات میں کرنا چاہتا تھا۔ چلیں!۔۔۔

ملک جلال الدین ڈھکو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔

ملک جلال الدین ڈھکو: جناب سپیکر! میرے بارے میں بھی ایک جھوٹی خبر لگ گئی ہے کہ اس خبر میں لکھا گیا ہے کہ میں الیکشن کے حق میں نہیں اور ہم الیکشن کے حق میں نہیں جاتے اور ہم استعفیٰ نہیں دیں گے اور اس طرح توڑ مروڑ کر خبر دی گئی ہے حالانکہ میری کسی سے کوئی بات نہیں ہوئی تو

میں اس ضمن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پورا فارورڈ بلاک من و عن میاں شہباز شریف کے ساتھ ہے اور ساتھ رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہماری میٹنگ ہے، میں نے اس میں بھی جانا ہے۔آج جو قرار دادیں پیش ہوئی ہیں میں ان کے حوالے سے چھوٹی سے بات کروں گا کہ آج جو منفرد قسم کا واقعہ ہوا ہے جس سے پورے ملک کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔اس واقعہ سے آپ کے ملک کی اتنی بدنامی ہوئی ہے اور اس حد تک گراف نیچے گر گیا ہے کہ آپ کسی ملک کے سامنے، دنیا کے سامنے، عالم اسلام کے سامنے سر اونچا کر کے کوئی بات نہیں کر سکتے۔آپ کا ملک دہشت گردی کی طرف جا رہا ہے۔آپ کے ملک میں دہشت گردی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔یہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ آج چیف ایگزیکٹو/یہاں کے گورنر نے سکیورٹی کے ناقص انتظامات کئے وہاں آدھ گھنٹے تک cross firing ہوتی رہی لیکن موقع پر کوئی آدمی نہیں گیا، موقع پر کوئی سکیورٹی فراہم نہیں کی گئی۔لہذا اس ضمن میں جو قرار داد پیش ہوئی ہے میں اس کی پُرزور حمایت کرتا ہوں اور گورنر کو مستعفی ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔جی، مخدوم احمد محمود صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔جناب سپیکر! آج جو افسوسناک واقعہ ہوا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور رانا ثناء اللہ کی قرار داد کی تائید کرتا ہوں۔

MR. SPEAKER: Order please. Order please.

مخدوم سید احمد محمود: پنجاب وہ صوبہ ہے جو پاکستان کی شہ رگ سمجھا جاتا ہے۔آج صبح جو واقعہ رونما ہوا ہے یقیناً وہ افسوسناک بھی ہے، شرمناک بھی ہے اور خوفناک بھی ہے۔ہم نے ٹیلی ویژن پر دیکھا کہ کوئی پوچھنے والا نہیں تھا اور آج ایسے محسوس ہوتا تھا کہ پورے کا پورا شہر لاہور غیر محفوظ ہو چکا ہے اور غیر محفوظ ہاتھوں میں جا چکا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف جو اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہلواتے تھے ان کا ایک کام ہم سب کے سامنے ہے کہ انھوں نے پولیس میں بہترین تعیناتیاں کیں، ایماندار افسروں کو لگایا اور پھر ان سے کام لینے کے لئے ایک لائحہ عمل طے کیا گیا اور اسے چلایا گیا۔ہمیں سبق سکھانے کے لئے جن پولیس افسروں کو ہمارے اوپر تعنیات کیا گیا ہے، ہم نے دیکھا کہ وہ آج سری لنکن کرکٹ ٹیم کی حفاظت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔میں تو حیران ہوں کہ آج اتنے بڑے واقعہ کے بعد کسی آئی جی،

کسی ڈی آئی جی، کسی ڈی پی او کو پوچھا تک نہیں گیا اور اتنے بڑے واقعہ کے بعد جس کا اس ملک کو بہت عرصے تک خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ حکومتی بنچوں کی طرف سے اس واقعہ کی کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔لہذا ہم اس ہاؤس کے توسط سے یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہم ملک کو کس طرف لے کر جانا چاہ رہے ہیں؟ ہم اس ملک کو کتنا غیر محفوظ بنانا چاہ رہے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف کو ہٹانے کی وجہ سے میرا اپنا دروازہ غیر محفوظ ہے اور میرا دروازہ جس کی حفاظت کا ہم نے تہیہ کر رکھا تھا اگر وہ غیر محفوظ ہے تو پھر پنجاب میں کوئی شخص بھی محفوظ نہیں ہے۔لہذا آج ہاؤس کی اس قرارداد کو دیکھتے ہوئے میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ صوبے میں بہت سی حکومتیں آئیں اور بہت سی حکومتیں چلی گئیں۔ہمیں غلام حیدر وائیں صاحب کا دور بھی یاد ہے کہ جب وفاقی حکومت کی طرف سے یلغار ہوئی تو 240 کے ہاؤس میں ان کے ساتھ 29 بندے بچے تھے اور مجھے آپ کو اور اس ہاؤس کو بتانے میں یہ فخر ہے کہ ان 29 میں سے 9 کا تعلق رحیم یار خان سے تھا اور رحیم یار خان سے ہمارا ایک آدمی بھی نہیں ٹوٹا تھا حالانکہ پنجاب کی یہ روایت رہی ہے کہ جب یلغار ہوتی ہے تو تمام کے تمام لوگ یلغار کرنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں لیکن میں اس واقعہ کے بعد پنجاب کی سربلندی کو، پنجاب کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اتنی بڑی یلغار کے بعد اگر ہمارے معزز ممبران نے رخ کیا ہے تو وہ رائے ونڈ کا رخ کیا ہے۔جس دن ہم رائے ونڈ پہنچے تو میرا دل بھی فخر سے خوش ہوا کہ آج پنجاب نے غیرت کا مظاہرہ کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج پنجاب نے یہ show کیا ہے کہ ہم لوگ گائے بھینسوں کی طرح ہانکے نہیں جا سکتے، ہم لوگوں میں ضمیر ہے، ہم لوگوں میں احساس ہے، ہم لوگوں میں غیرت ہے اور اس احساس کی وجہ یہ ہے کہ اتنے بُرے حالات میں میاں محمد شہباز شریف صاحب جس طریقے سے اس ملک، قوم اور صوبے کی خدمت کر رہے تھے وہ سب کے لئے مشعل راہ ہے۔بجائے اس کے کہ ان کی تقلید کی جاتی ہم لوگوں نے ان کو اپنے زور بازو سے ایک طرف کر دیا۔میں اس ہاؤس کے floor پر آپ کو اور پورے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت پنجاب میں جو pressure built ہوا ہوا ہے یہ pressure اٹھانے کے قابل کوئی بھی نہیں ہے۔اگر پرویز مشرف 8 سال دور حکومت کے root in ہونے کے

باوجود، فوجی جرنیل ہونے کے باوجود استعفیٰ دینے پر مجبور ہو گیا تو مجھے یقین ہے کہ یہ جو پنجاب کا pressure ہے یہ زرداری صاحب یا وفاقی حکومت برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ کی توجہ چاہئے ۔میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی دو pillar تھے جنھوں نے اس ملک کا وزن اٹھایا ہوا تھا۔افسوس کہ ایک pillar کو بے رحمی کے ساتھ گرایا گیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جو ایک pillar بچا ہے وہ اتنا بڑا وزن اپنے کندھوں پر اٹھا کر آگے چل سکے گا۔لہذا میری آپ کے اور پنجاب اسمبلی کے ایوان کے floor کے توسط سے وفاقی حکومت سے گزارش ہے کہ چونکہ وہ اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہیں رہے لہذا انھیں چاہئے کہ ان کے تمام تر وہ فیصلے جن کی وجہ سے آج یہاں تک نوبت آ پہنچی ہے وہ انھیں withdraw کریں، پنجاب میں امن قائم کریں، پنجاب میں شہباز شریف کی حکومت دوبارہ قائم کریں اور اپنے تمام تر فیصلوں کو reverse کرتے ہوئے پنجاب پر رحم کریں۔بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر خالد امتیاز صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! صرف آدھ منٹ چاہئے۔یہ صفدر گل صاحب آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔یہ ذرا تاخیر سے پہنچے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔جی، ڈاکٹر امتیاز صاحب! چونکہ آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں اس لئے بہت short کریں۔

ڈاکٹر خالد امتیاز خان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں سارے دوستوں، ساتھیوں کا انتہائی مشکور ہوں۔میں صرف ایک دو منٹ بات کروں گا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، رانا ثناء اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔میں فیصل آباد سے تعلق رکھتا ہوں آپ یقین کریں کہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہ اس دل میں کوئی خوف تھا اور انشاء اللہ العزیز نہ کبھی کسی قسم کا کوئی خوف آئے گا۔رانا ثناء اللہ خان صاحب، سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب اور آپ سب نے جس طریقے سے مجھے یہاں پر welcome کیا ہے شاید آپ نے میری شفا اور زندگی بڑھا دی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر:انشاء اللہ

ڈاکٹر خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! 24-اکتوبر کو میرا bypass ہوا ہے، ڈاکٹر اس term کو سمجھتے ہیں osteomyelitis of the manubrium sterni یہ ایک infection ہوتا ہے۔ جو کہ مجھے ڈیڑھ ماہ بعد ہوا ہے۔ ڈاکٹر ہسپتال سے میرا آپریشن ہوا ہے۔پوری دنیا میں کسی کو بھی infection ہو سکتا ہے بطور ڈاکٹر اس بارے میں میری کوئی بات نہیں ہے۔خالد حمید صاحب اور شہریار صاحب نے انتہائی محنت کی اور 17 تاریخ کو دوبارہ infection کا میرا آپریشن ہوا جس کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔اگر دوست چاہیں گے تو باہر میرے ٹانکے دیکھ سکتے ہیں وہ اسی طرح موجود ہیں وہ دو ہفتے بعد کھلنے ہیں۔ ملمع سازی کرنے والے پر خدا کی لعنت ہو۔ میں اس کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھے۔اب میں آج کے اجلاس کی کارروائی ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔میں آپ تمام کا بہت شکر گزار ہوں۔آج کا ایجنڈا مکمل کرتے ہوئے اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 9-مارچ سہ پہر 3.00 بجے تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔شکریہ

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

بدھ،18۔مارچ2009

(یوم الاربعاء،20۔ربیع الاول1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 35منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِ ٱلۡمَلِكِ ٱلۡقُدُّوسِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَكِيمِo هُوَ ٱلَّذِي بَعَثَ فِي ٱلۡأُمِّيِّـۧنَ رَسُولٗا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبۡلُ لَفِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٖo وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُo ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلۡفَضۡلِ ٱلۡعَظِيمِo

سُوْرَةُ الجُمُعَة آیات 1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہوo وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد کو) پیغمبر (بناکر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھےo اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہو) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہوo یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہےo

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضور آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضور آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں اپنا کاسہ جام
کبھی جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے

جناب سپیکر:آج میں دلی طور پر آپ تمام معزز اراکین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)
جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ requisition کے مطابق اجلاس کا ایجنڈا صوبے میں امن وامان کی صورت حال پر بحث تھی جو آج بھی جاری رہے گی۔ جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ جی، رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان:جناب سپیکر!جس طرح سے آپ نے تمام معزز ممبران کو لانگ مارچ اور عدلیہ کی بحالی کے حوالے سے مبارکباد دی ہے، میں بھی آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ان دنوں میں آپ نے جن نامساعد حالات میں اجلاس کی کارروائی کو جاری رکھا ہے اور جس طرح سے جمہوریت کے ساتھ اور اس معزز ایوان کے ساتھ آپ نے اپنی commitment show کی ہے میں بھی اس پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں ایک resolution پیش کرنا چاہتا ہوں جو اسی سے متعلق ہے جو آپ نے اپنے ابتدائی کلمات میں فرمایا ہے۔اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ تحریک پیش کروں۔

جناب سپیکر: تحریک پیش کریں:

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا ثناء اللہ خان:میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

عدلیہ کی بحالی کے تاریخی فیصلہ کا خیر مقدم اور اس میں جہد و جہد کرنے والی جماعتوں کے لئے خراج عقیدت کا پیش کیا جانا

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان عدلیہ کی بحالی کے 16۔مارچ 2009 کے تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے اور اسے عوامی امنگوں کی ترجمانی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان عدلیہ بحالی کی تاریخ ساز جدو جہد کرنے پر وکلاء، میڈیا سول سوسائٹی اور تمام سیاسی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس دو سالہ جدو جہد کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس تاریخی تحریک میں مسلم لیگ (ن) کے کردار اور خصوصاً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قائدانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج

تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اس تحریک کو عوامی امنگوں کے مطابق منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

یہ ایوان اس تحریک کے دوران پاک افواج کے کردار کو بھی سراہتا ہے۔ عدلیہ بحالی کی اس تحریک کی کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت بڑے سے بڑے بحران کو پرامن انداز سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ ایوان اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے عوام کی تقدیر بدل کر رکھ دے گا بلکہ اقدام عالم میں پاکستان کو باوقار مقام دلوانے میں اہم کردار بھی ادا کرے گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان عدلیہ کی بحالی کے 16-مارچ2009 کے تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے اور اسے عوامی امنگوں کی ترجمانی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان عدلیہ بحالی کی تاریخ ساز جدوجہد کرنے پر وکلاء، میڈیا سول سوسائٹی اور تمام سیاسی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس دو سالہ جدوجہد کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس تاریخی تحریک میں مسلم لیگ (ن) کے کردار اور خصوصاً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قائدانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اس تحریک کو عوامی امنگوں کے مطابق منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

یہ ایوان اس تحریک کے دوران پاک افواج کے کردار کو بھی سراہتا ہے۔ عدلیہ بحالی کی اس تحریک کی کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت بڑے سے بڑے بحران کو پرامن انداز سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ ایوان اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے عوام کی تقدیر بدل کر رکھ دے گا بلکہ اقوام عالم میں پاکستان کو باوقار مقام دلوانے میں اہم کردار بھی ادا کرے گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان عدلیہ کی بحالی کے 16-مارچ2009 کے تاریخی فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہے اور اسے عوامی امنگوں کی ترجمانی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان عدلیہ بحالی کی تاریخ ساز جدوجہد کرنے پر وکلاء، میڈیا سول سوسائٹی اور تمام سیاسی جماعتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اس دو سالہ جدوجہد کے دوران اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس تاریخی تحریک میں مسلم لیگ (ن) کے کردار اور خصوصاً میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قائدانہ صلاحیتوں کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اس تحریک کو عوامی امنگوں کے مطابق منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

یہ ایوان اس تحریک کے دوران پاک افواج کے کردار کو بھی سراہتا ہے۔ عدلیہ بحالی کی اس تحریک کی کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت بڑے سے بڑے بحران کو پرامن انداز سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

یہ ایوان اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کے عوام کی تقدیر بدل کر رکھ دے گا بلکہ اقوام عالم میں پاکستان کو باوقار مقام دلوانے میں اہم کردار بھی ادا کرے گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ایک resolution اور بھی ہے تو پہلے اس کا question ہو جائے اس کے بعد جو ممبران اس پر اظہار خیال کرنا چاہیں گے تو پھر آپ انہیں ٹائم دے دیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اس میں اگر اور اضافہ فرمادیں کہ 16۔مارچ کو عدلیہ کی آزادی کے دن کے طور پر منایا جائے اور اس ایوان سے اور بالخصوص پاکستان مسلم لیگ کی قیادت سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ میاں محمد نواز شریف کو پاکستان مسلم لیگ کا قائد نہ کہیں بلکہ قائد انقلاب پاکستان کہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کو خراج تحسین پیش کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

صوبہ میں غیر آئینی گورنر راج کے نفاذ کے دوران اراکین کو اپنے نظریات پر قائم رہنے اور دباؤ برداشت کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان گورنر راج کے غیر آئینی نفاذ کے دوران ارکان اسمبلی کو اپنے نظریات پر قائم رہنے، ہر قسم کا دباؤ برداشت کرنے اور دی جانے والی ترغیبات کو ٹھکرا کر اصولی مؤقف پر اپنی قیادت کا ساتھ دینے پر زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی مشکل کی ہر گھڑی اور ہر امتحان میں ہمیشہ اپنی قیادت کے شانہ بشانہ جدوجہد کریں گے اور کسی لالچ، خوف یا دباؤ کا شکار نہیں ہوں گے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان گورنر راج کے غیر آئینی نفاذ کے دوران ارکان اسمبلی کو اپنے نظریات پر قائم رہنے، ہر قسم کا دباؤ برداشت کرنے اور دی جانے

والی ترغیبات کو ٹھکرا کر اصولی مؤقف پر اپنی قیادت کا ساتھ دینے پر زبردست
خراج تحسین پیش کرتا ہے۔
یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی مشکل کی ہر گھڑی اور ہر
امتحان میں ہمیشہ اپنی قیادت کے شانہ بشانہ جدوجہد کریں گے اور کسی لالچ، خوف
یا دباؤ کا شکار نہیں ہوں گے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان گورنر راج کے غیر آئینی نفاذ کے دوران ارکان
اسمبلی کو اپنے نظریات پر قائم رہنے، ہر قسم کا دباؤ برداشت کرنے اور دی جانے
والی ترغیبات کو ٹھکرا کر اصولی مؤقف پر اپنی قیادت کا ساتھ دینے پر زبردست
خراج تحسین پیش کرتا ہے۔
یہ ایوان اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی مشکل کی ہر گھڑی اور ہر
امتحان میں ہمیشہ اپنی قیادت کے شانہ بشانہ جدوجہد کریں گے اور کسی لالچ، خوف
یا دباؤ کا شکار نہیں ہوں گے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے روایتاً یہ قرارداد پیش کی ہے اور ایوان نے اسے متفقہ طور پر منظور کیا ہے۔ میں اس معزز ایوان کے ممبران کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی مثال پنجاب میں ہی نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی کہ جب ایک سویلین ڈکٹیٹر کی صورت میں ایک شخص نے ہر قسم کا لالچ، ہر قسم کا دباؤ ممبران پر ڈالا، جن ممبران کے عزیز اور رشتہ دار سرکاری عہدوں پر ملازمت کر رہے ہیں ان پر اس حوالے سے دباؤ ڈالا غرض کوئی ایسی ترغیب نہیں چھوڑی گئی کہ ممبران کو خائف کیا جائے اور ان کے ضمیر کو خریدا جائے یا دبایا جائے لیکن آفرین ہے کہ الحمد للہ ہماری پوری تعداد میں سے صرف ایک خاتون لیلیٰ مقدس نے ضمیر فروشی کی۔

معزز ممبران: شیم، شیم۔ لوٹی، لوٹی۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ :اس نے اپنا ضمیر بیچا ہے۔ وہ کس قیمت پر بیچا ہے وہ اللہ ہی جانتا ہے یا وہ خاتون خود جانتی ہے لیکن اس نے اپنا ضمیر بیچا ہے۔ وہ خاتون پاکستان مسلم لیگ(ن) کی خواتین کی مخصوص سیٹ پر منتخب ہوئی تھی۔ان کی انتخابات میں ایک دمڑی بھی خرچ نہیں ہوئی تھی اور پہلے امتحان میں ہی اس نے ضمیر فروشی کی۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے تمام ممبران اور خواتین ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اپنی اور اپنی پارٹی کی لاج رکھی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ان کے اس عمل سے نہ صرف وطن عزیز پاکستان کے اندر بلکہ بیرون ممالک میں بھی جو روایت رقم کی گئی ہے اس کی قدر کی جارہی ہے اور کسی حد تک پاکستان کا کھویا ہوا وقار بحال ہوا ہے۔ ہم نے پاکستان کے اس imageکو حاصل کرنے کے لئے ابھی بہت لمبا سفر کرنا ہے جو پاکستان مسلم لیگ(ن) کی آخری حکومت کے دور میں تھا۔ بفضل اللہ تعالیٰ پہلا قدم بہت نیک ہے کہ آج عدلیہ آزاد ہے اور عدلیہ کے چیف جسٹس وہ ہیں جنھوں نے ایک فوجی آمر کو چیلنج کیا تھا۔

جناب والا! ہم میں سے کوئی ایک شخص چاہے وہ خاتون ہے یا مرد ہے، وہ قوم کے سامنے شرمندہ اور شرمسار نہیں ہے۔اس پر فخر کرنا مناسب نہیں ہے لیکن ہم عزت کے ساتھ سر بلند کر سکتے ہیں کہ ہم نے قومی مفاد کو اول رکھا ہے اور ذاتی مفادات جو ہم سب کو پیش کئے گئے تھے وہ کسی نے نہیں چنے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!یہ وہ ہاؤس ہے جس کو آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور آپ کی وساطت سے پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ میں نے چاروں فوجی آمروں کا دور دیکھا ہے۔ میں ان چاروں اسمبلیوں کا ممبر رہا ہوں۔ میں نے بڑے بڑے لیڈر اس ملک میں آتے ہوئے دیکھے ہیں کہ جنھوں نے کئی قسم کے ڈرامے رچائے۔یہاں پر بیٹھے ہوئے ممبران اس بات کے گواہ ہیں کہ کسی کو کوئی لالچ نہیں دیا گیا اور کوئی وعدہ نہیں کیا گیا کہ ہمارے ساتھ کھڑے رہو گے تو وزارت ملے گی، مشاورت ملے گی۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے ایک ہی اپیل کی تھی اور اس پر ہی ان سب خواتین اور مرد ممبران نے جواب دیا کہ عدلیہ کو بحال کرانا ہے، چیف جسٹس کو بحال کرانا ہے اور ہم نے عدلیہ کو آزادی دلوانی ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ساتھ چلو گے تو یہ سب ان کے ساتھ چلے ہیں۔آپ نے اور ساری قوم نے بلکہ بیرون ملک بھی طاقتوں نے تسلیم کیا کہ اگر پاکستان میں کوئی لیڈر ہے تو میاں محمد نواز شریف

ہے کہ جس کے ایک نعرے پر ہزاروں نہیں، لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے باہر نکل آئے اور اپنے قائد کا ساتھ دیا۔

معزز ممبران:

قدم بڑھاؤ نواز شریف
ہم تمھارے ساتھ ہیں

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اپنی گڈی چمکانے کے لئے اور اپنی غلط شہرت بنانے کے لئے ایک غلط نعرہ پھیلا رہے ہیں کہ یہ صرف پنجاب کا مسئلہ تھا۔ اگر یہ پنجاب کا مسئلہ تھا تو پھر بلوچستان کے بارڈر کو کیوں بند کیا گیا، سرحد کے بارڈر کو کیوں بند کیا گیا، سندھ پنجاب کے بارڈر کو کیوں بند کیا گیا اور ہمارے جو قافلے سندھ، بلوچستان اور سرحد سے آرہے تھے ان کو بارڈر بند کر کے کیوں روکا گیا؟ ان کو جب روکا گیا تھا تو انھوں نے وہیں پر سڑکوں پر بیٹھ کر دھرنا دیا۔ یہ ملک کا مسئلہ تھا، یہ ساری قوم اور چاروں صوبوں کا مسئلہ تھا اور ایک شخص جس پر سارے صوبے اعتماد کرتے ہیں اور وہ شخص میاں محمد نواز شریف ہے۔

معزز ممبران:

چاروں صوبوں کی آواز
میاں نواز میاں نواز

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ایک وقت وہ بھی تھا جب یہی پیپلز پارٹی اپنی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے کئے ہوئے اقرار کا پابند سمجھتی تھی۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ ان کو قتل کیا گیا، کس نے کیا ہے تو آج تک ان کی پارٹی اور قیادت نے اس کی F.I.R درج نہیں کروائی لیکن وہ جو عہد قوم کے ساتھ کر کے گئیں، وہ عہد نامہ جسے Charter of Democracy کہتے ہیں انھوں نے اس کا بھی خیال نہیں رکھا۔ اب جب انھوں نے مسلم لیگ کے قائد اور مسلم لیگ کی عوامی طاقت دیکھی تو بفضل اللہ تعالیٰ کیونکہ فضل اسی اللہ تعالیٰ کی ذات کریم کا ہے کہ اب وہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ Charter of Democracy پر عمل کیا جائے۔

جناب سپیکر!آپ نے دیکھا ہے اور سارے وطن نے دیکھا ہے کہ صبح جب وزیر اعظم کی طرف سے اعلان ہوا کہ ہم چیف جسٹس اور باقی جج صاحبان چاہے وہ سپریم کورٹ کے ہیں یا ہائی کورٹ کے ہیں ان کو بحال کرتے ہیں تو اسی وقت میاں محمد نواز شریف صاحب نے لانگ مارچ کو ختم کیا کیونکہ میاں محمد نواز شریف تخریب کار نہیں، ان کا کوئی ذاتی مقصد نہیں، ان کی کسی کے ساتھ جنگ نہیں، ان کا کسی کے ساتھ اختلاف نہیں، صرف اور صرف وطن کی محبت اور وطن کی خدمت کا جذبہ تھا کہ اسی وقت انھوں نے call دے دی کہ اب ہمارا لانگ مارچ ختم ہوتا ہے کیونکہ ہمارا مطالبہ منظور ہو گیا ہے۔ اگر وہ چاہتے تو وزیر اعلیٰ کی بحالی تک اسلام آباد کی طرف چلتے رہتے تو ان کے فرشتے بھی میاں شہباز شریف کو بحال کرتے کیونکہ اس وقت قوم کا دباؤ اس قسم کا تھا کہ اگر وہ چاہتے تو 17ویں ترمیم کا مطالبہ کرتے اور جو کچھ بھی چاہتے تو اس وقت کروا سکتے تھے لیکن نہیں، انھوں نے چاہا کہ ملک میں امن رہے۔ آپ نے دیکھا کہ جتنے گھنٹے بھی ان کا یہ کارواں چلتا رہا کہیں ایک street lamp نہیں ٹوٹا اور کسی نے کسی درخت کی شاخ اور پتے کو بھی نہیں توڑا، کسی کے دروازے اور کھڑکی کے شیشے کو نہیں توڑا بلکہ دوسری طرف سے دھمکیاں آ رہی تھیں۔ ان کے لئے تو آنسو گیس کھلونا بن چکی ہے۔ وہ انسانی جان کو کچھ نہیں سمجھتے لیکن یہ حقیقت ہے کہ آئی جی پنجاب جو ان کا پٹھو ہے، جو سیاسی آئی جی لگایا گیا ہے وہ اس وقت سیاست کر رہا ہے اور ملازمت سرکار نہیں کر رہا۔ اس نے وہاں پر گولی چلانے کا حکم دے دیا تھا۔

معزز ممبران: شیم، شیم۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان اشخاص کو بھی شاباش کہنا چاہوں گا کہ جنھوں نے قوم کی طرف دیکھا اور غیر قانونی اور غیر آئینی حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ سروس سے مستعفی ہو گئے لیکن گولی چلانے کا حکم pass on نہیں کیا۔ وہ لاہور کا D.C.O بھی تھا جو مستعفی ہو گیا اور غالباً ایک دو S.P بھی تھے جن میں لاہور کا S.P Investigation اور گوجرانوالہ کا ایک S.P تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے پھر ایک نئی تاریخ رقم کی ہے کہ آمر کا حکم آئینی ہو تو وہ تو کوئی نہیں کہے گا کہ نہ مانے کیونکہ آئین کا ہم بھی احترام کرتے ہیں اور اس کا ہر افسر کو احترام کرنا بھی چاہئے لیکن جہاں انسانی جانیں لینے کا غیر آئینی حکم دیا گیا تھا تو انھوں نے انکار کیا۔ میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اپنے ساتھیوں خصوصاً اُن خواتین اور حضرات کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی پارٹی کی لاج رکھی اور اپنے ملک کی خدمت میں ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شوکت عزیز بھٹی صاحب!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! 16۔مارچ کا دن پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ 16۔مارچ سوموار کے دن اس پاکستان کے قائد انقلاب کو اللہ تعالیٰ نے یہ انقلابی کام کرنے کی استطاعت دی کیونکہ انہیں ایک آمر نے اپنی جان چھڑانے کے لئے یہاں سے نکال کر مدینہ شریف بھیج دیا تھا لیکن کالی کملی والے کے صدقے جب وہ آئے تو عوام کے دلوں میں جگہ بنی۔

انقلاب دل سے نکلتا ہے جب قلب میں تبدیلی آتی ہے

لوگوں کے دلوں میں وہ تبدیلی آئی کہ میاں محمد نواز شریف قائد انقلاب بنے۔ آپ دیکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں موقع دیا تو 16۔مارچ سوموار کا دن کتنا باعث برکت دن ہے کہ میرے آقا حضرت محمد ﷺ بھی اس دنیا میں سوموار کے دن تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو سوموار کا دن تھا، آپ ﷺ کو فتح مکہ ہوئی تو سوموار کا دن تھا، قرآن پاک کا آپ ﷺ پر نزول ہوا تو سوموار کا دن تھا، حجر اسود منعقد کرنے کی تقریب شروع کی تو سوموار کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے عدلیہ کی آزادی کی ابتداء کی نوعیت بھی 16۔مارچ سوموار کی صبح کو میرے قائد کو ملی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! ذرا جلدی wind up کریں تاکہ میں نماز کے لئے وقفہ کروں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اس floor پر یہ قرارداد آنی چاہئے کہ آئندہ 16۔مارچ سوموار کے دن کو عدلیہ کی آزادی کے دن کے طور پر پنجاب میں منایا جانا چاہئے۔ اگر ہماری پارٹی کو حکومت ملے تو اس بات کو وفاقی سطح پر بھی لے آئیں۔

جناب سپیکر: آپ کو اس سلسلے میں کوئی تحریک یا قرارداد لانی چاہئے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! یہ گزارش میں اپنے اس وقت کے قائد سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب یا ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سے کرتا ہوں کہ یہ متفقہ طور پر اس بات کے لئے قرارداد لائیں کیونکہ یہ تاریخی event ہے۔ یہ اس قائد انقلاب کی مہربانی اور ان کی دانشمندی کا نتیجہ ہے جنہوں نے ایک انقلاب 28۔ مئی 1998 کو برپا کیا، انہیں پانچ دفعہ ٹیلیفون آئے لیکن پھر بھی چھ ایٹمی دھماکے کئے اور اس ملک کی بقاء اور سلامتی کی ضمانت بنے۔ آج 16 کروڑ عوام انصاف کو ترس رہے تھے۔ میں اس ملک کے تمام طبقوں بالخصوص کالے کوٹوں اور کالے کیمرے والوں کا بھی ذکر کروں گا کہ انہوں نے بھی اس تحریک میں اتنا ہی حصہ لیا جتنا باقی تمام طبقات اور سیاسی پارٹیوں نے لیا کیونکہ ان کے بغیر یہ کام اس حد تک ممکن نہ تھا۔ میں میڈیا والوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران خواتین اور بھائیوں کو جنہوں نے عزت کو اپنی ماں اور غیرت کو اپنے باپ کا درجہ دیا ہے کیونکہ کوئی بِکا نہیں، کوئی جھکا نہیں۔ تاریخ آپ سب کو انشاء اللہ سنہری حروف سے یاد کرے گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب نماز کے لئے آدھے گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے اور ٹھیک پونے سات بجے ہم دوبارہ ملیں گے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے آدھے گھنٹہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے آج اس اہم بحث میں حصہ لینے کا موقع دیا۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ:۔

کبھی تاج و تخت و سپاہ سے کوئی معتبر نہ ہو سکا
جو حسین ہے وہ حسین ہے جو یزید ہے وہ یزید ہے

جناب سپیکر! 16-مارچ کو ایک فیصلہ ہو گیا تھا، ایک تقسیم ہو گئی تھی کہ پاکستان میں کون سی عوام حسین کے ساتھ ہے اور کون سی یزید کے ساتھ ہے۔ کون حسینیت کا علمبردار ہے اور کون یزیدیت کا پرچار کرتا ہے اور کون رسوائی کے ساتھ ہے اور کون عزت ووقار کے ساتھ ہے۔ مجھے یہ بات کہنے میں بھی کوئی عار نہیں ہے کہ قائد پاکستان جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے کہا تھا کہ قائد انقلابِ پاکستان، میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ مسیحا پاکستان ہیں انہوں نے پاکستان کی تاریخ میں دومرتبہ انکار کر کے پاکستانی قوم کو زندہ وجاوید کیا تھا۔ مجھے 28- مئی 1998 کا وہ دن بھی یاد آ رہا ہے کہ جب کلنٹن کے پانچ فون آئے لیکن میرے قائد نے چھ دھماکے کر کے یہ بات کہی کہ نہیں، میں نے اپنی قوم کو زندہ وجاوید کرنا ہے۔ میں نے پاکستان اور پاکستانی قوم کو دنیا کی نظروں میں سر فخر سے بلند کر کے جینے کا موقع دینا ہے۔ اس کے بعد 16-مارچ کا دن آیا پھر میرے قائد کو امریکن سفیر، پولیٹیکل آفیسر اور پاکستان کی سکیورٹی، پاکستان کی ایجنسیاں بار بار کہہ رہی تھیں کہ سکیورٹی کا خطرہ ہے آپ باہر نہ نکلیں لیکن قائد نے کہا نہیں، میں نے اپنی پاکستانی قوم کے لئے اس ملک میں عدلیہ کی بحالی کے لئے، اس ملک میں عدلیہ اور میڈیا کی بحالی کے لئے نکلنا ہے پھر قائد میاں محمد نواز شریف جب اپنے گھر سے باہر نکلے تو میں نے وہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور چشم فلک بھی انسانوں کا انبوہ دیکھ رہی تھی جہاں سر ہی سر نظر آ رہے تھے اور میں یہ بات بڑے یقین سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی بوڑھی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو جو کہ گھریلو تھیں ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، ان کی آنکھوں میں یہ بات بار بار نظر آ رہی تھی، وہ یہ سمجھ رہی تھیں کہ یہ ہماری قوم کا نجات دہندہ ہے جو قوم کو ساتھ لے کر چلا ہے اور ان کی آنکھیں میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو پکار پکار کر کہہ رہی تھیں کہ:

گردشیں لوٹ گئیں تیری بلائیں لے کر
اپنے ہی کاندھوں پر اپنی چتائیں لے کر
ہر شہر میں گھٹن تھی عارف
جب تو آیا تھا تازہ ہوائیں لے کر

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ 16-مارچ کا دن اس پاکستانی قوم کے لئے ایک انقلاب کا دن تھا اور مجھے یہ بات کہنے میں بھی عار نہیں ہے کہ پاکستان کی قوم کو زندہ و جاوید کرنے میں میاں محمد نواز شریف نے اپنا کلیدی کردار ادا کیا ہے اور انہوں نے یہ بات ثابت کی ہے کہ آج اگر کوئی پاکستان کا نہیں بلکہ اُم اسلام کا لیڈر ہے تو وہ صرف اور صرف میاں محمد نواز شریف ہے۔ میں اسی بات پر اتفاق کروں گا اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے ساتھیوں کو اور خصوصاً یونیفیکیشن گروپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے لالچوں کے انبار میں، وزارتوں کو پاؤں کی ٹھوکروں پر رکھتے ہوئے اور دس دس کروڑ کے چیکوں کو پاؤں کے جوتے کی نوک پر رکھتے ہوئے یہ کہا کہ نہیں ہم نے اپنی قوم کو اس طرف لے کر جانا ہے جہاں میرٹ کا بول بالا ہو گا، جہاں جمہوریت ہو گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

چودھری عبدالغفور: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ 16-مارچ کا دن جیسے میرے بھائی بتا رہے تھے کہ یقیناً یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک بڑا اہم ترین دن ہے۔ جب پوری قوم ایک دوراہے پر کھڑی تھی۔ ایک طرف پاکستان کا مستقبل تھا اور دوسری طرف وہ لوگ تھے جو اس ملک اور قوم کی روح پر گہرے زخم لگانا چاہتے تھے۔ جب اس صوبے کے اندر میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے بطور چیف منسٹر یہاں پر فرائض منصبی سنبھالا اور within a few months پورا پاکستان اس چیز کا گواہ ہے بلکہ پوری دنیا اس چیز کی گواہ ہے کہ جناب شہباز پاکستان نے ایک انقلاب برپا کیا۔

جناب والا! پھر کیا ہوا؟ ایک سازش ہوئی اور وہ سازش پاکستان اور پاکستان کے اداروں کے خلاف تھی۔ وہ سازش particularly پنجاب اسمبلی کے خلاف تھی اور جب پنجاب کے اس گورنر نے آئین کے آرٹیکل 234 کا غلط استعمال کرتے ہوئے اس وقت یہاں پر گورنر راج لگایا جب پنجاب تعمیر و ترقی کے راستے پر گامزن تھا، جب ہر شخص کو انصاف مل رہا تھا اور ہر غریب کو 2 روپے کی روٹی مل رہی تھی۔ ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر کے اندر ایک انقلاب برپا ہو گیا تھا جب شہباز پاکستان پنجاب کی طرف سے سندھ کو گندم سپلائی کر رہے تھے اور کہیں تحفے میں گندم دی جا رہی تھی اور کہیں بلوچستان کے اندر کارڈیالوجی سنٹر بنائے جا رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ پاکستان کے دوست نہیں ہو سکتے۔ وہ اس قوم کے دوست کہلوانے کے حقدار نہیں ہیں جنہوں نے اس تعمیر وترقی کا راستہ روکا اور میرے قائد میاں محمد نواز شریف آج issues کی سیاست کر رہے ہیں، پاکستان اور اس کے اداروں کے تحفظ کی سیاست کر رہے ہیں اور ہم نے ہمیشہ یہ کہا اور قائد میاں محمد نواز شریف کہتے رہے کہ مجھے پاکستان کی ضرورت ہے، پاکستان کے اداروں کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے اور اس ملک کو استحکام دینے کی ضرورت ہے۔

جناب والا! میں آج پنجاب اسمبلی کے اس floor پر کھڑے ہو کر کہتا ہوں کہ آپ نے اس بُرے وقت میں جو پنجاب اسمبلی اور پنجاب کی عوام پر بہت برا وقت تھا، آپ نے اسمبلی ہال کے اندر اور پھر کبھی پنجاب اسمبلی کی سیڑھیوں پر جو اجلاس منعقد کئے۔ I think this is the first time in the history of Pakistan کہ آپ نے اتنا bold step لیا اور میں سمجھتا ہوں کہ 2009 کے اندر یہ وہ کام ہوا جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پاکستان کے اندر اگر عدلیہ آزاد ہوئی ہے اور میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے عدلیہ کی آزادی کی جنگ لڑی ہے یہ بھی پاکستان کے اندر پہلی دفعہ ہوا ہے اور میرے بھائی ابھی بتا رہے تھے کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف کو threat کرنے کی کوشش کی جاری تھی، کبھی بتایا جا رہا تھا کہ آپ کے خلاف کچھ calls trace ہوئی ہیں کہ میاں محمد نواز شریف آپ کی جان کو خطرہ ہے۔ کبھی American ambassador انہیں ٹیلی فون کر رہی تھی اور کبھی میاں محمد شہباز شریف کو ٹیلی فون کر کے یہ کہہ رہی تھی کہ میاں محمد نواز شریف کو باہر نکلنے سے روکا جائے ان کی جان کو خطرہ ہے۔ پوری دنیا کے اندر ایک عجیب ماحول تھا اور ایک عجیب scene create ہوا تھا۔ پوری دنیا کی نظریں پاکستان اور پاکستانی قوم کے اس لیڈر پر لگی ہوئی تھیں لیکن میاں محمد نواز شریف نے یہ ثابت کیا کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ کبھی کسی سے نہیں ڈرتا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا پھر وہ سب سے ڈرتا ہے پھر میرے قائد نکلے اور پھر انہیں اس دن صبح ایک خط دیا گیا کہ جناب آپ کو نظر بند کیا گیا ہے اور آپ کو نظر بند کیا جاتا ہے۔ میرے قائد نے کہا کہ ہم کسی ایسے غیر آئینی اور غیر قانونی آرڈر کو نہیں مانتے اور اس دن پوری پاکستانی قوم کو یہ لوگ لانگ مارچ سے روکنا چاہتے تھے کہ لاہور سے یہ لانگ مارچ ہو گا اور اسلام آباد لوگ جائیں گے اور ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ جو 16۔مارچ کو

عدلیہ آزاد ہوئی ہے ہم نے اپنے مقاصد 11-مارچ کو ہی حاصل کر لئے تھے۔ جب میرے قائد کو نظر بند کرنے کی بات ہو رہی تھی تو پوری قوم یہ کہہ رہی تھی کہ:

آباد رہیں گے ویرانے شاداب رہیں گی زنجیریں
جب تک دیوانے زندہ ہیں پھولیں گی پھلیں گی زنجیریں
یہ جو زنجیروں سے باہر ہیں آزاد انہیں بھی مت سمجھو
جب ہاتھ کٹیں گے ظالم کے اس وقت کٹیں گی زنجیریں

جناب سپیکر! میں اس چیز کا چشم دید گواہ ہوں جب اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے لاء منسٹر صاحب ایک اوپن وہیکل کے اندر سوار تھے اور ہمارے دوسرے لوگ بھی اس کے اندر سوار تھے اور اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے میرے قائد میاں محمد نواز شریف اکیلے گھر سے نہیں نکلے بلکہ یہ چیز بڑی اہم ہے کہ ان کا پورا خاندان ان کے ساتھ نکلا اور ان کے تمام ساتھی ان کے ساتھ نکلے اور دیکھتے ہی دیکھتے انسانوں کا ایک سمندر تھا۔ میاں محمد شہباز شریف نے کچھ دن پہلے ہی کہا تھا کہ ابھی ہم جہلم نہیں پہنچیں گے کہ ان کی ٹانگیں کانپ جائیں گی اور عدلیہ کو آزاد کرنا پڑے گا لیکن وہ تو شاہدرہ تک برداشت نہیں کر سکے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ سوموار کا یقیناً ایک مقدس ترین دن تھا کہ ربیع الاول شریف کا مہینہ ہے اور ٹائم بھی فجر کا تھا جس وقت پاکستانی قوم کو یہ خوشخبری ملی۔

جناب والا! میں آج میاں محمد نواز شریف کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ اقتدار ہمارا مسئلہ نہیں، ہمارا مسئلہ پاکستان ہے اور پاکستان کے ادارے ہیں اور اب کوئی ڈکٹیٹر اس ملک پر شب خون نہیں مار سکتا اور اب کوئی ڈکٹیٹر گن پوائنٹ پر اس ملک اور اس ملک کے اداروں پر قبضہ نہیں کر سکے گا اور اب پاکستان کے اندر آج عدلیہ آزاد ہے اور میرے قائد کے ساتھ جہاں پوری قوم تھی وہاں امریکن نیوز پیپر اٹھا کر دیکھئے، پورا میڈیا دیکھئے اور اس موقع پر میں on the floor پاکستان کے میڈیا کو سلام پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس میں پاکستان کے میڈیا کا بڑا اہم role تھا اور آج میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کے اندر media war ہے اور ہم نے as a Muslim, as a nation اپنا image build up کرنا ہے اور اس کے اندر میڈیا کا سب سے اہم role ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میڈیا نے اپنا role احسن طریقے سے نبھایا ہے۔

جناب سپیکر! جب ہم گھر سے نکلے تھے، میں آپ کو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ چھ چھ ماہ کے بچوں کو لوگ لے کر سڑکوں پر کھڑے تھے اور پردہ دار خواتین کھڑی تھیں، ان کی آنکھوں میں دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا کہ یہی وہ مسیحا ہے جس نے اس قوم کو صحیح اور سیدھے راستے پر لے کر چلنا ہے، یہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے اس قوم کو ایشیا کا ٹائیگر بنانا ہے اور یہی وہ میاں محمد نواز شریف ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے میری ان جوان بہنوں کو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہوں کہ اب کسی جامعہ حفصہ اور پاکستان کی بیٹیوں پر کسی کو گولی چلانے کی اجازت نہیں دے گا۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جو میرے قائد کی گاڑی کے ساتھ دوڑ رہے تھے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ بچے کہہ رہے ہوں ہاں یہی وہ پاکستانی قوم کا لیڈر ہے جو کبھی باجوڑ اور مسجد کے اندر حافظ قرآن بچوں پر کسی کو بمباری کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

جناب والا! پورے ملک کے اندر لانگ مارچ ہوا ہے اور آج جو لوگ پاکستان سے دشمنی کرنا چاہتے ہیں اور جو اس system کو collapse کرنا چاہتے ہیں اور جو اس system کو جام کرنا چاہتے ہیں میں انہیں آج on the floor یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے پاکستان اور پاکستانی قوم پر سازشوں سے باز آئیں کیونکہ آج اگر یہ ملک ہے تو ہماری ماں اور بہنوں کے سروں پر دوپٹے محفوظ ہیں اور آج پھر سازشیں ہو رہی ہیں اور پھر کوئی press conference کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! آج ہم ان لوگوں کو warn کرنا چاہتے ہیں جو اس سسٹم کے خلاف ہیں کہ آج پاکستان کا چیف جسٹس افتخار محمد چودھری ہے اور اب پاکستان کے اندر ہر شخص کو انصاف ملے گا اور میں آج انہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

جس کا ڈر تھا کہ جلا دے گی آشیاں میرا
وہ چنگاری ہم نے اپنے لہو سے بجھا دی ہے

جناب والا! جب میرے قائد نکلے تو بالکل ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہے ہوں۔

جب راہ وفا میں نکلو تو گھر نہیں رہتا
آنکھوں میں آنسو، شانوں پر سر نہیں رہتا
جب تیر ترازو بن جائے تو پھر کسی کا ڈر نہیں رہتا

جناب سپیکر! میں آج آپ کو اور آپ کے role کو جس کو پنجاب اور پاکستان بلکہ پوری دنیا دیکھ رہی تھی اس پنجاب اسمبلی کے ایوان کو سلام پیش کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ عدلیہ کی آزادی پاکستان کی بقا کی جنگ تھی۔ اب پاکستان کو کچھ نہیں ہو گا۔ یہ ملک قائم رہنے کے لئے بنا تھا۔ اب اس ملک کے خلاف کوئی سازش نہیں ہو سکے گی۔ میں نے اس دعا کے ساتھ اپنی بات ختم کر دی کہ:

یارب! میری ارض پاک پہ اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں سے خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
یہاں جو سبزہ اُگے وہ سرسبز رہے صدیوں
اور ایسا سبز جس کی کوئی مثال نہ ہو
یارب! میرے کسی بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

جناب سپیکر! اللہ کریم آپ سب کا اور اس قوم کا حامی و ناصر ہو۔ بہت شکریہ

خواجہ محمد اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا بھول گیا ہوں۔ ہمارے ایک معزز ممبر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے اس ایوان کے منسٹر اوقاف جن کی حال ہی میں تیسری شادی ہوئی ہے تو اس میں، میں آپ کی وساطت سے پورے ایوان اور پورے پنجاب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان کے ولیمہ کا 23۔مارچ کا دن رکھا گیا ہے اور انشاء اللہ اس کا ٹائم باقاعدہ وہ بعد میں بتائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، کاشف صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب عدلیہ کی بحالی کے لئے دھرنے کا اعلان کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: راؤصاحب! آپ اپنی بات کریں، ادھر کیا دیکھ رہے ہیں؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ جب عدلیہ کی بحالی کے لئے دھرنے کا اعلان کیا گیا تو سمندری میں مقامی پولیس نے مسلم لیگی ناظم ملک خالد بلال کے گھر چھاپہ مارا۔ ان کے نہ ملنے پر ان کے اہل خانہ سے بد تمیزی کی اور مقامی پولیس نے من گھڑت ایف آئی آر درج کر کے non bailable offence لگا کر ان کے cousins کو گرفتار کیا اور بھرے بازار میں سر عام ان پر تشدد کیا اور پھر ان کے باقی تمام دوستوں کو دکانوں سے اٹھا کر ان پر بھی تشدد کیا۔ ابھی تک وہ مسلم لیگی کارکن remand پر ہیں اور وزیر اعظم کے اعلان کے باوجود ابھی تک انھیں اس مقدمے سے فارغ نہیں کیا گیا۔

(اس مرحلہ پر حاجی احسان الدین قریشی ایوان میں داخل ہوئے
تو معزز ممبران نے ڈیسک بجا کر ان کو شادی کی مبارکباد دی)

لہذا میری گزارش ہے کہ ہوم سیکرٹری پنجاب اور آئی جی پنجاب کو direction دی جائے کہ مسلم لیگی ناظم ملک خالد بلال ہمراہ پچاس نامعلوم افراد پر جو مقدمہ درج کیا گیا ہے اسے خارج کیا جائے اور جو لوگ گرفتار ہیں انھیں فوراً رہا کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے بھی مبارکباد دینی ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! 16۔ مارچ کے حوالے سے مجھ سے پہلے بہت سارے فاضل ممبران نے بات کی ہے۔ 16۔ مارچ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے۔ بلا شبہ قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت کی وجہ سے مسلم لیگ (ن) کے کارکنان کی وجہ سے، اس میں جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کے لوگ بھی ہمارے ساتھ تھے، اس میں وکلا ہمارے ساتھ تھے، میڈیا ہمارے ساتھ تھا، سول سوسائٹی ہمارے ساتھ تھی اور جیسے میرے قائد نے کہا تھا کہ محترمہ بے نظیر کی روح بھی ہمارے ساتھ ہو گی اور واقعی ان کے جیالوں کی دعائیں بھی ہمارے ساتھ تھیں میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم نکتے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، میرا تعلق شہر لاہور اور اندرون شہر

سے ہے۔میرے حلقے کے بہت سے لوگ پتنگ بازی کے کام سے وابستہ ہیں اور ہر سال لاہور میں بسنت کا تہوار منایا جاتا ہے مگر بسنت کے تہوار کی وجہ سے بہت سی معصوم جانیں ضائع بھی ہوتی رہیں اور یہی وجہ تھی کہ ہم نے اس سال بسنت نہ منانے کا فیصلہ کیا مگر میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ صرف لانگ مارچ کی تیاری روکنے کے لئے ایک مکروہ سازش تیار کی گئی اور عوام کے مزاج اور سوچ کے خلاف بسنت کی اجازت دی گئی۔ڈور کی وجہ سے ایک بچی کی گردن کٹ گئی اور وہ مر گئی، دو بچے کرنٹ سے جاں بحق ہوئے اور اس دن جواندھی گولیاں چل رہی تھیں ان سے بہت سارے لوگ زخمی ہوئے۔ میں کل میوہسپتال میں ایک نوجوان کی خبر لینے گیا اسے بھی ایک اندھی گولی لگی تھی اس کا liver and lungs damage ہو چکے تھے۔اس کا والد مر چکا ہے، والدہ کینسر کی مریضہ ہے، اس کی دو بہنیں ہیں اور وہ واحد کفیل تھا۔میں اسمبلی کے floor پر کہنا چاہتا ہوں کہ اس سارے کردار کے اصل ملزم کا نام سلمان تاثیر ولد ایم ڈی تاثیر ہے اور اس وقت اس کی رہائش گورنر ہاؤس میں ہے۔میری ارباب اقتدار اور اعلیٰ عدالتوں سے یہ گزارش ہے کہ اس پر قتل اور اقدام قتل کا مقدمہ درج کرنا چاہئے اور اسے انصاف کے کٹہرے میں لانا چاہئے۔وہ بچیاں ہم سب کی بچیاں تھیں، وہ ہماری ہی بیٹیاں تھیں جو آج قبروں میں سو رہی ہیں اور ان کے گھروں میں ماتم ہے۔اس شخص نے صرف لانگ مارچ کو flop کرنے کے لئے بسنت کا شوشہ چھوڑا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلو، وہ بات ہو گئی ہے اب اگلی بات کریں۔اگر آپ عدلیہ کے بارے میں کوئی بات کہنا چاہتے ہیں تو کہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ بات ریکارڈ اور تاریخ میں رہنی چاہئے کہ اس ساری گھناؤنی سازش کا اصل کردار سلمان تاثیر تھا۔پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، الیاس چنیوٹی صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم بھی لائن میں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بھی خیال کریں، وہ بھی آپ کے ساتھی ہیں۔چنیوٹی صاحب! میں گزارش کروں گا کہ مختصر بات کریں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس تحریک کی کامیابی میں جہاں میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، افتخار محمد چودھری، وکلاء، سول سوسائٹی، ہمارے اراکین اور میڈیا کا کردار ہے وہاں میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھی ہمارے اوپر تھا چونکہ حدیث پاک ہے کہ "یداللہ علی الجماعت" اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھی جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس وقت میاں محمد نواز شریف لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی جماعت کے لیڈر تھے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ تھی۔ میں نے سنا اور دیکھا کہ بہت ساری بوڑھی مائیں راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس تحریک کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھیں اور نفل پڑھ رہی تھیں۔ آج بھی مجھے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے فون آئے اور وہاں کے دوستوں نے بتایا کہ آپ کی اس تحریک کی کامیابی کے لئے ہم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بیٹھ کر روزے رکھے ہیں اور دعائیں کی ہیں اس لئے میں اس کامیابی پر پوری پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا! اس تحریک کے دوران پیپلز پارٹی نے لالچ بھی دیئے اور دھمکیاں بھی دیں کہ اگر آپ ہماری بات نہیں مانیں گے تو ہم اپنی حکومت لاکر آپ کے فنڈز روک لیں گے لیکن میں اپنی جماعت کے خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہمارے ساتھ جو فارورڈ یا یونیفیکیشن بلاک ملا ہے میں ان سب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے کسی لالچ اور طمع کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک نظریے کا ساتھ دیا۔ میاں محمد نواز شریف صاحب کی اس تحریک نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب مقصد نیک ہو، قیادت مخلص ہو اور عوام پُر جوش ہو تو پھر کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔

جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

جناب سپیکر! لانگ مارچ میں کشمیر اور ملک کے چاروں صوبوں کی عوام نے شرکت کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ مسئلہ صرف پنجاب کا نہیں تھا بلکہ پورے پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کا تھا اس لئے میں اس تحریک کی کامیابی پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف صاحب اور صدر پاکستان مسلم لیگ میاں محمد شہباز شریف صاحب، چیف جسٹس افتخار محمد چودھری صاحب، تمام وکلاء، سول سوسائٹی اور میڈیا کے تمام نمائندوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب طاہر خلیل سندھو صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! آپ کے پاس لسٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے پاس لسٹ ہے لیکن کچھ حقوق ہوتے ہیں، ذرا ان کو ملحوظ رکھیں۔ جی، خلیل طاہر صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ۔ میں نے پڑھا تھا۔

ہم اگر آج خواب دیکھیں گے لوگ کل انقلاب دیکھیں گے
ہم گزر کر لہو کے موسم سے سولیوں پر گلاب دیکھیں گے

جناب سپیکر! جہاں پر قائدین کی بہتات نے قیادت کا فقدان پیدا کر دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر 17 کروڑ عوام کی ایک ہی قیادت میاں محمد نواز شریف صاحب نے جو دلیرانہ قدم اٹھایا ہے I will be very short کہتے ہیں کہ نیک کام کا آغاز بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اس کا انجام قوموں کی تقدیر بدل دیتا ہے۔ اسی طرح 15 تاریخ کی شروعات تھیں، وہ لگتا تھا بڑی مشکل تھیں لیکن خادم اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ ہم جہلم نہیں پہنچیں گے تو اس سے پہلے عدلیہ بحال ہو چکی ہو گی لیکن جہلم سے بھی 90 میل پہلے یہ فیصلہ ہو گیا بلکہ یہ انصاف ہو گیا کہ عدلیہ بحال ہو گئی۔ افتخار محمد چودھری صرف ایک فرد کا نام نہیں ہے بلکہ ایک تحریک کا نام تھا جو کامیاب ہوئی ہے۔ میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ان کی عظمت دیکھئے کہ جس وقت ان کا نوٹیفکیشن جاری ہوا تو اس کے بعد انھوں نے کسی بھی شخص سے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ چونکہ اب میں چیف جسٹس کے منصب پر فائز ہو گیا ہوں لہذا اب میں اپنے ایسے دوستوں سے نہیں ملوں گا جنھوں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔

جناب والا! میں آج یہاں پر میڈیا کو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر کچھ چینل بند ہوئے وہاں پر 17 کروڑ عوام کا ہر فرد ایک channel کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ آپ دیکھیں، وہ کہتے ہیں کہ جب قومیں جوش میں آتی ہیں تو پھر بادشاہیاں ہل جاتی ہیں۔ آج پوری 17 کروڑ عوام جیتی ہے۔ عوام اس لئے جیتی ہے کیونکہ قائد کا جذبہ ٹھیک اور نیک تھا۔ یہ صرف پنجاب کی جنگ نہیں تھی۔ ہم نے آج فیصل آباد بار کونسل میں مولانا فضل الرحمٰن کا داخلہ تاحیات اس لئے بند کیا ہے کیونکہ اس نے وفاق کے خلاف بات کی ہے۔ اس نے وحدانیت کے خلاف بات کی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں تنگ نظری سے کام نہیں لینا چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے بھی اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دلیرانہ کردار ادا کیا ہے۔ان مشکل اور نامساعد حالات میں آپ نے سیڑھیوں پر بیٹھ کر اور اپنی طبیعت کے ناساز ہونے کے باوجود بھی اجلاس منعقد کیا ہے اس پر میں آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا کہ:۔

وہ صبح کبھی تو آئے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
جب کالی صدیوں کے سر سے رات کا آنچل ڈھلکے گا
جب امبر جُھوم کے ناچے گا
جب دھرتی نغمے گائے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
مانا کہ تیرے میرے ارمانوں کی قیمت کچھ بھی نہیں
مٹی کا بھی کچھ مول ہے پیارے انسانوں کی قیمت کچھ بھی نہیں
انسانوں کی عصمت جب جھوٹے سکوں میں نہ تولی جائے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی
وہ صبح کبھی تو آئے گی

جناب سپیکر: جی، رضوان گل صاحب!

جناب رضوان نوویز گل: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے احسان قریشی صاحب کو تیسری شادی اور چودھری عبدالرزاق ڈھلوں صاحب کو دوسری شادی پر مبارک باد دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔آپ relevant رہیں۔

جناب رضوان نوویز گل: میں ان کو مبارک باد دینا چاہوں گا اور ان سے وہ گر بھی پوچھنا چاہوں گا کہ وہ یہ شادیاں کیسے کر لیتے ہیں کیونکہ میری تو ایک شادی بھی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: آپ یہ مبارکباد ان کے پاس جا کر دیں۔

جناب رضوان نوویز گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تعریف اس خدا کی جس نے میاں محمد نواز شریف صاحب کو پاکستان کی قوم کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ 16 مارچ کو تاریخی فیصلہ ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں صاحب نے جو بات اپنے جلسوں میں کہی تھی کہ آپ اسلام آباد یہ نیت کر کے جائیں کہ ہمیں اپنے مفاد کے لئے نہیں، میاں صاحبان کی بحالی کے لئے نہیں بلکہ صرف پاکستان کے لئے، عدلیہ کی بحالی کے لئے اور قانون کی بالادستی کے لئے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے پوری قوم کی دعاؤں کی بدولت میاں محمد نواز شریف صاحب کو کامیابی سے نوازا ہے۔ میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ آپ نے اس عمر میں بھی جس جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب رضوان نوویز گل: جناب سپیکر! آپ نے جس دلیری اور جرأت مندانہ طریقے سے اسمبلی کے اجلاس کو سیڑھیوں پر چلایا ہم نے اس تاریخی اجلاس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں تیسرا اسلام اپنے اس نوجوان ممبر کو پیش کرنا چاہوں گا جو اس وقت اسمبلی میں موجود نہیں، ان کا نام سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تاریخی اور خوشی کے موقع پر آج ان کو بھی credit جاتا ہے۔ میں نے سردار صاحب کے ساتھ دس دس گھنٹے سفر کیا ہے اور میں نے ہمیشہ انھیں نوجوانوں سے دس قدم آگے پایا ہے۔ ہم پنجاب کے مختلف اضلاع میں گئے ہیں، سپریم کورٹ کی تاریخوں میں گئے ہیں لیکن کبھی بھی میں نے سردار صاحب کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار نہیں دیکھے۔ اس حوالے سے پنجاب اسمبلی نے اہم کردار ادا کیا۔ میں پنجاب کے عوام کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے جن نمائندوں کو منتخب کر کے اسمبلی میں بھیجا، ان کے حوالے سے آج پنجاب کے عوام کا سر فخر سے بلند ہے۔ ان ممبران نے تمام offers کو ٹھکرا دیا، پیسوں اور وزارتوں کی offers کو ٹھکرا دیا اور ان تمام offers کو جوتے کی نوک پر رکھا۔ یہ team منتخب کر کے سردار صاحب نے میاں صاحب کے حوالے

کی تھی۔ یہ انہی کے بورڈ کے فیصلے ہیں جو آج اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔اس کے علاوہ میں media کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ اس ساری تحریک میں media کا بڑا role رہا ہے۔ میں پنجاب پولیس کو بھی سلام پیش کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔انہوں نے بھی پوری ذمہ داری سے پاکستان کا شہری ہونے کے ناتے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ میں تاجر حضرات کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! 25۔فروری کا فیصلہ آیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ امریکہ سے dictation لینے والے لوگ ہیں۔یہ قطعاً اس ملک کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔یہ اس ملک کی ترقی و خوشحالی نہیں چاہتے۔ میاں صاحبان کا کیا قصور تھا؟ آپ دیکھیں کہ اس ایک سال کے عرصہ میں شہباز پاکستان نے صوبہ پنجاب کے لئے کیا کچھ نہیں کیا؟ میاں صاحب کے دور میں غریب لوگوں کو جو روٹی دو روپے میں مل رہی تھی آج وہی روٹی پانچ روپے میں مل رہی ہے۔ میاں صاحب نے تعلیم کے حوالے سے ہر ضلع میں جا کر بچوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ محکمہ صحت کو دیکھ لیں کہ ہسپتالوں میں ادویات مفت مہیا کی جا رہی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جس طرح 16۔مارچ کا فیصلہ آیا ہے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب میاں صاحبان بھی بحال ہوں گے اور میاں محمد شہباز شریف صاحب اپنی اسی نشست پر آ کر بیٹھیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا محمد افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! 16۔مارچ کا دن پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے ایک یادگار دن ہوگا۔ پاکستان کے عوام اور مسلم لیگ کی قیادت نے بالخصوص جس جرأت مندی کا ثبوت دیا ہے وہ ہمیشہ اچھے لفظوں میں یاد رکھا جائے گا۔ میاں صاحب نے ایک بار پھر جو Leadership کی quality دکھائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ سے آج پاکستان کے عوام اپنے آپ کو تنہا محسوس نہیں کر رہے۔ پاکستان کے عوام کا مورال بلند ہوا ہے۔آج پاکستان میں stock exchange اور property کے rates ایک بار پھر سے اوپر جانے شروع ہو گئے ہیں۔Leadership کی جو مثال قائم ہوئی یہ اپنی مثال آپ ہے۔ میں پاکستان مسلم لیگ(ن) کی Leadership میاں محمد نواز شریف صاحب، میاں محمد شہباز شریف صاحب اور تمام دوسرے مسلم لیگ(ن) کے قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ میں Media کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس نے ایک

تحریک بنانے میں عوام کی امنگوں اور جذبات کی صحیح طور پر ترجمانی کی ہے۔media نے عوام کو اس تحریک کے لئے تیار کیا اور عوام کو بروقت اطلاعات پہنچائیں۔اس بروقت اطلاع پر جس طرح عوام باہر نکلے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔

جناب سپیکر! جہاں ہماری اعلیٰ عدلیہ بحال ہوئی ہے وہاں کچھ لوگ بے حال ہو گئے ہیں اور وہ بے حال لوگ آج بھی سازشیں کر رہے ہیں۔آج بھی ان کے بیانات میں سے دھواں اور بدبو آ رہی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان اور پنجاب بالخصوص سازشوں کے اس چنگل سے ابھی آزاد نہیں ہوا۔میں پنجاب اسمبلی کے مرد، خواتین تمام ممبران کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جن کا بہت بڑا مول لگانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ ڈٹے رہے اور قائم رہے۔انشاء اللہ تعالیٰ وہ ان سازشوں کو ایک بار پھر سے چکنا چور کر دیں گے اور پنجاب کے اندر عوام کی حکمرانی قائم ہو گی۔ہم اپنے اپنے حلقے سے عوام کے نمائندے ہیں، حلقے کے عوام پنجاب کے عوام اور بالخصوص پاکستان کے عوام آج ہم سے خوش ہیں کہ ہم نے ان کی ایماندارانہ نمائندگی کی۔میں فارورڈ بلاک کے ان ساتھیوں کو جو عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے ڈٹے ہوئے ہیں، اپنے مؤقف پر قائم ہیں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میں سندھ کارڈ کے بارے میں ضرور بات کرنا چاہوں گا۔ہمارے لئے یہ شرمندگی کی بات ہے کہ پاکستان کی وہ جماعتیں جو اپنے آپ کو بڑی سیاسی جماعتیں کہتی ہیں انہوں نے ایک بڑی ہی نیچ حرکت کرتے ہوئے اپنے مشکل وقت کے اندر ایک ایسی چیز کو چھیڑنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو رہنے دیں اور touch نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں رہنے دیتا ہوں لیکن میں اس کی مذمت ضرور کروں گا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔اس پر بات نہ کریں۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! لسانیت کی بات نہیں ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: نہیں ہونی چاہئے۔

رانا محمد افضل خان: میں ایک بار پھر آپ کے role کو، پنجاب اسمبلی کے ممبران کے role کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ طیبہ ضمیر صاحبہ!

محترمہ طیبہ ضمیر: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِo اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُo اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَo صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَo آمین

جناب سپیکر: آمین۔

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! You are pride of us. میں سب سے پہلے میڈیا والوں کو salute کرتی ہوں۔ ان کی عظمت کو، ان کے institution کو، کیمرہ مینوں کو، رپورٹروں کو جنہوں نے بھی پاکستان کے لئے، اپنی قوم کے لئے، اس کے وقار کے لئے، عدلیہ restoration کی تحریک کے لئے جو اپنا کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ میں سنہری حروف کے ساتھ لکھا جائے گا۔ قوم کو انہوں نے awake کیا، قوم کو بیدار کیا، ان کو احساس ذمہ داری سمجھایا اور ساتھ ساتھ وہ چلتے رہے۔ 9۔مارچ کو جس وقت چیف جسٹس کو ایک غیر آئینی طریقے سے پرویز مشرف نے depose کیا اور چیف جسٹس نے انکار کیا تو اس وقت وکلاء برادری، سول سوسائٹی اور political parties نے عہد کر لیا کہ اس انکار کو ہم اقرار میں بدلیں گے۔ میں اپنی اسمبلی کے تمام جرأت مند ممبران کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ انہوں نے جس انداز میں اپنے ووٹروں کا بھرم رکھا ہے اور جو ذمہ داری اور ایمانداری ان کے کندھوں پر سونپی گئی تھی اس میں ان کے سامنے نہ کوئی ترغیبات، کوئی لالچ اور نہ کوئی حرص سب ان کے سامنے بے معنی ہو کر رہ گئیں۔ آج وہ چٹان کی طرح مضبوط ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو منہ دکھانا ہے۔ جو mandate لے کر وہ یہاں پر پہنچے ہیں عوام ان سے یہی demand کرتے ہیں کہ وہ ثابت قدم رہیں اور ان کے پایہ استقلال میں کوئی جنبش نہیں آنی چاہئے۔ میں نے ٹی وی چینلز کو کھولا تو اس پر وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی سے ایک صحافی نے سوال کیا کہ میاں صاحبان کا اگلا لائحہ عمل کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ میاں صاحب نہ کہئے۔ ان کا نام ہے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز

شریف۔ یہ بات اچھی لگی اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے جس طرح سے عوام کے مزاج کو دیکھ لیا اور جس طریقے سے اپنا کردار ادا کیا وہ بھی قابل ستائش ہے اور پاک فوج نے بھی ایک احسن کردار ادا کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ وقتوں میں 62 سالہ تاریخ میں جو دھبے لگے ہیں، جو عوام کو دکھ ملے ہیں، جو اداروں میں دراڑیں پڑی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ٹھیک ہو جائیں گی۔ 15۔مارچ اور 16۔مارچ ایک قومی دن تھا، ایک تاریخی دن تھا۔ اللہ رب العزت نے میاں محمد نواز شریف کو ایک ایمان افروز، سیرت اور بصیرت کے ساتھ وہ ولولہ اور عزم دیا جب وہ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر سر فروشی کا جذبہ لے کر باہر نکلے۔ میں کہتی ہوں کہ وہ سعادت مند ایم پی ایز، ایم این ایز، منسٹرز، پولیس اور رفقاء کار جو ساتھ تھے وہ کتنے مبارک تھے۔ ہم لوگ تو راولپنڈی میں دھرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں ہدایات تھیں کہ آپ لوگوں نے راولپنڈی میں پہنچنا ہے لیکن ہماری نظریں ان پر لگی ہوئی تھیں کہ کاش! ہم بھی ہوا میں اڑ کر وہاں پر پہنچ جائیں۔ وہ جذبہ جو قائد کا، عوام کا باہر آنا، رکاوٹوں اور دفعہ 144 کی پروا کئے بغیر کہ میرا ملک مجھے پکار رہا ہے، اگر میاں محمد نواز شریف باہر نہ نکلتے تو خدا کی قسم وہاں پر جو containers لگائے گئے تھے عوام کا یہی عزم تھا کہ وہ ان containers کو جو شاہراہ دستور پر لگائے گئے تھے ان کی دھجیاں بکھیر دیتے۔ وہاں پر جو لوگ پیٹ رہے تھے، چیخ رہے تھے کہ یہاں پر رکاوٹیں لگائی گئی ہیں جن کا بزنس تھا اور جن کا مال و اسباب اس کے اندر تھا اور جو اس کی لوٹ مار ہو رہی تھی عوام کی طبیعت اس کی وجہ سے بہت خراب تھی۔

جناب سپیکر: اب آپ جلدی سے wind up کریں۔ دوسروں کا بھی خیال رکھیں۔ میری بہن دوسروں نے بھی بولنا ہے۔

محترمہ طیبہ ضمیر: جناب سپیکر! 16۔مارچ کے اس قومی دن کو انشاء اللہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایک انقلابی دن تھا، انقلاب کی ایک نوید لے کر آیا ہے، اللہ کے فضل و کرم سے یہ کارواں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں بڑھتا چلا جائے گا۔ جب تک ہم اپنی منزل پر نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک ہم اپنی کوشش کو اپنی جدوجہد کو ختم نہیں کریں گے۔ آئین کے لئے، rule of law کے لئے، اپنے پاکستان کے عوام کے لئے اور جس طریقے سے میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف محنت کرتے ہیں، جس طریقے سے وہ میرٹ کو پاکستان میں رائج کرنا

چاہتے ہیں، جس طریقے سے وہ ہسپتالوں کو بہتر بنانا چاہتے ہیں، پاکستان ایک دن دنیا کے نقشے پر مثالی مملکت خداداد بن کر ابھرے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر!اس تاریخی موقع پر اپنا حصہ نہ ڈالنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا ایک اخلاقی جرم ہوگا اس لئے میں نے گزارش کر کے آپ سے ٹائم لیا ہے ورنہ سب دوست میرے سے سینئر بیٹھے ہوئے ہیں۔

حاجی احسان الدین قریشی: اخلاقی نہیں، سیاسی جرم بھی ہوگا۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): میں اس تاریخی اجلاس اور اس تاریخی موقع پر آج پاکستان کے 16 کروڑ عوام کو اس بات کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 28۔ مئی 1998 جس دن پاکستان دنیا کی پہلی اسلامی ایٹمی طاقت بنا تھا اور قائداعظم محمد علی جناح کے خواب کی تعبیر مکمل ہوتے ہوئے آج اس کا دوسرا اہم مرحلہ میری مراد آزاد اور مضبوط عدلیہ کا قیام جس میں 16۔مارچ کا سورج ایک آزاد عدلیہ کے ساتھ طلوع ہوا۔ میں تمام عالم اسلام کے لئے دعائیں کر رہا تھا، پاکستان کی عدلیہ کے لئے اور پاکستان کی 16 کروڑ عوام بشمول تمام سیاسی جماعتیں پاکستان مسلم لیگ (ن)، تحریک انصاف، جماعت اسلامی، خاکسار تحریک، عوامی ملی پارٹی اور باقی دیگر سیاسی جماعتیں، سول سوسائٹی کے لوگ اور پاکستان کے میڈیا کے وہ ہمارے ساتھی جو ہماری اس جدوجہد اور ہماری اس تحریک میں ہمارے شانہ بشانہ رہے اسی طرح میں سمجھوں گا کہ یہ بے انصافی ہوگی کہ میں اگر اپنے وکلاء بھائیوں کو خراج تحسین نہ پیش کروں کہ جنہوں نے 12۔مارچ 2007 کو شیشے کے محل میں بیٹھے ہوئے اس وقت کے ڈکٹیٹر جنرل مشرف کے محل میں پتھر مار کر مال روڈ پر اپنا خون دے کر اس تحریک کا آغاز کیا تھا اور اس موقع پر میں "جیو ٹی وی" والوں کو اس تحریک میں share کرنے پر ان کی عظمت کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے پاکستانی عوام میں اتنا شعور بیدار کیا کہ 15 اور 16۔مارچ کو ہماری تحریک کامیاب ہوئی۔ میں اس موقع پر پیپلز پارٹی کے ان ساتھیوں کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا جنہوں نے اقتدار کو جوتے کی نوک پر رکھ کر ٹھوکر ماری اور ہماری تحریک کا حصہ بنے۔ میں اس موقع پر بے نظیر (شہید) کی روح کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔

میرے بھائی خواجہ سعد رفیق نے لانگ مارچ سے ایک دن پہلے فرمایا تھا کہ لاہور کی دیواریں بھی ہمارا ساتھ دیں گی اور 15۔مارچ کی دوپہر نے یہ ثابت کر دیا کہ لاہور کی در و دیوار چھوٹے بچے، میری مائیں بہنیں، نوجوان اور بوڑھے ساتھیوں نے جس طرح میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دے کر ایک تاریخ رقم کی، یقین کریں اس کی مثال ماضی میں کبھی بھی نہیں ملتی۔ ہم نے چیف جسٹس کا استقبال 14۔جون کو لاہور میں دیکھا تھا لیکن 15۔مارچ کی شام کو ہم نے راوی روڈ اور شاہدرہ پر اپنے قائد کے لانگ مارچ میں عوام کی جو participation تھی وہ اسے مات کر گئی۔ میں اس موقع پر اب یہ امید کروں گا کہ جس طرح دفاع پاکستان اور استحکام پاکستان ہو گیا اسی طرح عدلیہ مضبوط ہو گئی۔ ہم نے باقی تمام اداروں کو بھی مضبوط کرنا ہے۔1973 کے متفقہ آئین کو اس کی اصل شکل میں بحال کرنا ہے۔ ابھی تو ہم نے دو زینے طے کئے ہیں، ابھی ہم نے بہت سے زینے طے کرنے ہیں۔۔۔

(اذان عشاء)

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے تمام ساتھی جو اس تحریک میں ہمارے ساتھ تھے ان تمام کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ موجودہ گورنر راج کے غیر آئینی اقدامات ہمارے جن دوستوں نے نہیں مانے، اللہ تعالیٰ ہمیں جب پنجاب کی حکومت میں واپس لائے گا تو ہم ان دوستوں کو وہ عزت اور وہ مقام دیں کہ آئندہ جو شخص غیر آئینی اور غیر قانونی حکم ماننے سے انکار کرے اسے قوم اپنے سر اور آنکھوں پر بٹھائے۔

جناب والا! سابقہ ایام میں آپ کا، ہمارے ڈپٹی سپیکر اور ہمارے وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان صاحب کا جو کردار رہا ہے اور بالخصوص ہمارے Unification Group کے ساتھیوں کا جو تاریخی کردار رہا ہے اس کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی تو میں اس موقع پر آپ کو بھی اور تمام ساتھیوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کے لئے کوئی تین گھنٹے انتظار کرنا پڑا، بلاشبہ یہ تین گھنٹے کا انتظار ہمارے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتا کیونکہ ہم تو وہ لوگ ہیں

جو پچھلے دو سال سے سر بکفن ہیں۔اس ملک میں آزاد عدلیہ کی بحالی،rule of law اور اداروں کی مضبوطی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!آج میں بات کروں گا کہ جب پاکستان کی تاریخ کو زیر بحث لائیں تو پاکستان کے 59سال ایک طرف اور پچھلے یہ دو سال ایک طرف ہیں۔ پچھلے 59سالوں میں اس ملک کے اندر عدلیہ کا کردار یہ رہا کہ یہاں پر آئین توڑنے والوں کو نہ صرف تحفظ دیا گیا بلکہ فرد واحد کو آئین میں ترامیم کرنے کی اجازت بھی دی گئی۔ 58/2-B جیسی کالی دفعہ کا جب استعمال کیا گیا اور جب اس کے خلاف references سپریم کورٹ میں گئے تو سپریم کورٹ نے آئین کی روح کی پروا نہیں کی بلکہ ایوان صدر میں بیٹھے ہوئے شخص کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس وقت بھی سیاہ فیصلے کئے گئے۔ پچھلے 59سالوں میں اداروں کے حالات دیکھئے، شرم سے سر جھک جاتا ہے تو پھر 9۔مارچ2007 کو جب چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے اس وقت کے آمر کے سامنے نہ کی تو پوری قوم، وکلاء، سول سوسائٹی اور میڈیا کو یہ امید پیدا ہوئی کہ شاید اس قوم کا مسیحا یہی ہے اور اس کے ساتھ کسی مکتبہ فکر کی کوئی لالچ نہیں تھی۔ پاکستان کے اندر آزاد عدلیہ کی بحالی کا خواب، پاکستان کے اندر اداروں کی مضبوطی کا خواب، پاکستان کے بہتر اور روشن مستقبل کا خواب لے کر یہ سارے مکتبہ فکر چلے۔اس دوران وکلاء نے کون کون سی قربانی نہیں دی؟ ساہیوال بار کے اندر وکلاء کو جلانے کی مذموم کوشش کی گئی، پشاور کے اندر وکلاء کے اوپر سے گاڑیاں گزار کر انہیں روند دیا گیا۔ کراچی میں ملیر کے صدر کے جسم کو سر عام گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ جب یہ اعلان وزیر اعظم پاکستان کر رہے تھے تو گوجرانوالہ میں ایک کمرے میں میرے محبوب قائد میاں محمد نواز شریف اور وزیر قانون بھی ٹی وی دیکھ رہے تھے تو میں اپنی آنکھوں کے آنسو نہیں روک سکا کیونکہ میرے وہ ساتھی جنھوں نے اس تحریک کی کامیابی کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں ان کی قربانیاں میری آنکھوں کے سامنے تھیں۔ ہم نے اپنی چھاتیوں اور کمر پر لاٹھیاں کھائی ہیں، ہم جیلوں میں گئے ہیں اس لئے کہ ہم اس ملک کو انشاء اللہ آزاد عدلیہ دلوائیں گے۔ یہ تحریک چل رہی تھی تو اس تحریک کے دوران میرے قائد میاں محمد نواز شریف اس ملک میں واپس آئے اور انھوں نے الیکشن سے قبل اپنے تمام امیدواروں سے اس بات کا حلف لیا اور عزم کیا کہ کامیابی کے بعد ہم اس ملک کے اندر آزاد عدلیہ بحال کریں گے۔ اس تحریک کے اندر بہت لوگوں کی قربانیاں موجود ہیں لیکن اس تحریک کو

دوام نہیں ملتا اگر میاں محمد نواز شریف 15۔ تاریخ کو دوپہر 2 بجے سر بکفن ہو کر باہر نہ نکلتے، وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ، اپنی پارٹی کے اکابرین کے ساتھ اس عزم کے ساتھ کہ اس ملک کے بچے، بوڑھے، مرد اور خواتین سب ان کے ساتھ ہوں گے، اس کے نتیجے میں آپ نے دیکھا کہ پھر انتظامیہ کو عوام کے سیلاب کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور الحمد للہ آج ہم سب کے چہرے دمک رہے ہیں۔ آج ہم بدلی ہوئی تاریخ پر خوشیاں منا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آج کے دن جہاں خوشیاں منائی جا رہی ہیں وہاں ان شہداء کے لئے اس ایوان میں آج فاتحہ خوانی کی جائے جنہوں نے اس تحریک کے دوران اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ ان زخمیوں کے لئے بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کہ جنھوں نے اپنے جسموں پر زخم کھائے ہیں۔ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح عدلیہ آزاد ہوئی ہے اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کی آزادی کی نوید بھی سامنے آئے۔ میں اس موقع پر جس ہاؤس سے بات کر رہا ہوں مجھے اس کا ذکر بھی فخر سے کرنا ہے کہ آپ دیکھیں کہ یہاں پر ایک P.C.O judgement کے ذریعے قائد ایوان کو سیاسی منظر نامے سے ہٹانے کی کوشش کی گئی اور چند گھنٹوں میں یہاں پر گورنر راج نافذ کر دیا گیا۔ یہاں یہ کوشش کی گئی کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران کی ہارس ٹریڈنگ کر کے اور ان کی خرید و فروخت کر کے ایک جعلی حکومت بنائی جائے لیکن پنجاب کی تاریخ کے برعکس اس معزز ایوان کے ممبران نے ان تمام offers کو اپنے جوتے کی نوک پر لکھا اور یہ ثابت کیا کہ پاکستان میں رجحانات بدل رہے ہیں۔ پاکستان کے اندر عدلیہ آزاد ہو رہی ہے، پاکستان میں پارلیمنٹ کے ایوان مضبوط ہو رہے ہیں اور پاکستان الحمد للہ خوب ترقی اور خوشحالی کے راستے پر گامزن ہو رہا ہے۔

جناب والا! میں تمام ممبران کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنھوں نے مسلم لیگ (ن) کی قیادت کے ساتھ اپنی وابستگی کو قائم رکھا۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک کے دوران شہید ہونے والوں کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: محترمہ سکینہ شاہین صاحبہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے 16 کروڑ عوام کو سلام پیش کرتی ہوں۔ اس کے بعد وکلاء، تحریک انصاف، صحافی، میڈیا اور تمام پارٹیوں کو جو اس مقصد میں ہمارے ساتھ تھیں، Unification Group جو اس امتحان کے وقت میں بغیر کسی لالچ کے قومی مشن میں ہمارے ساتھ تھا اور تمام ممبران، آپ اور خواتین و حضرات کو سلام پیش کرتی ہوں۔ میں سب سے بڑھ کر قائد عوام کی ہمت و جرأت اور بیباکانہ اور لیڈرانہ کاوشوں اور اقدامات کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ آپ نے کلمہ حق اور آزاد عدلیہ کے لئے اپنی جان کی پروا کئے بغیر جس جرأت کا مظاہرہ کیا جس پر اللہ تعالیٰ نے 16 کروڑ عوام کے اس ملک کا سر پوری دنیا میں بلند کر دیا اور قائد عوام کی عزت میں اللہ تعالیٰ نے بے حد اضافہ فرمایا۔

رکھتے ہیں جو اوروں کے لئے خلوص کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کے بکھرا نہیں کرتے
آپا شمیم نے اک لعل پالا ہے
پورے ملک میں جس کا اجالا ہے
عزائم اس کے ہیں دیکھنے کے لائق
قائد عوام جرأت و ہمت والا ہے
ساری قوم کا یہی نعرہ ہے
نواز شریف قائد ہمارا ہے

جناب سپیکر: محترمہ زمرد یاسمین صاحبہ!

محترمہ زمرد یاسمین رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آخر کار 16۔مارچ کو restoration of judges and rule of Law ہو گیا۔ یہ کس طرح سے ہوا تو یہ پاکستان کی 16 کروڑ عوام کی کوششوں اور کاوشوں کے ساتھ ہوا۔ اس میں سب سے اہم کردار میاں محمد نواز شریف صاحب کا ہے۔ اگر وہ 15۔مارچ کو ہمت اور جرأت کے ساتھ نہ نکلتے تو کبھی عوام سڑکوں پر نہ آتی۔ ہماری ساری عوام

مبارکباد کی مستحق ہے اور ہمارے معزز اراکین بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جنہیں مختلف ترغیبات دی گئیں اور ہر طرح کا دباؤ بھی ڈالا گیا لیکن پھر بھی انہوں نے ہمت کے ساتھ یہ مشکل وقت گزارا۔

جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگر اقوام ہمت اور پر عزم ہو کر لانگ مارچ کرنا چاہیں تو ان کے راستے کو روکا نہیں جا سکتا اس سلسلے میں چاہے حکومت کسی بھی طرح کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرے لیکن وہ لانگ مارچ کو نہیں روک سکتی۔

دین حق شمع الہیٰ کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

جناب والا! مختلف قوموں نے مختلف طریقوں سے لانگ مارچ کئے ہیں۔ اگر جارجیا میں دیکھیں تو انھوں نے 28 دن لگائے، کسی نے 32 دن لگائے اور کہیں 7 دن کا دھرنا دیا گیا لیکن یہاں پر پاکستانی قوم کی عظمت کو سلام کرنا چاہئے کہ جیسے ہی میاں محمد نواز شریف باہر نکلے ہیں تو پوری قوم نے ان کا ساتھ دیا ہے اور اسلام آباد پہنچنے سے پہلے ہی چیف جسٹس اور دوسرے جج صاحبان کو بحال کر دیا گیا۔ میں آخر میں یہ شعر پڑھوں گی کہ:

حاکم شہر کچھ سوچ کے چپ بیٹھا ہے
پوری بستی کو وہ بستی سے نکالے کیسے

جناب سپیکر! حقیقت میں یہ فتح میاں محمد نواز شریف کی فتح ہے جس پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ایوان کی کارروائی کے لئے وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ اب محترمہ دیبا مرزا صاحبہ!

محترمہ دیبا مرزا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں عدلیہ بحالی کی اس دو سالہ تحریک کو کامیابی سے ہمکنار ہونے پر وکلاء برادری اور مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں عدلیہ بحالی کی تحریک میں شہید ہو جانے والے وکلاء اور سیاسی کارکنوں کو بھی خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ میں اس تحریک میں میڈیا کے بڑے مؤثر اور positive کردار پر

انہیں سلام پیش کرتی ہوں۔ اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں میرے قائد میاں محمد نواز شریف کا کردار بہت اہم ہے۔15۔مارچ کو میاں محمد نواز شریف اگر اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر پوری قوم کے لئے لانگ مارچ کی قیادت نہ کرتے تو لوگوں میں شاید اتنا جذبہ نہ ابھرتا جتنا ان کی قیادت میں لوگوں نے بھرپور انداز سے لانگ مارچ میں شرکت کی۔ میاں صاحب سے عقیدت کا جذبہ دیدنی تھا، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں نے ساری رات جاگ کر سڑکوں پر کاٹی اور میاں صاحب کے قافلے کا ساتھ دیا۔ تمام سیاسی جماعتیں، وکلاء اور سیاسی کارکنوں کی محنت کا ثمر اور 15۔مارچ کے لانگ مارچ کا نتیجہ تھا کہ ہمیں 16۔مارچ کا دن دیکھنا نصیب ہوا۔25۔فروری کو سپریم کورٹ کے ہاتھوں شریف برادران کو سیاسی طور پر ختم کئے جانے کے فیصلے سے بات نہیں بنے گی۔ عدالتی فیصلے سے نہ تو بھٹو کو ختم کیا جا سکا اور نہ ہی شریف برادران کو عوام کے دلوں سے نکالا جا سکا۔ عدالتیں مقبول عام عوامی لیڈروں کو عوام کے دلوں سے نہیں نکال سکتیں۔

لمحوں نے خطا کی تھی
صدیوں نے سزا پائی

پاکستانی قوم کب تک یہ سزا بھگتے گی؟ ابھی تک بھٹو کی پھانسی کا بھگتان نہیں کر سکے تو شریف برادران کی نااہلی کیا کیا گل کھلائے گی؟ بہتر ہو گا کہ پھانسیوں اور نااہلیوں کا کلچر ختم کیا جائے۔ میں اپنی بات اس شعر پر ختم کرتی ہوں کہ:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔ محترمہ انجم صفدر صاحبہ تشریف رکھتی ہیں؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! انجم صفدر صاحبہ کی جگہ میں بولنا چاہتی ہوں کیونکہ میں بھی فیصل آباد سے ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں۔آج آپ اپنی بات کر لیں، کوئی بات نہیں۔ان کے بعد محترمہ شازیہ اشفاق مٹو صاحبہ بات کریں گی پھر محترمہ نسیم ناصر خواجہ بات کریں گی۔اگر کوئی بغیر نمبر کے ہوں گے تو ان کو بھی چلالیں گے، ایسی کوئی بات نہیں۔جی، ڈاکٹر صاحبہ! منٹوں میں بات کریں، وقت بہت کم ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ 16۔مارچ ایک ایسا تاریخی دن ہے کہ جس دن پاکستان میں ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ مارچ کا مہینہ پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسا مہینہ بن چکا ہے جو پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے رقم ہو گیا ہے۔آج سے بہت سال پہلے اسی پاکستان میں 23۔مارچ کی بنیاد ہمارے محترم قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ نے رکھی تھی اور میرا خیال ہے کہ 16۔مارچ کا دن جو repeat ہوا ہے وہ یہی ہوا ہے کہ 23۔مارچ کو بنیاد رکھی گئی اور 16۔مارچ کو پاکستان میں انصاف کو آزادی ملی۔23۔مارچ کو ہم نے انگریز سے آزادی لی تھی اور اب 16۔مارچ کو ہم نے انصاف کی آزادی حاصل کی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ مارچ کا مہینہ ہمارے لئے بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔23۔مارچ کو جب پاکستان کی قیادت قائداعظم کے پاس تھی تو آج 16۔مارچ کو وہ قیادت ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے پاس تھی اور میں اس کو بندہ حُر کہتی ہوں کہ اس بندے نے اپنی جان کی پرواکئے بغیر یہ سب کیا۔اسے طرح طرح سے ڈرایا گیا، ہر طرف سے فون آئے اور ہر طرف سے دھمکیاں دی گئیں لیکن اس بندے نے کہا کہ میں ملک کے لئے اپنی جان قربان کر سکتا ہوں۔اس نے کہا کہ:

ہم نہیں جانتے الفت کو تحائف سے مگر
تحفہ دیتے ہیں تو صرف جاں کا دیا کرتے ہیں

جناب والا! وہ ملک کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر باہر نکلے تو میں کہتی ہوں کہ انہوں نے زندگی کے ہر شعبے میں ہر ایک کو زندہ کیا اور ہر ایک کو اپنے ساتھ ملایا۔ خصوصاً انہوں نے قائداعظم کی طرح اپنے وطن کی بہنوں، بیویوں اور ماؤں کو ساتھ ملانے کے لئے کوشش کی کیونکہ قائداعظم نے بھی یہی کہا تھا کہ اپنے دوپٹوں کو پرچم بنالو تو میرے قائد نے بھی کہا کہ:

تیرے سر پہ یہ رنگیں آنچل خوب ہے لیکن
تُو اس آنچل سے ایک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا

اور ہماری بہنوں نے اس بات کو لبیک کہا۔ میں کہتی ہوں کہ آج کے بعد کوئی ڈکٹیٹر بے شک وہ civilian ہو یا فوجی ہو بالکل بھی ہمت نہیں کر سکے گا کہ اندھیر نگری میں ہاتھ ڈالے۔ میں کہتی ہوں کہ اس ڈکٹیٹر نے ہمارے اوپر جو شب خون مارا ہے میں اس کو ایک شعر کے اندر صرف ایک پیغام دینا چاہتی ہوں کہ:

اندھیرے کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والو
اجالے کا پس منظر بڑا بھیانک ہوتا ہے

اور آج ہمارے قائد نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شازیہ اشفاق مٹو صاحبہ!

محترمہ شازیہ اشفاق مٹو: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ سب کو مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ آج حقیقی معنوں میں ہم الیکشن جیتے ہیں۔ اسی آزاد عدلیہ کے قیام کا ہم نے عوام سے وعدہ کیا تھا۔ جب پیپلز پارٹی کہتی تھی کہ یہ آپ کا منشور ہے لیکن ہمارا نہیں ہے تو آج ہمیں خدا نے سرخرو کیا ہے اور آج ہمارا سر فخر سے بلند ہے کہ ہم اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام بلند کر دیا ہے۔ آج ہمارا مؤقف پوری دنیا نے تسلیم کیا ہے چاہے ہمیں سیڑھیوں پر اجلاس منعقد کروانے پڑے، چاہے ریلیاں نکالنی پڑیں، ڈنڈے کھانے پڑے یا پرچے کٹوانے پڑے لیکن ہم نے ایک ڈکٹیٹر کے خلاف آواز اٹھائی اور بقول حبیب جالب "رسم انکار چل پڑی ہے۔" میاں محمد شہباز شریف صاحب نے کہا کہ "ایسے دستور کو میں نہیں مانتا" پوری قوم نے بھی ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ چاہے وہ گوجرانوالہ میں ڈی آئی جی چیمہ صاحب ہوں، اطہر وحید ہو یا ڈی پی او حافظ آباد ہو سب نے انہی کی تائید کی ہے۔ انہی کی وجہ سے ڈکٹیٹر کو عدلیہ بھی بحال کرنی پڑی۔ میں آپ کو، آپ کی پوری قیادت کو، وکلاء، عوام اور میڈیا کو مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ یہ سب اسی صورت میں ممکن ہوا ہے جب ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف سب کو ساتھ لے کر چلے۔ سنا ہے کہ:

مل کر چلنے سے مقدر جاگ اٹھتے ہیں
یہی اِک بات آزمانے کو چلو ایک ساتھ چلتے ہیں

اب قوم کو بے وقوف بنانا، دھوکے میں رکھنا آسان نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے حقوق کو پہچانتے ہیں اور انہیں ان کا تحفظ کرنا بھی آتا ہے۔ ہمارے ایجنڈے میں شامل تھا کہ مسلم لیگ (ن) کی تنظیم سازی مارچ میں شروع ہو رہی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ پورے ملک میں مسلم لیگ (ن) سے بڑھ کر کوئی جماعت نہیں کیونکہ عوام نے ہمارا ساتھ دے کر خود ہی تنظیم سازی کر دی ہے۔ پرویز مشرف نے جو حالات آٹھ سال میں پیدا کئے وہ زرداری صاحب اور ان کے حامیوں نے آٹھ ماہ میں پیدا کر دیئے۔ آخر میں پیپلز پارٹی نے ہماری جماعت کے ہر ممبر کو خریدنے کی کوشش کی۔ اس شعر کا پہلا مصرعہ پیپلز پارٹی کے نام اور دوسرا مصرعہ ہمارے لازوال اصولوں والی پارٹی کے نام ہے کہ:

کسی کی کیا مجال تھی جو کوئی ہم کو خرید سکتا فراز
ہم تو خود ہی بِک گئے خریدار دیکھ کر

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شمیلہ اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بھی اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح اپنے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے اپنے لیڈر میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میڈیا، وکلاء اور اپنے ان پولیس افسران جنہوں نے حکومت کی بجائے اپنے جذبات اور عوام کا ساتھ دیا اور اپنی تمام پاکستانی عوام کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ 16-مارچ کے لانگ مارچ نے یہ ثابت کر دیا کہ پاکستانی عوام نہ صرف بیدار ہے بلکہ باشعور بھی ہے۔ اگرچہ گورنر پنجاب اور وفاقی حکومت نے ان لوگوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن پاکستانی عوام نے یہ ثابت کیا کہ راستے کتنے بھی کٹھن کیوں نہ ہوں وہ منزلیں آسانی سے پار کر لیتی ہے۔ جب بھی وہ کسی چیز کا تہیہ کرتی ہے تو پاکستانی عوام نے ثابت کیا کہ وہ جانتے ہیں کہ حقیقی جمہوریت کیا ہوتی ہے اور عدلیہ کی آزادی کیا اہمیت رکھتی ہے، کوئی ملک عدلیہ کی آزادی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا اور یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا منشور بھی ہے۔ میں

پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ اب وقت ہے کہ وہ اپنے ضمیر اور اپنے لوگوں کی آواز سنیں ورنہ زمانہ ان کی نسلوں کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: بہت شکریہ۔ نحمدو نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ ہم سب کے جذبات نہیں ہیں بلکہ 16 کروڑ عوام کے جذبات ہیں جو اس لانگ مارچ میں شریک نہیں تھے وہ اپنے ٹیلی ویژن کے آگے بیٹھ کر دعائیں مانگ مانگ کر پھونکیں مار رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کو فتح نصیب کرے لہذا 16۔مارچ کا دن ہمارے لئے خوشی کی نوید لے کر آیا۔ میں زیادہ بات نہیں کروں گی اور صرف گورنر سلمان تاثیر کے بارے میں بات کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ کسی کا نام نہ لیا جائے تو بہتر ہے۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! ہمیں شرم آتی ہے جب ہم مال روڈ کی سڑک سے گزرتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ گورنر ہاؤس کی بجائے تھیٹر ہاؤس رکھ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے 14,15 مارچ کو جو پتنگ بازی والا سلسلہ شروع کیا تو نہ صرف اس نے اپنے گورنر ہاؤس کے دروازوں کو کھول دیا بلکہ کئی لوگوں کی جانیں بھی ضائع ہوئیں جس کی میں پرزور مذمت کرتی ہوں۔ میں اس بات کی بھی مذمت کرتی ہوں کہ گورنر کو وہاں سے ہٹایا جائے، گورنر راج ختم کیا جائے اور اسمبلی کو 25۔فروری والی پوزیشن پر دوبارہ واپس لایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، معین وٹو صاحب! ان کے بعد کلو صاحب کی باری ہے۔

جناب محمد معین وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے اسمبلی کے اجلاس ہوئے ہیں آج سب سے زیادہ خوشگوار دن ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! پہلے جتنے بھی اجلاس ہوتے تھے اس میں ہم مسائل کی نشاندہی اور اظہار پریشانی کیا کرتے تھے مگر آج واحد خوشگوار دن ہے کہ ہم آج اظہار تشکر اور خوشی کے جذبات سے

لبریز ہیں اور اس خوشی کی جھلک آپ کی طبیعت پر بھی بڑی عیاں ہے۔آج ہمیں آپ پہلی دفعہ خواتین پر اتنے مہربان نظر آئے کہ آپ نے سب سے زیادہ ٹائم انہیں ہی دیا۔

جناب سپیکر: ان کی باری بعد میں آئی ہے۔

جناب محمد معین وٹو: لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ کو حق حاصل تھا کہ آج کے دن کی نسبت سے آپ کو بھی اپنے جذبات کے اظہار کا موقع ضرور ملنا چاہئے تھا اس لئے بھی یہ بڑا تاریخی دن ہے کہ آج پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے افراد مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے عدلیہ کی آزادی کے لئے دن رات جدوجہد کی۔ میں خاص طور پر وکلاء طبقہ کا جنہوں نے مسلسل دو سال جدوجہد کی اور بڑی قربانیاں دیں اور پاکستان کے ان دانشوروں کو خصوصی طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ پھر تمام سیاستدانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے عدلیہ کی آزادی کے لئے حصہ لیا اور خصوصی طور پر محترم میاں محمد نواز شریف جن کی قیادت میں یہ حتمی فیصلہ ہوا اور یہ تحریک منطقی انجام تک پہنچی مگر ایک بات کا میں مختصراً ذکر کرنا ضروری سمجھوں گا کہ وکلاء نے بھی اہل اقتدار کو احتجاج کر کے منتیں کیں کہ عدلیہ کو آزاد کر دیا جائے مگر وہ نہیں مانے، سول سوسائٹی نے بھی احتجاج کیا مگر نہیں مانے، وکلاء اور سیاستدانوں نے احتجاج کیا مگر نہیں مانے، میڈیا نے احتجاج کیا مگر وہ عدلیہ کی آزادی کے لئے نہیں مانے لیکن آخر کار جب 15۔مارچ کا دن آیا، جب میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت عوام کا ایک سمندر جب اسلام آباد کی طرف رواں دواں تھا اور جب انہیں یہ علم ہوا، یہ احساس ہوا کہ اب یہ سمندر ہمیں لے ڈوبے گا تو اس میں دلچسپ پہلو یہ ہے کہ تمام منتوں اور احتجاجوں کو نظرانداز کرتے ہوئے جب یہ سیلاب دیکھا تو اس وقت یہ کہا گیا کہ ہم تو عدلیہ کو آزاد کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں تو صرف اسی دن کا انتظار تھا لہذا آج ہم عدلیہ کو آزاد کرتے ہیں اور چیف جسٹس کو بحال کرتے ہیں۔ مجھے ایک دلچسپ واقعہ یاد آ رہا ہے کہ ''کوئی بگڑا ہوا بچہ کھانا نہیں کھا رہا تھا تو اس کی والدہ نے بڑی منت کی کہ بیٹا! کھانا کھا لو تو اس نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ اس کی بہنوں نے کہا کہ بھائی! کھانا کھا لو تو اس نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ وہ بڑے پریشان ہوئے کہ اب اس کا کیا طریقہ اپنائیں؟ جب اس بچے کے والد صاحب آئے تو اس بگڑے ہوئے بچے کی والدہ اور بہنوں نے کہا کہ یہ کھانا نہیں کھا رہا حالانکہ ہم نے اس کی بڑی منتیں بھی کی ہیں۔ والد صاحب نے کہا کہ نہیں کھا رہا تو میں اسے سمجھاتا ہوں۔ جب اس نے ہاتھ میں ڈنڈا لیا اور کہا کہ بھئی! کھانا کھاتے ہو تو اس

بچے نے کہا کہ میں نے کب انکار کیا ہے، لائیں میں کھانا کھاتا ہوں۔ جب وہ کھانا کھانے لگا تو اس کی ماں اور بہن نے کہا کہ بیٹا! ہم نے بھی تو آپ کی منتیں کی تھیں، آپ ہمارے کہنے پر کھا لیتے تو اس بچے نے کہا کہ "تساں کوئی ایڈے بیج نال مینوں کیہا سی جیویں ایہناں مینوں آکھیاے "ان کو ہماری کسی منت کی سمجھ نہیں آئی صرف خوف اور اس سیلاب میں جو میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت نکلا تھا اس کی وجہ سے آئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اللہ کا شکر ادا کریں۔

جناب محمد معین وٹو: یقیناً اللہ کا شکر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوئی ہے مگر اس میں خوبصورتی یہ تھی کہ یہ تب مانتے جب وکیلوں نے احتجاج کیا تھا، جب انہوں نے قربانیاں دی تھیں لیکن اس وقت کسی نے یہ بات نہیں مانی۔ میں پھر بھی کہتا ہوں کہ آج پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے افراد، پاکستان کے عوام اور خصوصی طور پر محترم میاں محمد نواز شریف خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ خداوند کریم اس پاکستان کو تا قیامت سلامت رکھے۔ آج یہ کامیابی ہمیں مستقبل میں پاکستان کی ترقی کی ایک روشنی دکھا رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان اب آئندہ بھی اسی طرح ترقی کرے گا اور پاکستان میں یہ آزادی کا سورج ہمیشہ طلوع رہے گا۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ سب نے جو باتیں کی ہیں اس کے لئے ایک شعر ہے کہ:

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو شبنم

دریاؤں کے دِل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

(نعرہ ہائے تحسین)

کلو صاحب! میرے خیال میں پہلے رانا صاحب کو موقع دے دیں کیونکہ یہ بڑی دیر سے مجھے اشارے کر رہے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: ٹھیک ہے۔

رانا تنویر احمد ناصر: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے وقت کا بھی احساس ہے اور اس بات کا بھی بخوبی علم ہے کہ ٹیل پر رہنے والے زمینداروں کو پانی کم ہی ملتا ہے۔ بہر کیف آزاد عدلیہ اور چیف جسٹس

افتخار محمد چودھری کی بحالی پر ان کی ٹیم کے ممبران اور پوری قوم کو مبارک ہو۔ پاکستان کی سیاسی پارٹیاں اس تحریک میں شامل رہی ہیں۔ میڈیا، سول سوسائٹی خصوصاً وکلاء صاحبان، Unification Group کے ممبران اور مسلم لیگ (ن) کے جو ممبران صوبائی اسمبلی ہیں ان کو بھی مبارک ہو۔ جب نیت نیک ہو اور ارادے پختہ ہوں تو بعض اوقات جو زبان سے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ منظور کر لیتا ہے۔ ہمارے قائدین نے جلسہ عام میں یہ باتیں کہی تھیں کہ لانگ مارچ کا قافلہ ابھی جہلم کا پُل cross نہیں کرے گا تو جج بحال ہو جائیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی ہے۔ اس ملک میں لانگ مارچ تو بہت ہوتے رہے ہیں لیکن وہ ذاتی مقصد اور ذاتی اقتدار کے لئے ہوتے رہے ہیں۔ یہ واحد لانگ مارچ تھا جو آزاد عدلیہ کی بحالی اور اداروں کی مضبوطی کے لئے ہوا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں کامیابی نصیب کی ہے اس پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، کلو صاحب! آپ بھی ذرا منٹوں میں ہی ختم کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! جیسے آپ کی مرضی ہے۔ کوئی اور دوست پہلے بولنا چاہیں تو بول لیں۔ چونکہ آپ پہلے بھی ہمیشہ شفقت اور مہربانی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ابھی بیٹھے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں صرف مبارکباد پر ہی اکتفا کروں گا۔ پوری قوم کو یہ لمحات مبارک ہوں۔ میں اس میں تھوڑا سا یہی عرض کروں گا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے ذریعے 62 سال بعد اس طرح کے لمحات ہماری زندگی میں آئے ہیں۔ ایک تحریک پاکستان تھی جو قائداعظم محمد علی جناح ؒ نے چلائی تھی اور ان کے جتنے رفقاء تھے انہوں نے ایک نیک مقصد کے لئے وہ تحریک چلائی جس میں بے شمار جانیں ضائع ہوئیں لیکن قائداعظم محمد علی جناح ؒ پر لوگوں کا اندھا دھند اعتقاد اس طرح سے تھا کہ پشاور کے ایک پٹھان سے کسی نے پوچھا کہ یہ "کیا کہہ رہا ہے کہ آپ سر دھن رہے ہیں" تو اس پٹھان نے جواب دیا کہ "جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے"۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یقین مانیں یہ جو عدلیہ کی تحریک چلی ہے تو پاکستان کی پوری سوسائٹی اور ہر شعبے نے ایک انگڑائی لی ہے اور یہ انگڑائی صرف ججوں نے نہیں لی، صرف وکیلوں نے نہیں لی بلکہ یہ سوسائٹی کے ہر طبقے نے انگڑائی لی ہے۔

افتخار محمد چودھری کے بارے میں ایک شعر پہلے لکھا تھا کہ "تیری اک نہ نے تجھے امر کر دیا"تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دو سالہ تحریک جس میں ان گنت جانیں گئی ہیں اور civil society کے بے شمار لوگ مرے ہیں، کراچی میں وکیل زندہ جلائے گئے ہیں، بے شمار اپاہج ہوئے ہیں اور اس میں جتنی جانیں گئی ہیں جن کے لئے اس ایوان میں فاتحہ بھی پڑھی گئی ہے تو میں دعا گو ہوں کہ آنے والی یہ تبدیلی ہر ایک کے ذہن میں ہے۔ میں ان لوگوں کو متنبہ کرتا ہوں اور ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ آج تک 62 سال جنہوں نے ایک جاگیر دارانہ انداز، چالاکیوں اور مفاد پرستی کے ساتھ اس ملک کو rule کیا ہے تو میں آج پوری قوم کو مبارک دیتا ہوں کہ آج کے بعد کوئی بھی آدمی مفاد پرستی اور چالاکیوں کے ساتھ اس ملک پر rule نہیں کر سکے گا اور پھر میں پوری قوم کو مبارک دیتا ہوں کہ پوری قوم متلاشی تھی اور یہ قوم تو وہ تھی کہ "ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی" اس مٹی میں تو بہت نم تھا لیکن کمی تھی تو ان لوگوں کی تھی کہ جسٹس منیر سے لے کر عدلیہ نے اور اس وقت سے لے کر سیاستدانوں نے آج تک مفاد پرستی کا ایک دھندہ رچا رکھا تھا اور آج کے بعد کوئی مفاد پرست اس ملک اور اس عوام پر rule نہیں کر سکے گا اور میں ہر کسی کو تنبیہ کرتا ہوں کہ اگر کسی نے اس ملک میں سیاست کرنی ہے تو وہ پھر میاں محمد نواز شریف سے سیکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج قوم کو حقیقی لیڈر مل گیا ہے اور میاں محمد نواز شریف کے لئے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری صاحب کے لئے ایک شعر ہے جو پڑھتا ہوں کہ:

آزاد منش انسانوں کے دنیا میں ٹھکانے دو ہی تو ہیں
یا تخت جگہ آزادی کی یا تختہ جگہ آزادی کا

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، قریشی صاحب!

حاجی احسان الدین قریشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! 16۔مارچ کا دن 16 کروڑ عوام کے لئے عید کا دن ہے۔ یہ عید کا دن اس لئے ہوا کہ اس دن نے میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں ایک تہلکہ مچا دیا اور ایک انبوہ اور crowd تھا جسے دنیا نے دیکھا کیونکہ ان کا فرمان تھا کہ ابھی جہلم تک قافلہ جائے گا کہ

حکمرانوں کی ٹانگیں لرز جائیں گی اور انشاءاللہ عدلیہ آزاد ہو گی۔ ابھی تو قافلہ گوجرانوالہ پہنچا تھا کہ حکمرانوں کی ٹانگیں لرز گئیں اور عدلیہ آزاد ہو گئی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کو پتا نہیں ہے کہ ابھی تو وہ گوجرانوالہ نہیں پہنچے تھے بلکہ ابھی ادھر ہی تھے۔

حاجی احسان الدین قریشی: جی، گوجرانوالہ سے پہلے ہی تھا۔ بہر حال گوجرانوالہ میں ہم نے شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ یہ میاں محمد نواز شریف ہی تھے کہ جنہوں نے پاکستان کا وقار اس وقت بھی بلند کیا جب چھ ایٹمی دھماکے کئے۔ یہی وہ میاں محمد نواز شریف ہیں کہ آج اس عزم کے ساتھ جب وہ میدان میں نکلے تو آج پاکستان کا مقام دنیا میں بلند ہے اور دنیا مان گئی ہے کہ اگر پاکستان کا کوئی لیڈر ہے تو میاں محمد نواز شریف ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت میں اگر یہ نہ کہوں کہ میڈیا نے پاکستان اور پاکستانیت کے لئے جو کردار ادا کیا ہے وہ انتہائی قابل تعریف ہے اور وہ جوش اور جذبہ جس میں اور زیادہ پختگی اور زیادہ لسر آئی ہے تو وہ میڈیا کی وجہ سے آئی ہے۔ ظالموں نے میڈیا پر پابندیاں بھی لگائیں جن کی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن یہ پابندیاں کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں۔ آج عدلیہ آزاد ہے اور پاکستان کا نام اور وقار بلند ہے۔

جناب والا! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صوبائی اسمبلی کا کوئی ممبر ایسا نہیں ہے جس کے گھر پولیس نے raid نہیں کیا لیکن سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ پولیس میرے گھر میں گھس گئی، چادر اور چار دیواری کے تقدس کا خیال نہیں کیا۔ میرے بیٹے کو پکڑ کر گھر سے لے گئی، میرے بھائی کو پکڑ کر لے گئی اور میرے اعزہ واقربا کو اس طریقے سے پکڑا جیسے خدانخواستہ وہ کوئی ڈاکو تھے۔ مجھے افسوس ہے اور میں اپنی قیادت اور وزیر قانون سے مشورہ کر رہا ہوں اور انشاءاللہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں اس کے لئے تحریک استحقاق لاؤں۔

جناب والا! میری شادی کی بات ہوئی ہے (قہقہے)

میں پہلے یہ تصحیح کر دوں کہ میری زوجہ محترمہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ میں نے ان کے انتقال کے دو سال بعد اب یہ دوسری شادی کی ہے۔ میرے بچوں نے مجھے مجبور کیا کہ میں شادی کروں لیکن کسی نے مجھے غلط راہ پر نہیں دیکھا اور نہ میں اس طرح کا ہوں۔ چونکہ یہ ایک سنت تھی اور فریضہ تھا جو میں نے ادا کیا ہے اور ایک limited gathering کر کے۔۔۔

ملک عادل نذیر اترا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک عادل نذیر اترا: شکریہ۔ جناب سپیکر! قریشی صاحب کی روشن خیالی پر میں انہیں داد دیتا ہوں۔ (قہقہے)

خواجہ محمد اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ محمد اسلام: شکریہ۔ جناب سپیکر! قریشی صاحب کو وہ طریقہ بتانا پڑے گا جس سے یہ پہلی بیوی سے فارغ ہوئے ہیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب!

حاجی احسان الدین قریشی: جناب سپیکر! محترم ممبر شاید کوئی طریقے وغیرہ ڈھونڈ رہے ہیں تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ الحمد للہ وہ میرے لئے ایک بہت بڑا سہارا اور میرے لئے ایک اعزاز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا بنایا تھا کہ اللہ تعالیٰ سب کی بیویوں کو ایسا کرے تو وہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم تھا اس میں کوئی طریقہ شامل نہیں تھا۔

جناب والا! لیاقت بلوچ صاحب جماعت اسلامی کے لیڈر ہیں۔ میں اپنے ساتھیوں اور ورکروں کے ساتھ میاں محمد نواز شریف کے پاس لاہور آیا ہوا تھا اور میں نے جی پی او چوک میں وہ کارروائیاں کیں جس کے جواب میں ہمیں شیلنگ کا سامنا کرنا پڑا تو ہم اس سے گھبرائے نہیں تھے۔۔۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! ٹائم ختم ہو رہا ہے اس لئے جلدی کریں۔

حاجی احسان الدین قریشی: جناب سپیکر! میری تیسری شادی نہیں ہے۔ میں تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میری دوسری شادی ہے۔

جناب سپیکر: اب میں آرڈر پڑھنے لگا ہوں کیونکہ دل تو نہیں کرتا کہ میں یہ پڑھوں لیکن پڑھنا پڑتا ہے کہ:

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(57)/2009/46. Dated 18th March, 2009. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 54(3) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Rana Muhammad Iqbal Khan**, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. March 18, 2009.

Dated Lahore, the 18th March, 2009

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
SPEAKER"